احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

فروری 2019ء

Special edition

on the eve of 68th Birthday

A great revivalist, jurist, ambassador of peace and harmony across the world.

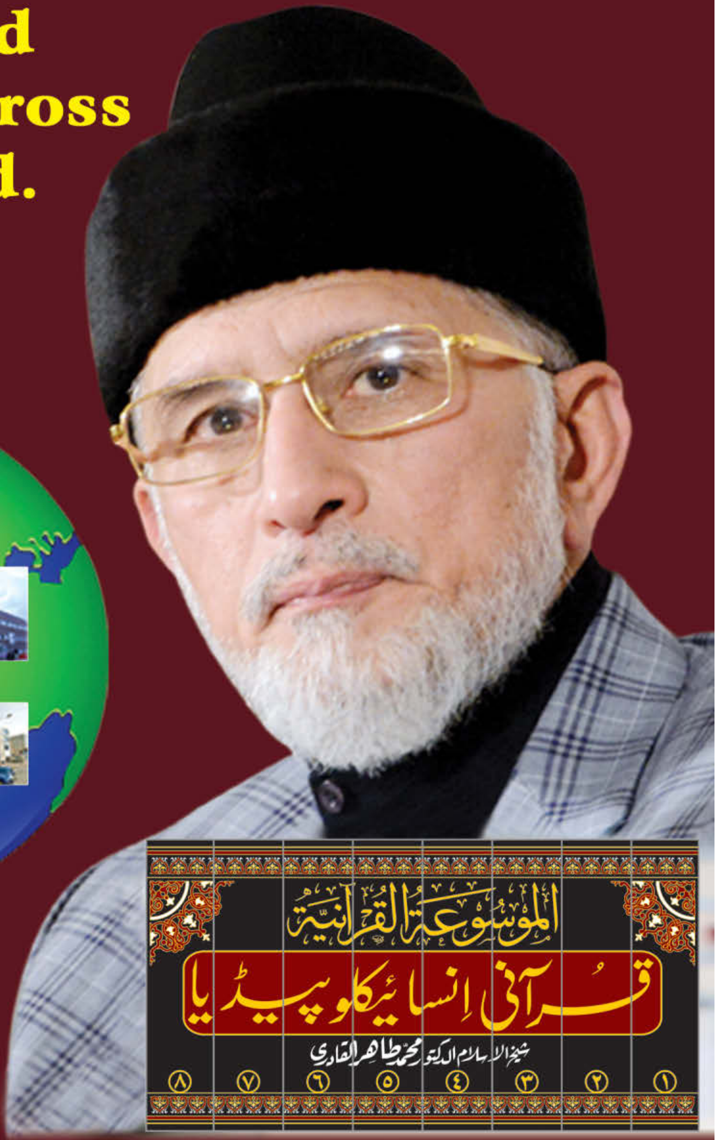

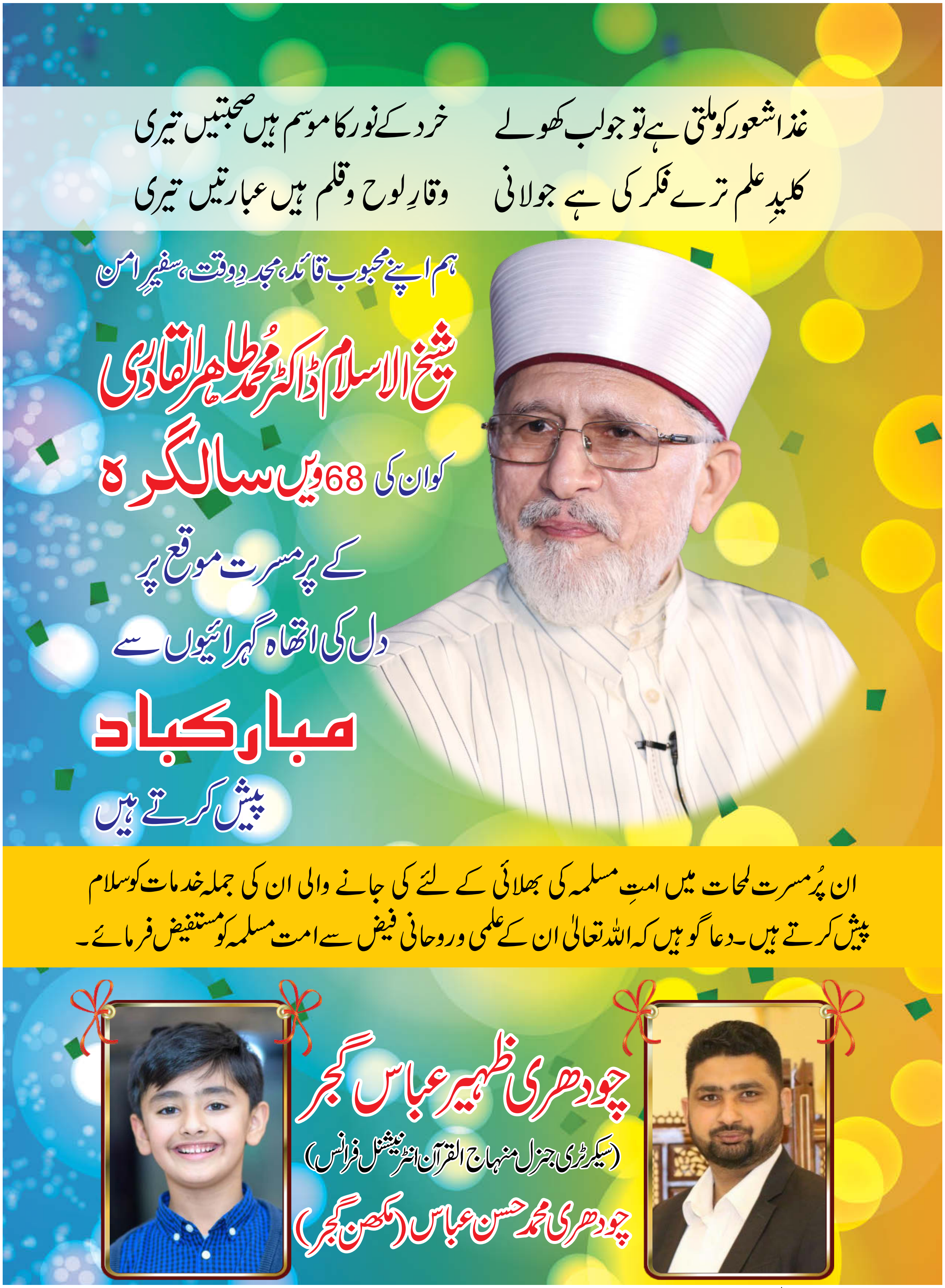
غذا شعور کو ملتی ہے تو جو لب کھولے
خرد کے نور کا موسم ہیں صحبتیں تیری
کلیدِ علم ترے فکر کی ہے جولانی
وقارِ لوح و قلم ہیں عبارتیں تیری
ہم اپنے محبوب قائد، مجددِ وقت، سفیرِ امن
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری
کو ان کی 68 ویں سالگرہ
کے پرمسرت موقع پر
دل کی اتھاہ گہرائیوں سے
مبارکباد
پیش کرتے ہیں
ان پُرمسرت لمحات میں امتِ مسلمہ کی بھلائی کے لئے کی جانے والی ان کی جملہ خدمات کو سلام پیش کرتے ہیں۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے علمی و روحانی فیض سے امت مسلمہ کو مستفیض فرمائے۔
چودھری ظہیر عباس گجر
(سیکرٹری جنرل منہاج القرآن انٹرنیشنل فرانس)
چودھری محمد حسن عباس (مکھن گجر)

شہرِ ظلمات میں ہاں اک دیا ہے روشن
تندیٔ بادِ مخالف نہ بجھانے پائے
اپنے فیضان سے تاباں یہ اجالے رکھنا
میرے قائد میرے طاہر کو سلامت رکھنا

ہم نابغۂ عصر، مفکرِ اسلام، سفیرِ امن، دانشِ عہدِ حاضر

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو ان کی 68 ویں سالگرہ

پر صمیمِ قلب سے مبارکباد

پیش کرتے ہیں

دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی عظیم قیادت میں احیاء وتجدیدِ دین کی منزل سے ہمکنار فرمائے۔ آمین

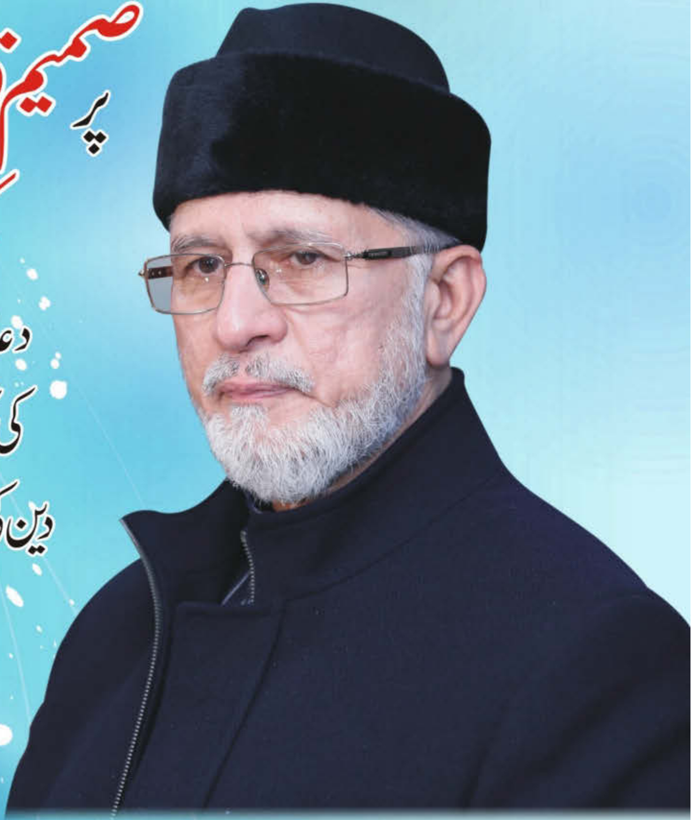

سردار محمد الیاس ڈوگر

سردار محمد حسن محی الدین

سردار محمد حسین محی الدین

بے یقینی کے اندھیروں سے نکلنا ہوگا
حق پرستی کے ہمیں رنگ میں ڈھلنا ہوگا
کر کے منہاج کی تحریک سے نسبت قائم
ہم کو قرآن کے احکام پہ چلنا ہوگا

ہم مصطفوی مشن کے عظیم قائد، سفیرِ امن، سرمایہ وفخرِ ملت
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو اُن کی

68 ویں سالگرہ

کے موقع پر

دل کی اتھاہ گہرائیوں سے

ھدیہ تبریک

پیش کرتے ہیں

ہم اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سجدۂ شکر بجا لاتے ہیں کہ جس نے اُمتِ مسلمہ کی علمی وفکری رہنمائی کے لئے شیخ الاسلام کی صورت میں نابغۂ روزگار شخصیت عطا فرمائی۔

منہاج القرآن انٹرنیشنل ملائیشیا

احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

جلد 33 شمارہ 2 | جمادی الثانی ۱۴۴۰ھ | فروری 2019ء

بفیضان نظر
قدوۃ الاولیاء شیخ المشائخ حضرت سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی البغدادی قدس سرہ العزیز

زیر سرپرستی
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

زیر نگرانی
ڈاکٹر حسن محی الدین قادری | ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

چیف ایڈیٹر: نوراللہ صدیقی

ایڈیٹر: محمد یوسف

ڈپٹی ایڈیٹر: محبوب حسین

ایڈیٹوریل بورڈ
محمد فاروق رانا، عین الحق بغدادی
محمد رفیق نجم، محمد ندیم چودھری

مجلس مشاورت
خرم نواز گنڈاپور، احمد نواز انجم
جی ایم ملک، تنویر احمد خان، سرفراز احمد خان
منظور حسین قادری، غلام مرتضیٰ علوی

قلمی معاونین
مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، پروفیسر محمد نصراللہ معینی
ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، پروفیسر محمد الیاس اعظمی
ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی، علامہ شہزاد مجددی، محمد افضل قادری

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم | گرافکس: عبدالسلام
خطاطی: محمد اکرم قادری | عکاسی: قاضی محمود الاسلام

حسن ترتیب

خصوصی اشاعت

(اداریہ) رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن'	چیف ایڈیٹر	6
قرآنی علوم کے فروغ میں شیخ الاسلام کا کردار	محمد افضل قادری	8
تغیّر الاحکام بتغیر الزماں پر شیخ الاسلام کا موقف	عین الحق بغدادی	16
2018ء میں شائع ہونے والی شیخ الاسلام کی کتب کا تعارف	محمد فاروق رانا	31
شانِ اہلِ بیتؓ اور شیخ الاسلام کی علمی و فکری خدمات	محمد فاروق رانا	37
سیاسی قائدین، صحافی و دانشور حضرات اور علماء کا شیخ الاسلام کو خراج تحسین		51
فروغِ تعلیماتِ اسلام میں شیخ الاسلام کا جدید ذرائع سے استفادہ	ثناء اللہ طاہر	56
تحریک منہاج القرآن کی خشتِ اول۔ ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ	سبطِ جمال پٹیالوی	66
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی علمی بصیرت کو سلام	محمد حسن جنجوعہ	68
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی فلاحی خدمات	سید امجد علی شاہ	73
مجددِ وقت کی حکمت و بصیرت	شبیر حسین دیو	79
منہاج یونیورسٹی کے زیرِ اہتمام دوسری عالمی معاشی کانفرنس	شکیل طاہر	83

ملک بھر کے تعلیمی اداروں اور لائبریریوں کیلئے منظور شدہ
www.minhaj.info
www.facebook.com/minhajulquran
email:mqmujallah@gmail.com (مجلّہ آفس و سالانہ خریداران)
minhaj.membership@gmail.com (نظامت ممبرشپ/ رفقاء)
smdfa@minhaj.org (بیرون ملک رفقاء)

قیمت خصوصی شمارہ: 70 روپے | سالانہ خریداری: 350 روپے

انتباہ! مجلّہ منہاج القرآن میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوص نیت سے شائع کیے جاتے ہیں، ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت ہے اور نہ ہی ادارہ فریقین کے درمیان کسی بھی قسم کے لین دین کا ذمہ دار ہوگا۔

بدل اشتراک: مشرق وسطی جنوب مشرقی ایشیاء، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید جنوبی امریکہ و ریاستہائے متحدہ امریکہ 30 امریکی ڈالر سالانہ

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر 01970014575103 حبیب بینک منہاج القرآن برانچ ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان

ناشر: محمد اشرف قادری، مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور Ext:128 UAN:042-111-140-140

حمد باری تعالیٰ

اک عہدِ بے مثال ہے اِیّاکَ نَعْبُدُ
تجیدِ ذوالجلال ہے اِیّاکَ نَعْبُدُ

اِیّاکَ نستعین ہے مقصودِ اہلِ دل
منشورِ اہلِ حال ہے اِیّاکَ نَعْبُدُ

دیباچۂ کتابِ الٰہی ہے فاتحہ
اور مرکزی خیال ہے اِیّاکَ نَعْبُدُ

تقریبِ وصلِ عابد و معبود ہے نماز
کیفیتِ وصال ہے اِیّاکَ نَعْبُدُ

پوشیدہ ان حروف میں ہے روحِ بندگی
قرآن کا جمال ہے اِیّاکَ نَعْبُدُ

وردِ زبانِ بوذر و سلمان و مرتضیٰ
ذوقِ دلِ بلال ہے اِیّاکَ نَعْبُدُ

بندہ ہوا ہے فائزِ معراجِ بندگی
کیا خوب اشتغال ہے اِیّاکَ نَعْبُدُ

دل سے نکالتا ہے غمِ روزگار کو
ہاں دافعِ ملال ہے اِیّاکَ نَعْبُدُ

شہزادؔ کو نصیب ہو مولا وہ بندگی
جس بندگی پہ دال ہے اِیّاکَ نَعْبُدُ

(شہزادؔ مجددی)

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

سلام اے آمنہؓ کے لال، محبوبِ سبحانی
سلام اے فخرِ موجودات، فخرِ نوعِ انسانی

سلام اے ظلِّ رحمانی، سلام اے نورِ یزدانی
ترا نقشِ قدم ہے زندگی کی لوحِ پیشانی

سلام اے سرِّ وحدت، اے سراجِ بزمِ امکانی
زہے یہ عزت افزائی، زہے تشریف ارزانی

ترے آنے سے رونق آگئی گلزارِ ہستی میں
شریکِ حالِ قسمت ہوگیا پھر فضلِ ربّانی

تری صورت، تری سیرت، ترا نقشہ، ترا جلوہ
تبسم، گفتگو، بندہ نوازی، خندہ پیشانی

اگرچہ فقرُ فخری رتبہ ہے تیری قناعت کا
مگر قدموں تلے ہے فرِّ کسرائی و خاقانی

زمانہ منتظر ہے اب نئی شیرازہ بندی کا
بہت کچھ ہوچکی اجزائے ہستی کی پریشانی

زمیں کا گوشہ گوشہ نور سے معمور ہوجائے
ترے پرتو سے مل جائے ہر اک ذرّے کو تابانی

(حفیظؔ جالندھری)

خدا کے کرم کی گھٹا میرا قائد۔۔ میرے مصطفیٰ کی عطا میرا قائد

انوار المصطفیٰ ہمدمی

خدا کے کرم کی گھٹا، میرا قائد — میرے مصطفیٰ کی عطا، میرا قائد
مدینہ کا اڑتا ہوا یہ پرندہ — جہاں جائے، ماحول ہوجائے زندہ
قلم نے لکھی ہیں حکایات اُن کی — قصیدے انہی کے، روایات ان کی
قلم اٹھ گیا تو اجالے بکھیرے — قدم اٹھ گئے تو اسی در کے ڈیرے
یہاں سوئے منزل نظر کس نے بخشی — جوانوں کو آہِ سحر کس نے بخشی
کبھی بحرِ قرآن سے گوہر نکالے — اشارات و اسرار لفظوں میں ڈھالے
معانی کے دربار سجنے لگے پھر — کتابوں کے انبار لگنے لگے پھر
وہ دیکھو صحیح و سنن کا خزانہ — حدیثوں کے مینار کا جگمگانا
وہ تحقیق کے ایسے موتی جڑے ہیں — مضامیں قطاریں لگائے کھڑے ہیں
قلم کا سفر لمحہ لمحہ رواں ہے — کتابوں کا اک صف بصف کارواں ہے
توحید و بدعت کا نکھرا تصور — رسالت، ولایت کا اُجلا تصور
عقائد پر چھائی ہوئی گرد دھوئی — دلوں میں ادب کی حسین فصل بوئی
یہ میلاد و معراج و غیب و توسّل — یہ اصلاحِ فکر و گمان و تخیل
شانِ صحابہ ہو یا اہلِ بیت نبوت — اتاری ہے روحوں میں ان کی محبت
نگہبانی ختمِ نبوت کی کی ہے — اذاں حفظِ ناموس کی ہر سو دی ہے
بلاسود بینکاریاں، یہ معیشت — جزاء و سزا، یہ نظامِ سیاست
شراروں میں پیغامِ رحمت سنایا — خوارج کے فتنوں سے پردہ اٹھایا
جو قانون و آئین پڑھ پڑھ سنایا — توباسٹھ تریسٹھ کا جادو جگایا
فصاحت، بلاغت، خطابت کا پیکر — عبادت، سخاوت، شجاعت کا پیکر
بلیغ و حلیم و ادیب و مفکر — یہ رہبر، مربی، مصنف، مدبر
محقق، محدث، مجدد، مترجم — فقیہ و مدرس، مفکر و معلم
وہ روح البیاں ہو کہ روح المعانی — ملے گی یہیں ساری نکتہ بیانی
وہ باطن کے انوار، ظاہر کے جلوے — دھنک بن کر بکھرے ہیں طاہر کے جلوے
بخاری و مسلم، نسائی کے جلوے — غزالی کی عقدہ کشائی کے جلوے
یہیں فیضِ الغوث الوریٰ مل رہا ہے — یہیں رنگِ احمد رضا مل رہا ہے
سہروردیوں کی نگاہوں کا تارا — یہی ذوقِ چشتی کا رنگین نظارا
یہی نقشبندیوں کے جذبوں کا دھارا — یہی قادریوں کے دل کا سہارا
یہی سب کا دلبر، اخوت کا مظہر — وفاؤں کا جھومر، منور منور
ہے بہتا سمندر، یہ رکھتا قلندر — یہ روحوں کے اندر، دلوں کا سکندر
میرے دیس کی جو حسین دلکشی ہے — خدا کی قسم طاہرالقادری ہے

اداریہ

شیخ الاسلام کی 68 ویں سالگرہ...... ''رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن'' (نوراللہ صدیقی)

حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ نے کہا تھا کہ ''ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم، رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن'' حکیم الامت کے اس شعر کی تفسیر پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری پورے اترتے ہیں، مجالس العلم ہوں تو شیخ الاسلام کی محققانہ، مفسرانہ، مفکرانہ اور صوفیانہ گفتگو کانوں میں رس گھولتی اور حلقہ یاراں کو اپنا گرویدہ بناتی اور ذہنِ انسانی کو قلب ونظر کی وسعتوں کے ایک نئے جہان سے جوڑ دیتی ہے اور جب معاملہ فرعونی اقتدار کے ''ورثاء'' کے ظلم وستم، استکبار و استکراہ اور استبدادی طرز حکومت کا ہو تو وہ اقبال کے ''فولادی مومن'' کی عملی تصویر بن جاتے ہیں اور پھر ان کی زبان ہر قسم کی مصلحتوں سے پاک کلمہ حق ادا کرتی اور ان کے دلائل مخالفین کے لیے اژدھا موسیٰ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

دنیا میں بہت کم ایسی ہستیاں آئیں جنہوں نے اپنی مختصر زندگی میں ہمہ جہت علمی خدمات انجام دی ہوں۔ مطالعہ تاریخ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ایک وقت میں ایک علم میں رسوخ و ثقاہت کے حامل اہل علم موجود رہے اور اپنے علم وفضل سے فکری اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو روشنی فراہم کرتے رہے، کسی دور میں علمِ حدیث کے ماہر ملتے ہیں، کسی دور میں مفسر قرآن، کسی دور میں اصول فقہ کے ماہر ملتے ہیں اور کسی دور میں اہل تصوف روحانی و باطنی کے رازوں کو آشکار کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نابغہ روزگار کی اس فہرست میں ان گنے چنے لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جن کی شخصیت کو اللہ نے ہمہ جہت بنایا، فہم وفراست سے نوازا اور پھر یہ توفیق بھی بخشی کہ وہ اپنی زندگی کے اندر اپنی فکر اور نظریے کو قرطاس ابیض پر اتاریں اور اسے لاکھوں، کروڑوں لوگوں کے لیے ذریعہ رہنمائی بنا دیں۔

شیخ الاسلام نے ایک ہزار سے زائد کتب تصنیف کیں جن میں 552 زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکیں، ان کی تصنیف علوم القرآن، علوم الحدیث، سیرت النبی ﷺ، علوم الفقہ، سیاسیات، معاشیات، اخلاقیات، دعوت وتبلیغ، بین الادیان مکالمہ، حقوق اللہ، حقوق العباد، تاریخ اور تصوف کے ساتھ ساتھ ان کا اسپی طاقت کا حامل قلم آئین، جمہوریت، عدل و انصاف، قانون، معیشت و معاشرت، کے موضوعات پر بھی چلا اور اپنوں کے ساتھ ساتھ مخالفین بھی عش عش کر اٹھے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اپنی زندگی کے ہر لحہ سے انصاف کیا اور ہمیشہ انصاف سے کام لیا، انہوں نے اگر سیاست کی پر خار وادی میں قدم رکھا تو روایتی سیاستدانوں کی طرح اقتدار اور مراعات کو مقصدِ حیات نہیں بنایا بلکہ عوام کے آئینی حقوق کی بازیابی کیلئے اپنی جملہ صلاحیتوں اور فہم وفہراست کو بروئے کار لائے اور اہل پاکستان کی فکری آبیاری کی، ان کو ان کے آئینی، انسانی اور دینی حقوق سے روشناس کروایا۔ بحیثیت سیاستدان انہوں نے نہ صرف جمہوری نظام کی خامیوں کو اجاگر کیا بلکہ آئین کو اس کی روح کے مطابق نافذ کرنے کی ضرورت و اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے انتخابی نظام کو دھاندلی اور کرپٹ پریکٹسز سے پاک کرنے کے لیے اپنی تمام توانائیاں استعمال کیں اور انتخابی نظام کو آئین اور عوامی امنگوں کا ترجمان بنانے کے لیے جنوری 2013ء کے یخ بستہ شب و روز میں لاہور سے اسلام آباد لاکھوں شہریوں کے ہمراہ لانگ مارچ کیا اور پوری قوم کی توجہ آئین کے آرٹیکل 62 اور 63 سمیت ان 40 آرٹیکلز کی طرف مبذول کروائی جو صرف خواص کے مفادات کی تکمیل تک محدود کر دیئے گئے تھے۔ ان کی جدوجہد کا نیوکلیس عام آدمی کی فلاح و بہبود اور خوشحالی تھی، ان کی سیاسی فکر تھی کہ ''بددیانت کی کامیابی

سے کبھی تبدیلی نہیں آئے گی‘‘۔ مخالفین ان کے دلائل و براہین کا جواب دینے میں عاجز آجاتے تو ان پر آئین تلپٹ اور جمہوریت ختم کرنے کا الزام لگاتے۔ اس کا مقصد پاکستان کے عوام میں انہیں ڈس کریڈٹ کرنا نہیں ہوتا تھا بلکہ مغربی ممالک کو یہ پیغام دینا ہوتا تھا کہ ہم جمہوری نظام کے محافظ ہیں، ہماری پشت پر ہاتھ رکھا جائے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مخالفین کے اس الزام کو رد کیا۔ 23 دسمبر 2012ء کے دن مینار پاکستان کے سائے میں انہوں نے حلف دے کر کہا کہ میری جدوجہد آئین کو اس کی روح کے مطابق نافذ کرنے کے لیے ہے، ہم جمہوریت اور آئین کے خلاف نہیں ہیں بلکہ سیاست کو غلاظت سے پاک کرنا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ آغاز میں کہا کہ وہ ایک منصف بھی ہیں جو اپنے کام، فکر اور ارادوں سے بھی انصاف کرتے ہیں۔ڈاکٹر طاہرالقادری نے اپنی سیاسی جدوجہد میں ریاست مدینہ کے دستور کو ہمیشہ پیش نظر رکھا۔ وطن سے وفاداری، قومی سلامتی کے تحفظ اور فرقہ واریت کے خاتمے کا عہد کیا بھی اور عہد لیا بھی۔

تحریک منہاج القرآن اور پاکستان عوامی تحریک کی سیاسی و دینی جدوجہد کے دوران سانحہ ماڈل ٹاؤن کا خون آلود باب بھی آتا ہے، اشرافیہ نے اپنے فرعونی تخت کو بچانے کے لیے ماڈل ٹاؤن میں معصوم شہریوں کا قتل عام کیا اور پھر اس کی غیر جانبدار تفتیش بھی نہ ہونے دی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری 17 جون 2014ء سے لے کر تاحال ایک لمحہ کے لیے بھی اپنے غیور، جرأت مند اور شہید کارکنوں کے انصاف سے غافل نہ ہوئے۔ انہوں نے غریب کارکنوں کے انصاف کی جنگ لڑنے کا حق ادا کر دیا۔ وہ اس ضمن میں کہتے ہیں کہ اگر ہماری جگہ کوئی اور ہوتا تو کب کا خون بک چکا ہوتا اور لوگ اس سانحہ کا ذکر بھی بھول چکے ہوتے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے بہترین وکلاء کے ذریعے انصاف کی جنگ لڑی اور پھر ایک مرحلہ ایسا بھی آیا کہ وہ خود سپریم کورٹ میں یتیم بچوں کو انصاف دلوانے کے لیے سب سے بڑی عدالت کے سب سے بڑے جج کے سامنے کھڑے ہوگئے اور سانحہ ماڈل ٹاؤن کے انصاف کے لیے غیر جانبدار نئی جے آئی ٹی کی ناگزیریت پر دلائل دیئے اور لارجر بنچ کو اپنے دلائل سے مطمئن کیا۔ ان کی کٹھن جدوجہد اور دلائل سے لارجر بنچ نے نئی جے آئی ٹی تشکیل دینے کا حکم دیا۔ کم ازکم پاکستان کی تاریخ میں کوئی دوسری مثال پیش نہیں کی جا سکتی کہ ایک قائد اپنے غریب کارکنوں کے لیے اس طرح لڑا ہو اور کامیاب ہوا ہو۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ہر مظلوم کا ساتھ دیا اور ردعمل کی پروا کیے بغیر سینہ سپر ہوئے۔ جب قصور کی ننھی زینب درندگی کی بھینٹ چڑھی تو وہ خود قصور گئے اور ننھی زینب کی نماز جنازہ ادا کی۔ ان کے اس طرح قصور جانے سے فرعونی اقتدار کے ایوانوں میں بھونچال آگیا اور پھر پاکستان سمیت پوری دنیا کے عوام زینب کے ساتھ ہونے والے ظلم کے خلاف ڈٹ گئے۔ حکومت کے پاس زینب کے قاتل کو گرفتار کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا اور اس طرح زینب کے قاتل کی گرفتاری عمل میں آسکی اور انصاف ممکن ہو سکا۔انہوں نے زینب کی پہلی برسی کے موقع پر قانون شہادت میں موجود سقم دور کرنے کا مطالبہ کیا اور مقتدر ایوانوں کی توجہ مبذول کرواتے ہوئے کہا کہ بچوں کی حفاظت کے لیے ضروری ہے کہ قانون شہادت میں ڈی این اے کو Conclusive Evidence تسلیم کیا جائے کیونکہ یہ جرم خفیہ ہوتا ہے، چشم دید گواہان موجود نہیں ہوتے اور اسی نقص کا فائدہ اٹھاتے ہوئے سوسائٹی کے بدترین عناصر سزاؤں سے بچ جاتے ہیں۔انہوں نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ بچوں سے بداخلاقی کے واقعات کی ایف آئی آر 7اے ٹی اے کے تحت درج کی جائے اور اسے معمول کا جرم نہ سمجھا جائے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اپنی پوری زندگی انسانیت کی خدمت اور انصاف کی فراہمی کے لیے وقف کی، آج ہم ان کی 68ویں سالگرہ منا رہے ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت انہیں صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے رکھے اور وہ اپنے لاکھوں، کروڑوں چاہنے والوں کے سروں پر ہمیشہ سلامت رہیں۔

تھا ضبط بہت مشکل اس سیلِ معانی کا...... کہہ ڈالے قلندر نے اسرارِ کتاب آخر

قرآنی علوم کے فروغ میں شیخ الاسلام کا کردار

تحریک منہاج القرآن کی فکری اساس قرآن مجید پر قائم ہے

تحریر: محمد افضل قادری

قرآنِ مجید رشد و ہدایت کا ایسا سرچشمہ ہے جو اللہ اور بندے کے درمیان ہدایت کا واحد ذریعہ ہے۔ یہ ایک ایسی رسی ہے جس کو تھامے بغیر نہ تو خدا تک رسائی ہوسکتی ہے اور نہ ہی صراط مستقیم کی طرف راہنمائی۔ کسی بھی تحریک، تنظیم یا جماعت کی حقانیت اور اقرب الی الصواب ہونے کا معیار صرف اور صرف قرآنِ مجید ہے۔ جو قرآنِ مجید سے جتنا زیادہ متمسک ہوگا وہ اتنا ہی زیادہ حق پر ہے اور جو نورِ قرآن سے جتنا دور ہوگا وہ اتنا ہی ہدایتِ الٰہی سے محروم ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے والوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

يَّهْدِىْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍo (المائدہ: ۵: ۱۶)

’’اللہ اس کے ذریعے ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے پیرو ہیں، سلامتی کی راہوں کی ہدایت فرماتا ہے اور انہیں اپنے حکم سے (کفر و جہالت کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان و ہدایت کی) روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور انہیں سیدھی راہ کی سمت ہدایت فرماتا ہےo‘‘

حضور نبی کریم ﷺ نے قرآنِ مجید کو ”حبل اللہ“، یعنی اللہ تک پہنچانے والی رسی قرار دیا ہے۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلٰى ضَلَالَةٍ (صحیح مسلم: ۲۴۰۸)

’’اللہ عزوجل کی کتاب اصل میں اللہ کی رسی ہے جو اس کی اتباع کرے گا وہ ہدایت پر رہے گا اور جو اس کو ترک کردے گا وہ گمراہی پر ہوگا‘‘

اس فرمانِ رسول نے اس حقیقت کو بالکل واضح کر دیا ہے کہ قرآنِ مجید حق و باطل اور ہدایت و گمراہی کا معیار اور کسوٹی ہے۔ انفرادی سطح سے لے کر اجتماعی سطح تک حقیقی کامیابی کا پیمانہ صرف قرآن مجید ہے۔ جو قرآن سے متمسک ہو جائے گا ہدایت پا لے گا اور جو اس سے گریزاں ہوگا، گمراہ ہو جائے گا۔ بقول ترجمانِ حقیقت علامہ محمد اقبال:

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزولِ کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحبِ کشّاف

تحریک منہاج القرآن کی فکری اساس۔ قرآن مجید

تحریک منہاج القرآن کا قرآنِ مجید کے ساتھ گہرے ربط و اتصال کا اندازہ یہاں سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے مؤسس و بانی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مد ظلہ العالی نے جب ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو تحریک کی بنیاد رکھی تو اس کا نام ہی ’’منہاج القرآن‘‘ یعنی قرآن کا راستہ رکھا۔ اسی سال اپنے تفسیری مجموعہ کو بھی ’’تفسیر منہاج القرآن‘‘ کے نام سے معنون

☆ سینئر ریسرچ سکالر فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور

کیا۔ ۲۲ مئی ۱۹۸۱ء کو تفسیر قرآن کے سلسلہ میں ’’تسمیۃ القرآن‘‘ کی تقریب رونمائی ہوئی اور پھر عوامی سطح پر قرآنی علوم کے فروغ کے لیے ۱۸ مارچ ۱۹۸۲ء کو شادمان لاہور میں عظیم الشان ’’قرآن کانفرنس‘‘ منعقد کی تا کہ رجوع الی القرآن کی تحریک کو پذیرائی حاصل ہو۔ قومی سطح پر انوار قرآن کو عام کرنے کے لیے جب ۱۹۸۳ء میں Ptv پر درسِ قرآن کا آغاز ہوا تو اس کا نام بھی ’’فہم القرآن‘‘ رکھا۔

شیخ الاسلام مد ظلہ العالی نے گراس روٹ لیول تک علومِ قرآنیہ کے فروغ کے لیے وفاق سمیت پاکستان کے چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر میں دروسِ قرآن کا اجراء کیا۔ ۵ ستمبر ۱۹۸۰ء کو لاہور میں، مارچ ۱۹۸۴ء کراچی میں، مئی ۱۹۸۵ء اسلام آباد میں، دسمبر ۱۹۸۵ء پشاور میں اور جولائی ۱۹۸۶ء کوئٹہ میں درسِ قرآن کا آغاز ہوا۔ ان ساری تاریخی معلومات کو پیش کرنے کا مقصد صرف یہ بتانا ہے کہ تحریک کے نام اور اس کے کام نے پہلے دن سے ہی اس امر کو طے کر دیا تھا کہ اس کی فکری اساس قرآنِ مجید ہوگی۔

فہمِ قرآن - تحریک منہاج القرآن کا بنیادی ہدف

یہ سب کو معلوم ہے کہ شیخ الاسلام نے تحریک کے اہدافِ سبعہ میں تیسرا ہدف ’’رجوع الی القرآن‘‘ کو قرار دیا ہے۔ جس کا مطلب ہی یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان کے بعد ہمارا بنیادی منشور اور دستور صرف قرآنِ مجید ہوگا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کی فکر کا بنیادی امتیاز یہ ہے کہ آپ نے اُمت کے ہر مرض کے اسباب کی تشخیص کر کے اس کا مناسب علاج قرآنِ مجید سے تجویز کیا۔ آپ کے نزدیک قرآن مجید سے انحراف ایسا مرض ہے جس نے اُمت کی علمی، فکری، نظریاتی، سیاسی، معاشرتی، معاشی، تعلیمی اور ثقافتی و تہذیبی بنیادیں کھوکھلی کردی ہیں۔ اس کے تشخص اور وقار کو نقصان پہنچایا ہے۔ اس مرض کی اصلاح کے لیے آپ نے تحریک کے بنیادی اہداف میں ’’رجوع الی القرآن‘‘ کو تیسرا ہدف قرار دیا اور اس کے لیے درج ذیل پانچ تقاضے متعین کئے ہیں:

(i) قرآن حکیم سے محبت پر مبنی تعلق کا استحکام

(ii) قرآن حکیم کی کثرت سے تلاوت کرنا

(iii) قرآن حکیم کے مفاہیم و معانی پر غور وفکر اور تدبر کرنا

(iv) قرآن حکیم کے فرامین اور احکام پر عمل پیرا ہونا

(v) قرآن حکیم کے فرامین اور احکام کی تبلیغ و اشاعت

ان معروضات سے یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ شیخ الاسلام کے نزدیک اگر کسی کی تحریکیت اور وابستگی کو پرکھنا ہو تو اس کے قرآنِ مجید سے تعلق کو دیکھو، جو جتنا زیادہ قرآنِ مجید سے متمسک ہے وہ اتنا ہی زیادہ تحریک کی فکر سے آشنا ہے۔ کیوں کہ وہ ’’منہاج القرآن‘‘ یعنی قرآن کے راستے پر ہے اور جو جتنا قرآنِ مجید سے دور ہے اس کا اتنا ہی تعلق تحریک سے کمزور ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ’قرآنِ مجید‘ تحریک کی سپرٹ ہے اور سپرٹ کے بغیر جسم مردہ ہوتا ہے۔ جو شخص عملاً تو تحریک کے لیے بہت بھاگ دوڑ کرتا ہے مگر فکری اور علمی طور پر قرآنی فیوضات سے اپنی عقل وخرد کو روشن اور قلب و روح کو منور نہیں کرتا وہ مقاصدِ تحریک سے ہم آہنگ نہیں ہے۔

قرآن فہمی کے لیے وقیع کتب کی تصنیف

شیخ الاسلام نے قرآنی فکر کو عام کرنے اور اسے علمی اساس مہیا کرنے کے لیے قرآنِ مجید اور علوم القرآن پر متعدد اور نہایت وقیع کتب تصنیف کیں۔ اب تشنگانِ علم ان قرآنی حقائق و معارف اور اسرار و غوامض تک آسانی سے رسائی حاصل کر سکتے ہیں جو ان کتب کے بغیر بہت مشکل تھی۔ ذیل میں درج کی گئی کتب کی فہرست سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ بانیٔ تحریک نے کتنی عرق ریزی اور محنتِ شاقہ کے ساتھ یہ نہایت مفید لٹریچر تیار کیا تاکہ فہمِ قرآن کی اس تحریک کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیا جا سکے۔ چند کتب نام ملاحظہ فرمائیں:

01. عرفانُ القرآن (اُردو ترجمہ قرآنِ حکیم)

02. تفسیر منہاجُ القرآن (سورۃُ الفاتحہ، جزوِ اوّل)

03. تفسیر منہاجُ القرآن (سورۃُ البقرہ)

04. اَلْمَوْسُوْعَةُ الْقُرْآنِيَّة: قرآنی اِنسائیکلوپیڈیا (مجموعہ مضامینِ قرآن) - ۸ مجلدات

05. مَنَاهِجُ الْعِرْفَانِ فِي لَفْظِ الْقُرْآن (لفظِ قرآن کے معانی و معارف)

06. حروف مقطعات کا قرآنی فلسفہ

07. سورۂ فاتحہ اور تعمیرِ شخصیت

08. اَسمائے سورۂ فاتحہ

09. سورۂ فاتحہ اور تصور ہدایت

10. سورۂ فاتحہ اور اِنسانی زندگی کا اِعتقادی پہلو

11. شانِ اَوّلیت اور سورۂ فاتحہ

12. اَوّلیتِ سورہ فاتحہ اور اَوّلیتِ نورِ محمدی

13. سورۂ فاتحہ اور تصورِ عبادت

14. حکمتِ اِستعاذہ (تفسیر اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)

15. تَسْمِيَةُ الْقُرْآن (تفسیر بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيْمِ)

16. فلسفۂ تسمیہ

17. معارفِ اِسمِ اَللّٰہُ

18. لفظِ ربُّ العالمین کی علمی و سائنسی تحقیق

19. صفتِ رحمت کی شانِ اِمتیاز

20. معارفِ آیۃ الکرسی

21. معارِفُ الکوثر

22. شانِ مصطفیٰ ﷺ میں قرآنی قَسمیں

﴿كَشْفُ الْغِطَا عَنْ مَعْرِفَةِ الْأَقْسَامِ لِلْمُصْطَفٰى ﷺ﴾

23. العِرْفَانُ فِي فَضَائِلِ وَآدَابِ الْقُرْآنِ

﴿قرآن حکیم اور تلاوتِ قرآن کے فضائل﴾

24. اَلتِّبْيَان فِي فَضْلِ بَعْضِ سُوَرِ الْقُرْآن

﴿قرآن حکیم کی منتخب سورتوں کے فضائل﴾

قرآن کے بیسیوں متنوع پہلوؤں پر ان تمام تصنیفات کا مقصد صرف یہ ہے کہ قرآن فہمی کی اس تحریک کو علمی وفکری سطح پر اتنا جامع لٹریچر فراہم کر دیا جائے کہ لوگوں کو قرآنِ مجید سمجھنے میں کسی قسم کی کوئی دشواری پیش نہ آئے۔

خطابات میں قرآنِ مجید سے استدلال کی روایت

قرآن فہمی کے بنیادی طور پر دو ذرائع ہیں: تقریر اور تحریر۔ شیخ الاسلام نے ان دونوں اصناف کی اساس کو مروجہ اسلوب کی بجائے آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ پر استوار کیا۔ قصص و

اخلاص ووفا، مہر ومروت کی ہے تفسیر ایثار و محبت کا ہے خُوگر میرا قائد

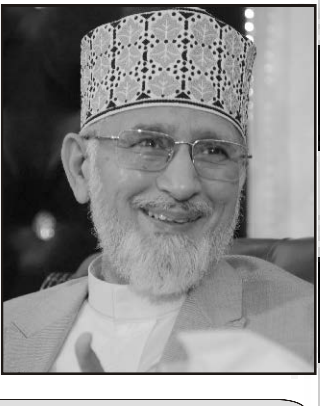

اصلاحِ احوال، احیائے اسلام اور

تجدیدِ دین کے عظیم مصطفوی مشن کے عظیم قائد

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کو ان کی 68 ویں سالگرہ کے موقع پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے

مبارک باد پیش کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ ان کا سایہ امت مسلمہ پر قائم ودائم رکھے۔ آمین

منجانب: سید ظفر ارشد: ڈائریکٹر باب العلم واٹس ایپ گروپ

سید عطاء المصطفیٰ

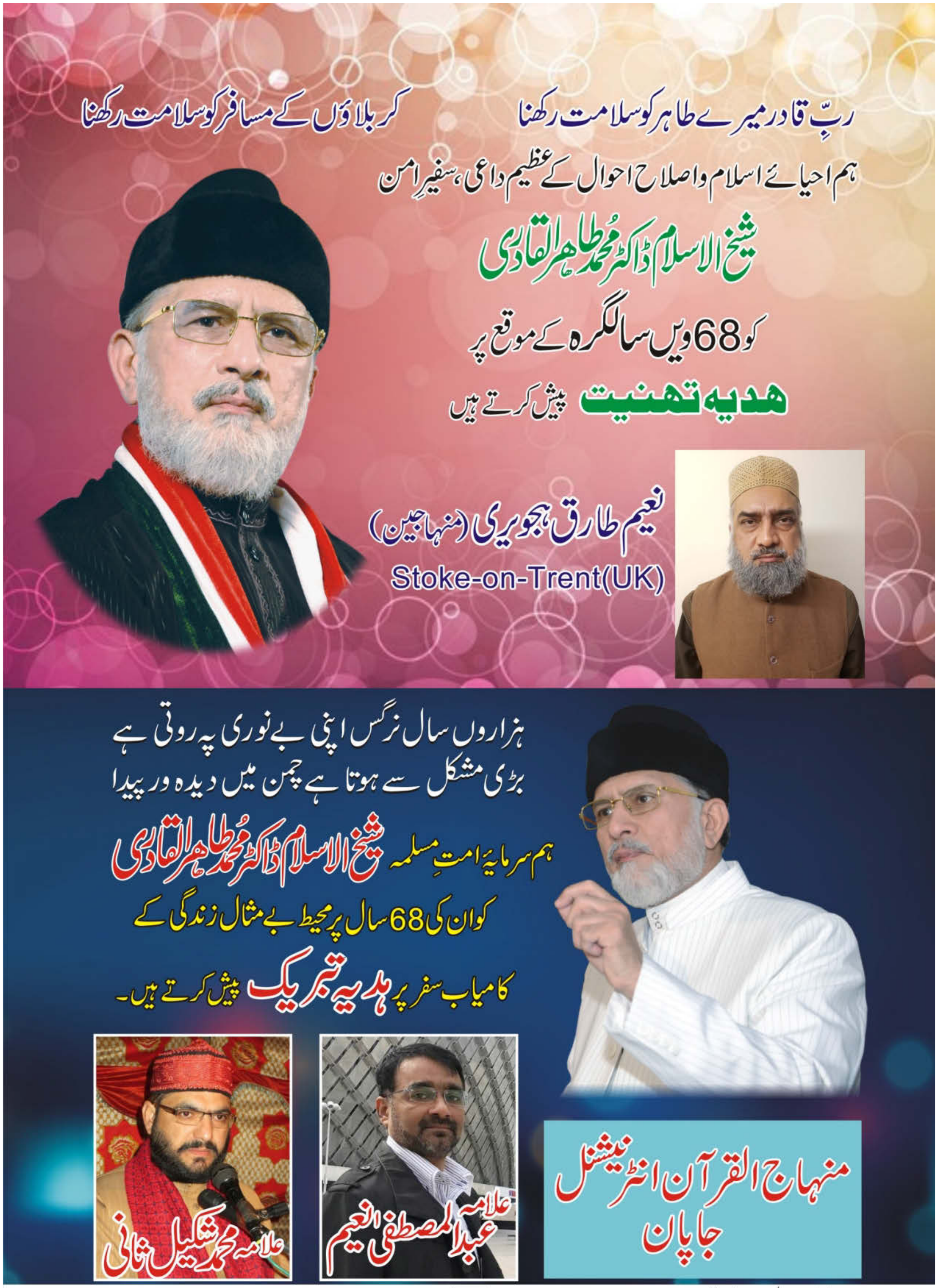
ربِّ قادر میرے طاہر کو سلامت رکھنا
کربلاؤں کے مسافر کو سلامت رکھنا
ہم احیائے اسلام و اصلاحِ احوال کے عظیم داعی، سفیرِ امن
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری
کو 68ویں سالگرہ کے موقع پر
ھدیہ تھنیت پیش کرتے ہیں
نعیم طارق ہجویری (منہاجین)
Stoke-on-Trent(UK)
ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا
ہم سرمایۂ امتِ مسلمہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری
کو ان کی 68 سال پر محیط بے مثال زندگی کے
کامیاب سفر پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔
منہاج القرآن انٹرنیشنل
جاپان
علامہ عبدالمصطفیٰ النعیم
علامہ محمد شکیل ثانی

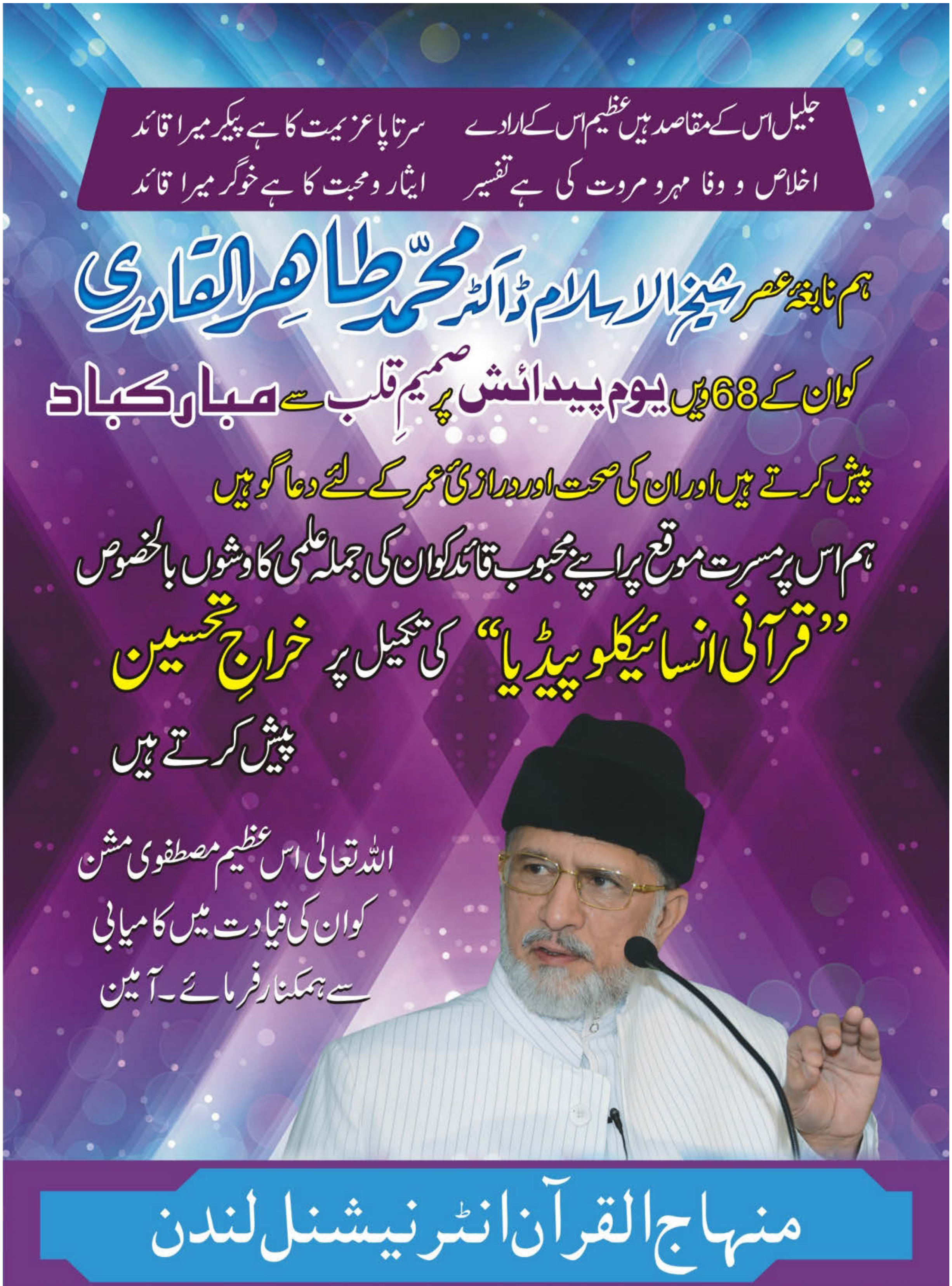
جلیل اس کے مقاصد ہیں عظیم اس کے ارادے
سرتاپا عزیمت کا ہے پیکر میرا قائد
اخلاص و وفا مہر و مروت کی ہے تفسیر
ایثار و محبت کا ہے خوگر میرا قائد
ہم نابغۂ عصر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
کو ان کے 68 ویں یوم پیدائش پر صمیمِ قلب سے مبارکباد
پیش کرتے ہیں اور ان کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا گو ہیں
ہم اس پرمسرت موقع پر اپنے محبوب قائد کو ان کی جملہ علمی کاوشوں بالخصوص
”قرآنی انسائیکلو پیڈیا“ کی تکمیل پر خراجِ تحسین
پیش کرتے ہیں
اللہ تعالیٰ اس عظیم مصطفوی مشن
کو ان کی قیادت میں کامیابی
سے ہمکنار فرمائے۔ آمین
منہاج القرآن انٹرنیشنل لندن

حکایات کی بجائے براہ راست نفسِ مضمون پر آیات سے استدلال کیا اور ثابت کیا کہ تقریر و تحریر میں کتاب و سنت جیسے بنیادی منابع سے استنباط کرنا بہترین طریقہ ابلاغ ہے۔ آپ مدظلہ العالی نے علمی و تحقیقی مجالس کے علاوہ خطابات و مواعظ میں بھی قرآنی دلائل کو فوقیت دینے کی روایت کی تجدید کی۔ آپ کی تالیف کردہ کتب احادیث کا بنیادی وصف ہی یہ ہے کہ آپ نے ہر باب یا فصل کے ذیل میں موضوع سے متعلقہ آیاتِ قرآنیہ درج کی ہیں تاکہ احادیث کا مطالعہ کرنے والوں کا قرآن حکیم کے ساتھ بھی گہرا تعلق استوار ہو۔

دروسِ عرفان القرآن کا قومی سطح پر سلسلہ

آپ نے فہم قرآن کو عام کرنے کے لیے نہ صرف علومِ شرعیہ کے لیے معیاری درس گاہیں قائم کیں بلکہ ان سے فارغ التحصیل علماء کے ذریعے قومی اور بین الاقوامی سطح پر ’’دروسِ عرفان القرآن‘‘ کا سلسلہ شروع کیا۔ ملک کے طول و عرض میں چلنے والے ان حلقات سے لاکھوں لوگ نورِ قرآن سے اپنے سینوں کو منور کر رہے ہیں۔ آپ کے تلامذہ ملٹی میڈیا کے ذریعے جدید تکنیک کو بروئے کار لاتے ہوئے نہایت آسان پیرائے میں عوام الناس کو قرآن سکھا رہے ہیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں ہر روز کہیں نہ کہیں دروسِ عرفان القرآن کے حلقات منعقد ہوتے ہیں جن میں کثرت کے ساتھ عوام و خواص شریک ہوتے ہیں۔

ترجمہ عرفان القرآن

غیر عربی دان طبقہ کا سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ ان کے پاس قرآن کریم کا جدید عصری تقاضوں سے ہم آہنگ سلیس اور عام فہم ترجمہ میسر نہیں تھا۔ انہیں کسی ایسے ترجمۂ قرآن کی شدید طلب و ضرورت تھی جو منشاء و مرادِ الٰہی کی ترجمانی بھی کرے اور نہایت اختصار کے ساتھ تفسیر کا حامل بھی ہو۔۔۔ جو نسلِ نو کے عقیدہ کی اصلاح بھی کرے اور روحِ اسلام سے متعارض مغربی افکار کا توڑ بھی۔۔۔ جو عقل و خرد کو روشن بھی کرے اور قلب و روح کو بالیدہ بھی۔ الحمد للہ شیخ الاسلام نے ان تمام عصری، فکری اور اعتقادی مقتضیات کی رعایت کرتے ہوئے ایسا رواں اور شستہ ترجمہ کیا کہ جس نے قاری کو قرآنِ مجید سمجھنے کے لیے بے شمار تفاسیر سے بے نیاز کر دیا۔ فہم قرآن کی اس تحریک کا فیضان عالمگیر کرنے کے لیے اس وقت عرفان القرآن کا انگریزی، نارویجن (Novwegin)، فنش (Finnish)، ہندی، سندھی، یونانی، بنگالی، فرانسیسی اور ڈینش (Danish) زبانوں میں ترجمہ شائع کیا جا چکا ہے۔ ان تراجم کے ذریعے شیخ الاسلام کا قرآنی فہم چہار دانگ عالم میں پھیلے گا اور اردو دان طبقہ کے علاوہ دیگر خطوں کے لوگ قرآنی انوار سے مستنیر ہوں سکیں گے۔

تفسیر منہاج القرآن

جیسا کے آغاز میں ذکر کیا گیا ہے کہ شیخ الاسلام نے اپنی دعوت کا آغاز ہی دروسِ قرآن سے کیا اور ۱۹۸۰ء میں ہی اپنے تفسیری مجموعہ کو ’’تفسیر منہاج القرآن‘‘ سے موسوم کر دیا تھا۔ بعد ازاں سورۃُ الفاتحہ جزو اوّل اور سورۃ البقرہ کے حواشی کو تفسیر منہاجُ القرآن کے نام سے الگ الگ شائع کیا گیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ شیخ الاسلام مدظلہ العالی اپنی تمام کتب میں کسی بھی موضوع پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے کثرت سے آیاتِ قرآنیہ سے استدلال کرتے ہیں تاکہ قاری کو نفسِ مضمون پر زیادہ سے زیادہ قرآنِ مجید سے شناسائی ہو۔ آپ کا تفسیری ذوق اس حوالے سے بالکل منفرد ہے کہ آپ نے ایک طرف اعتقادی و روحانی حوالے سے اسلاف و اخیار سے اکتسابِ فیض کیا اور دوسری طرف عصری مقتضیات کی رعایت کرتے ہوئے جدید ذہن کا بھی خیال رکھا۔ اس طرح آپ کی تفسیر نہ صرف صاحبانِ قلب و روح کی تسکین کا سامان کرتی ہے بلکہ صاحبانِ عقل و خرد کو بھی روشنی مہیا کرتی ہے۔

حضرت شیخ الاسلام مدظلہ العالی نے اپنے نصف صدی کے وسیع مطالعہ، مشاہدات و تجربات اور وہبی فیوضات کے توسط سے بحرِ قرآنی میں پنہاں صدف میں ایسے ایسے گوہرِ نایاب دریافت کیے ہیں جن کا آج کے زمانے میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اب کتنی بدنصیبی کی بات ہو گی اگر ہم ان عیاں اور درخشاں انوار سے مستفید و مستنیر نہ ہوں۔ شاعرِ

منہاج جناب انوار المصطفیٰ ہمدمی نے کتنی دردمندی اور دلسوزی سے قرآں گریز طبقات کو دعوت فکر دیتے ہوئے فرمایا:

سوچئے! ہم کتنی گہری پستیوں میں جا گرے
جب سے توڑی دامنِ قرآن سے وابستگی
پھر پلٹنا ہوگا ہم کو نور قرآں کی طرف
پھر اُسی منہاجِ قرآں پر رواں ہو زندگی

قرآنی انسائیکلو پیڈیا

قرآنِ مجید اگرچہ تمام علوم وفنون کا منبع ہے اور اس میں انسان کے تمام مادی، علمی، فکری اور روحانی مسائل کا علاج موجود ہے، مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کتنے لوگ ہیں جن میں اتنی صلاحیت ہے کہ وہ قرآنِ مجید سے براہ راست اپنے مسائل کا شافی حل تلاش کر سکیں۔ جواب بالکل واضح ہے کہ قرآن گریزی کے اس دور میں ایسے لوگ بہت کم ہیں اور جو ہیں ان میں بھی قوت استدلال اور وسعتِ نظری اتنی نہیں ہے کہ اعماقِ قرآنی سے مقصودِ حیات تلاش کرسکیں۔ ان حالات میں اِس امر کی اشد ضرورت تھی کہ آیات قرآنیہ میں موجود مضامین و مطالب کو جدید اور آسان پیرائے میں اس طرح نظم دیا جائے کہ غیر عربی دان طبقہ بھی ان تک آسانی سے رسائی حاصل کر سکے اور امورِ حیات میں ان سے بھرپور رہنمائی لے سکے۔ نیز نوجوان نسل جو عربی زبان سے عدمِ واقفیت کی بنا پر قرآنی تعلیمات سے دور ہوتی جا رہی ہے، انہیں قرآنِ مجید کے حیات آفرین پیغام سے آشنا کیا جا سکے۔

شیخ الاسلام مد ظلہ العالی کا نہ صرف مسلمانوں کے تمام طبقات پر بلکہ حق وصداقت کے تمام متلاشیوں پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے سینہ قرآن میں پنہاں بعض اُن رازوں سے پردہ اٹھایا ہے جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتے تھے۔ قرآنی انسائیکلو پیڈیا کے مطالعہ سے صاحبانِ نظر پر یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ آپ نے اُن اسرار و رموز، حقائق و غوامض اور دقائق و معارف سے مخلوق خدا کو متعارف کروایا ہے جو صرف آپ ہی کا خاصہ تھا۔ پانچ ہزار سے زائد قرآنی موضوعات پر مشتمل یہ کثیر المجلدات کتاب ایک ایسا دائرۃ المعارف ہے جس میں آپ کے ذہن میں آنے والے تقریباً تمام موضوعات درج ہیں۔

آپ مد ظلہ العالی نے اس انسائکلو پیڈیا کے ذریعے امت کی ایسی مشکل کشائی کی ہے کہ اب نہ صرف شرعی علوم کے متخصصین بلکہ جدید تعلیم یافتہ طبقات اور طلبہ و طالبات کے لیے ہزاروں مضامینِ قرآن تک براہِ راست رسائی سہل ہوگئی ہے۔ اگرچہ قرآن مجید میں مذکور جملہ مضامین اور موضوعات کا احاطہ ناممکن ہے مگر یہ ایسا جامع مجموعہ ہے جو عصری تقاضوں کو مطالعہ قرآن کی روشنی میں پورا کرنے کے ساتھ ساتھ اِن شاء اللہ آنے والی نسلوں کی علمی، فکری، اخلاقی، روحانی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی حوالے سے بھی رہنمائی کرتا رہے گا۔

یہ انسائیکلو پیڈیا ۸ مجلدات، ۳۰ ابواب اور تقریباً ۵۰۰۰ سے زائد موضوعات پر مشتمل ہے۔ یہ فہم قرآن کے لیے مفتاح العلوم کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے موضوعات میں جدت اور تنوع کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کا اس کو مرتب کرنے والی شخصیت جدید و قدیم علوم کی جامع ہے۔ آپ نے مضامین کی تخلیق کے وقت پوری دنیا میں پھیلے ہوئے مسلمانوں کی ضروریات اور معروضی حالات کو ملحوظ رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کا اس کے مضامین پر تدبر کرنے والا ہر عالم، ڈاکٹر، سائنسدان، انجینیر اور وکیل بول اٹھتا ہے کہ یہ تو وہ مضامین ہیں جن کے اندر میرے ذہن میں پیدا ہونے والے شکوک وشبہات کا شافی و وافی حل موجود ہے اور یہ وہ مضامین ہیں جو فطرت اور آفاقی صداقتوں سے ہم آہنگ ہیں۔

قرآنی انسائیکلوپیڈیا کے مضامین منبر و محراب پر بیٹھنے والے علماء اور مسندِ ارشاد پر جلوہ افروز والے مشائخ، خانقاہ میں خلوت گزیں صوفی اور کائناتی وسعتوں میں فکر و تدبر کرنے والے ماہرِ فلکیات سب کو یکساں متاثر کرتے ہیں۔ اس شاہکار تصنیف کے سائنسی، فکری اور روحانی مضامین سے تو قاری پر نہ صرف ایمان افروز اور وجد انگیز کیفیت طاری ہوتی ہے بلکہ ایمان کی پختگی اور تیقن بھی نصیب ہوتا ہے۔ دانائے راز، حکیم الامت علامہ محمد اقبال نے شیخ الاسلام جیسے مردِ حق آگاہ کے متعلق ہی ارشاد فرمایا تھا کہ:

تھا ضبط بہت مشکل اس سیلِ معانی کا
کہہ ڈالے قلندر نے اسرار کتاب آخر

شیخ الاسلام کے محبین و معتقدین کی خدمت میں گزارش

تحریک منہاج القرآن کے قیام کی غرض و غایت افرادِ ملت کو مقاصدِ شریعت سے ہم آہنگ کرنا ہے۔ شیخ الاسلام نے ان اہداف کے حصول کے لیے اس عظیم تحریک کی بنیاد رکھی۔ ان مقاصد میں سے ایک اہم مقصد اُمت کا قرآن سے ٹوٹا ہوا تعلق بحال کرنا اور تعلیماتِ قرآن سے ربط و اِتصال پیدا کرنا ہے۔ اس کے لیے قائدِ تحریک نے ہزاروں دروس دیے اور سیکڑوں کتب تصنیف کیں۔ اب نہایت دردمندی اور دل سوزی سے گزارش ہے کہ اگر ہم تحریک کے تمام سماجی اور فلاحی امور میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، انتظامی حوالے سے سمع و طاعت کے پیکر ہوں مگر علمی و فکری سطح پر رجوع الی القرآن کی بجائے قرآں گریزی کے مرتکب ہوں تو کون ہمیں ''منہاج القرآن'' یعنی قرآن کا راہی کہے گا۔ کون ہمیں شیخ الاسلام کی فکر پر عمل پیرا کہے گا۔ اگر ہمارے تحریکی جسد کی روح قرآنِ مجید نہیں ہے اور ہمارے فکر و عمل پر قرآنی افکار کا غلبہ نہیں ہے تو پھر بقول اقبال خدا کا یہ شکوہ بجا ہو گا کہ:

میرے کعبے کو جبینوں سے بسایا کس نے!
میرے قرآن کو سینوں سے لگایا کس نے!
تھے تو آبا وہ تمہارے ہی، مگر تم کیا ہو
ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظرِ فردا ہو

قرآنی واقعات و قصص انسانیت کے لیے بصائر و عبر ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جس نے بھی آسمانی ہدایت سے منہ پھیرا، فطرت نے اسے نشانِ عبرت بنا دیا۔ جو خدا کی آیات کی بے قدری کرتا ہے خدا اسے نسیاً منسیاً کر دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَتَتْکَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَهَاج وَکَذٰلِکَ الْیَوْمَ تُنْسٰیo

''تیرے پاس ہماری نشانیاں آئیں پس تو نے انہیں بھلا دیا اور آج اسی طرح تو (بھی) بھلا دیا جائے گاo'' (طٰہٰ، ۲۰: ۱۲۶)

شیطان کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ وہ انسان کو الوہی ہدایت سے محروم کر کے گمراہ کر دے۔ وہ ہمہ وقت اس چکر میں ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح ابنِ آدم کو بہکا کر نورِ قرآن سے دور کر دے۔ حضور نبی اکرم ﷺ قیامت کے روز اللہ کی بارگاہ میں ایسے لوگوں کی شکایت کریں گے جو دیگر امور کو تو ترجیح دیتے تھے مگر قرآنِ مجید کو پسِ پشت ڈال دیتے تھے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًاo (الفرقان، ۲۵: ۳۰)

اور رسولِ (اکرم ﷺ) عرض کریں گے: اے رب! بے شک میری قوم نے اس قرآن کو بالکل ہی چھوڑ رکھا تھاo

قرآن فہمی اور تمسک بالقرآن کی برکات کا یہاں سے اندازہ لگا لیں کہ جب تک اُمت قرآنِ مجید سے اکتسابِ فیض کرتی رہی اس وقت تک اقوامِ عالم میں عزت و تکریم اس کا مقدر رہی اور جب اس نے قرآنِ مجید سے اپنے تعلق کو توڑ لیا، ذلت و رسوائی اس کا مقدر بن گئی۔ علامہ اقبال اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

شیخ الاسلام کی تبلیغی مساعی کا پہلے دن سے ہی اس امر پر ارتکاز رہا ہے کہ قرآن سے اُمت کے ٹوٹے ہوئے تعلق کو بحال کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے آپ نے زبان وقلم سے پوری زندگی جہاد کیا ہے۔ الحمد للہ اب آپ کے دروس و تحریر اور آپ کی فکر کے حامل آپ کے تلامذہ کی صورت میں آپ کا یہ مشن پوری دنیا میں پھیل چکا ہے۔ اب ہم میں سے ہر کسی کی یہ اخلاقی ذمہ داری ہے کہ ہم علومِ قرآن کے فروغ میں کسی قسم کا دقیقہ فروگزاشت نہ کریں اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک پورا عالم انوارِ قرآن سے بقعہ نور نہیں بن جاتا۔ بقول حکیم الامت علامہ محمد اقبال:

قُرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدتِ کردار
جو حرف ''قُلِ الْعَفْو'' میں پوشیدہ ہے اب تک
اس دَور میں شاید وہ حقیقت ہو نمودار!

زندگی جمود نہیں تحرّک کا نام ہے

اسلام الُوہی احکام وحکمت پر مبنی ابدی دین اور ضابطہ حیات ہے

زمانہ اور حالات بدلنے سے شرعی احکام میں رعایت اور تبدیلی پر شیخ الاسلام کا موقف

عین الحق بغدادی

دنیا میں اہلِ علم کی ایک بڑی تعداد ہر وقت موجود رہتی ہے، جن میں سے اکثر گمنام زندگی گزار کر رخصت ہو جاتے ہیں۔ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں، جنہوں نے اپنے اپنے مضمون میں مہارت دکھائی اور نام پیدا کیا اور ایک مخصوص طبقے کے لیے مثال بن گئے، مگر کچھ لوگ اللہ رب العزت کی توفیق سے دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے، اپنے علمی شاہکار کا بروقت اور برمحل استعمال کرتے ہوئے انسانیت کو پیش آمدہ مسائل کا ایسا حل پیش کرتے ہیں کہ پھر دنیا انہیں ہمیشہ سنہری الفاظ سے یاد کرتی ہے۔ ایسے لوگ جو صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں انسانیت پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہوتے ہیں۔

شیخ لاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ان شخصیات میں سے ایک ہیں جو دینِ اسلام کو درپیش مسائل کا حل پیش کر کے تجدیدِ دین کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ نے شدت پسندی کے دور میں دین کے اعتدال والے پہلو کو اجاگر کیا۔ دہشت گردی کے خلاف مبسوط فتویٰ جاری فرما کر اس وقت امتِ مسلمہ کا قرض اتارا جب ہر طرف اسلام کو دہشت گرد مذہب کے طور پر متعارف کرایا جارہا تھا۔ شیخ الاسلام نے نہ صرف دہشت گردی کے خلاف فتویٰ دیا بلکہ دہشت گرد نظریات کے خاتمے کے لیے معاشرے کے ہر طبقہ فکر کے لیے امن نصاب بھی متعارف کرایا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ایسے وقت میں تبلیغ اور ترویج و اشاعتِ اسلام کے لیے جدید ذرائع کا استعمال شروع کیا جس وقت ان ذرائع کے استعمال پر کفر کے فتوے صادر ہورہے تھے۔ جس وقت مسلمان آپس میں ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگا رہے تھے، اس وقت آپ نے نہ صرف امتِ مسلمہ کے مختلف مذاہب میں اتحاد و یگانگت کی بات کی بلکہ مختلف ادیان کو قریب لانے میں بھی کلیدی کردار ادا کیا۔

آپ نے جہاں دینی، سیاسی، معاشی، معاشرتی، سماجی اور عمرانی میادین میں نمایاں اور ناقابلِ فراموش خدمات انجام دیں، وہاں بدلتے حالات اور تقاضوں کے مطابق احکامِ شرعی میں تبدیلی اور ”انتقال بین المذاہب“ پر بھی اپنا نقطۂ نظر پیش کیا۔

زمانے اور حالات کے مطابق شرعی احکام میں تبدیلی کا مؤقف زمانے کی ترقی کے تناظر میں بہت سے مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں شیخ الاسلام کی حال ہی میں پاکستان بھر سے آئے علماء، فقہا، محدثین، اساتذہ اور طلبہ کے ساتھ فرمائی گئی گفتگو میں سے چند اقتباسات پیشِ خدمت ہیں۔

دینِ اسلام: ہمہ گیر و عالمگیر دین

شیخ الاسلام و مجددِ رواں صدی دینِ اسلام کی عالمگیریت اور ہمہ گیریت کے تناظر میں بیان فرماتے ہیں کہ

اِسلام ابدی دین ہے اور اس کے اَحکام کو بھی بقا اور دوام حاصل ہے۔ اِس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اِس کے اَحکام اُلوہی حکمت پر مبنی ہیں جو دائمی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے اِس کی جملہ تعلیمات اور اَحکامات کے اندر آفاقی وسعت اور ہمہ گیریت رکھی ہے، جس کے باعث یہ تمام زمانوں کے حالات کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کی قدرتی صلاحیت رکھتا ہے۔ تیسری وجہ یہ

ہے کہ اِس کے اَحکامات کے اندر شارع کی طرف سے نرمی، سہولت اور لچک کی وسیع گنجائش رکھی گئی ہے، جس کے سبب سے بدلتے ہوئے زمانوں کے حالات و واقعات میں کارفرما حکمی اور حکمتی تغیر وتبدل کو اپنے اندر سمو لینے کی بڑی اِستعداد موجود ہے۔

زندگی جمود اور تعطّل نہیں بلکہ تحرّک اور تغیّر و تبدّل کا نام ہے۔ تغیراتِ زمانہ اور اِنقلاباتِ اَحوال زندہ اور بیدار قوموں کے لیے مہمیز کا کام کرتے ہیں۔ اسلامی قوانین ہر زمانے کے بدلتے ہوئے حالات و عادات اور اَحوال وظروف کے مطابق اِنسانوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ ان قوانین میں اللہ تعالیٰ نے اتنی خوش گوار لچک رکھی ہے کہ ان میں ہر دور کے تقاضوں کو پورا کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ اسلامی قوانین کی بنیاد حکمت و مصالح، بندوں کی دنیاوی بہتری اور اُخروی فلاح پر ہے۔ وہ اَحکام جو معاملات سے تعلق رکھتے ہیں ان میں بالخصوص مصلحتِ عامہ کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ مصلحت اور عِلّت، زمانہ اور حالات کے بدل جانے سے تبدیل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا جب بنیاد بدل جائے تو اَحکام کا بدلنا بھی ناگزیر ہو جاتا ہے۔ اس لیے احکام المعاملات کو زمانے کی بدلتی ہوئی حکمتوں اور علتوں پر پرکھا جائے گا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہر وہ قانون جو فرد یا افرادِ معاشرہ کو ظلم و جور سے محفوظ رکھنے کے لیے بنا ہے، اس میں فیصلے کے وقت معاشرے کی موجودہ صورتِ حال اور بدلتے حالات کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے۔ جس جس انداز میں فرد اور معاشرے کے حالات و واقعات میں تبدیلی واقع ہوتی ہے، اِسی انداز اور تناسب سے ان قوانین میں بھی تبدیلی کی گنجائش موجود ہوتی ہے۔ بالفاظ دیگر بدلتے ہوئے حالات کے مطابق تبدیلی ہی ان قوانین کو بقاء و دوام، عوامی افادیت اور بین الاقوامی مقبولیت کا حامل بناتی ہے ورنہ جمود، اسلامی قوانین کو متحرک انسانی زندگی سے کاٹ کر لا تعلق کر دے گا۔ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ اب قانون وضع کرنے یا نافذ کرنے میں بات صرف حاجت وضرورت کی نہیں رہی بلکہ جلبِ منفعت اور دفعِ مضرّت کا سوال ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو ایسے بے لچک قوانین ایک مخصوص زمانے، علاقے اور طبقے تک ہی محدود ہو کر رہ جاتے ہیں۔

مصلحتِ عامہ اسلامی قوانین کی spirit اور بنیاد ہے۔

اِس بنیادی اُصول سے مراد یہ ہے کہ نفوسِ انسانی کے متعلق اللہ تعالیٰ کی اس عنایت اور اہتمام کو جان لیا جائے، جس کے پیشِ نظر انسانوں کے اخلاق و اعمال کی اصلاح و تہذیب اور ان کی زندگی کے جائز اَحوال و واقعات کے لیے نرمی، وسعت اور سہولت کی فراہمی ہے۔ فقہ اسلامی کے تمام قوانین اور قواعد و ضوابط کی اصل بنیاد یہی حکمت و مصلحت ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی سے زمانہ اور حالات کی تبدیلی کے ساتھ قوانین میں رعایت کا ثبوت بکثرت واضح طور پر ملتا ہے۔ ان نظائر (precedences) کو خلفائے راشدین نے بھی اپنے عدالتی فیصلوں میں مدِ نظر رکھا۔ پھر تابعین اور تبع تابعین کے دور میں بالخصوص اس موضوع پر قوانین بنائے گے اور لَا یُنْکَرُ تَغَیُّرُ الْأَحْکَامِ بِتَغَیُّرِ الْأَزْمَانِ (زمانہ بدلنے سے اَحکام کا بدل جانا ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے) ایک باقاعدہ اصول بن گیا، جس پر فقہ حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی کے ائمۂ مجتہدین نے اپنی کتبِ فقہ میں باقاعدہ ابواب قائم کیے اور اس اصول کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کے لیے عظیم نعمت اور برکت قرار دیا، قاضیان عظام اور مفتیانِ کرام کے لیے فیصلہ یا فتویٰ سنانے کے لیے ضروری قرار دیا کہ انہیں اس علاقے، ملک یا طبقے کے معروضی حالات اور مخصوص واقعات کا علم ہو، جن کا مسئلہ زیرِ بحث ہے۔ اِسی طرح جس وقوعہ یا قضیہ کی نسبت عدل و اِنصاف کی فراہمی کے لیے حکم شرعی کا اِستنباط یا اِطلاق مقصود ہے، اس کے تمام وقائع، عوامل، محرکات اور جملہ ظاہر ومخفی متعلقات کا بجمیع وجوہ احاطہ و اِدراک بھی ناگزیر ہے، تاکہ ہر واقعہ کے اپنے مخصوص حالات و واقعات کی روشنی میں اس کے لیے متعلقہ حکم وضع کیا جاسکے۔ انسانی معاشرہ، مخصوص حالات اور قانون کا باہمی سہ جہتی رشتہ نہ جاننے کے باعث مفتیانِ کرام اور قاضیانِ عظّام میں غلط فہمی پیدا ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے اسلامی قانون سازی یا اِطلاقِ حکم کا دائرۂ کار محدود ہونے کا خطرہ ہے۔ اگر تبدیلی کی اِس گنجائش کو ختم کر دیا جائے تو شریعت جامد ہو کر رہ جائے گی۔

فلاحِ عامہ کے قوانین میں تبدیلی کے اصول کا قرآن مجید سے استنباط

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا یہ طرۂ امتیاز ہے کہ قرآن مجید سے استنباط میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ آپ قرآن کی مندرجہ ذیل آیت سے جس اچھوتے انداز اور حکمت و دانائی سے تغییر الحکم کا مسئلہ اخذ کرتے ہیں، اس پر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

یہ امر ذہن نشین رہے کہ فلاحِ انسانیت کے جملہ عام قوانین میں حالات و واقعات کے تناظر میں تبدیلی کا اصول خود شارع یعنی اللہ رب العزت نے کتابِ مبین میں بیان فرمایا ہے۔ لچک، وسعت، تغیّر اور ابدیت و آفاقیت کے اس اصولِ تبدیلی کے بارے میں شارع (اللہ تعالیٰ) کا فرمان ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا. (المائدة، ٣/٥)

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو (بطور) دین (یعنی مکمل نظام حیات کی حیثیت سے) پسند کر لیا۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ رب العزت نے استنباط احکام کے تین بنیادی اصول و قاعدے بیان فرمائے ہیں، جنہیں دین کے تین Version/Edition بھی کہا جا سکتا ہے۔ ذیل میں موضوع کی مناسبت سے اس آیت کریمہ کی وضاحت درج کی جا رہی ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ: (آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا)

آیت کے اس پہلے حصے میں دین کا پہلا ایڈیشن/Version بیان ہوا ہے، جس میں اللہ رب العزت نے دین کی تکمیل کا پیغام دیا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب یہ دین قیامت تک آنے والے لوگوں کی رہنمائی کے لئے ہے، تو پھر اس آیت کے نزول کے وقت تکمیلِ دین سے کیا مراد ہے؟۔ کیا دین اُس دور کے لئے مکمل کیا گیا یا قیامت تک کے آنے والے ہر دور میں انسانی زندگی کی رہنمائی کے لئے ایک مکمل دین ہے؟ لازمی بات ہے کہ دینِ اسلام قیامت تک آنے والی انسانیت کے لیے رہنمائی کا ساماں اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر احکامِ شرع کو ہر دور کی انسانی زندگی کے لئے مکمل کیا گیا ہے، تو کیا انسانی زندگی اپنے خواص، احوال، ضروریات، کیفیات، معاشرتی، معاشی اور سیاسی ظروف و احوال اور ضروریاتِ شرع کے اعتبار سے چودہ سو سال گذر جانے کے بعد اُسی جگہ کھڑی ہے، جہاں چودہ سو سال پہلے اِس آیت کے نزول کے وقت کھڑی تھی یا تحرّک وتغیّر پذیر ہے؟ یہ امر بھی واضح ہے کہ زندگی ہر آن و لحہ حرکت اور تبدیلی کی طرف گامزن ہے۔

مذکورہ دونوں سوالات اور ان کے جوابات کے تناظر میں اگر ہم تکمیلِ دین کا معنیٰ نزولِ آیت کا وقت لیں، تو اس سے ایک طرف احوال وظروفِ زندگی میں تحرّک وتغیّر کے بجائے، جمود کا ثبوت ملے گا اور دوسری طرف دین کی آفاقیت و ابدیت بھی متاثر ہو گی۔ عملی صورت میں انسانی زندگی تحرّک و ارتقا پذیر ہے۔ اگر ہر دور کی انسانی زندگی کے تحرّک وتغیّر کے ساتھ احکامِ شرع میں بھی تغیّر وتبدل نہ ہو، تو دین ہر زمانے میں ''اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ'' کا آئینہ دار نہیں رہے گا۔

اگر زندگی تغیّر پذیر ہو، مگر تعلیمات و احکامِ دین کے اندر بدلتے زمانے کے ساتھ تغیّر وتبدّل کا امکان نہ ہو تو پھر دین اور زندگی ایک ساتھ نہیں چل سکتے۔ گویا بدلتے حالات کے ساتھ احکام کا بدلنا ہی دین میں تکمیل کے پہلو کو اجاگر کرتا ہے۔ اگر دین اور زندگی کو ایک ساتھ چلنا ہے، تو پھر دین میں بدلتے حالات و عادات کے ساتھ چلنے کی بنیادی صلاحیت کا ہونا بھی ضروری ہے۔

وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ: اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی

آیت کریمہ کا دوسرا حصہ دین کا دوسرا ایڈیشن/Version ہے۔ اِس حصہ میں اللہ رب العزت نے واضح فرما دیا ہے کہ انسانیت پر اس کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اُس نے ہمیں دین جیسی عظیم نعمت بطور دستور حیات عطا کی ہے اور انسانی معاشرے کے لیے دین سے بڑھ کر کوئی عظیم نعمت نہیں ہوسکتی۔ اگر دُنیا کے کسی علاقے، ملک یا زمانے کے بدلتے حالات میں عامۃ الناس احکام دین سے مستفید نہ ہو

سکے، تو ایسی صورتِ حال میں دین اُن کے لئے نعمت نہیں ہو سکتا۔ جس طرح انسان آقا ﷺ کے دورِ اقدس میں بدلتے حالات میں احکام کی تبدیلی سے فیض یاب ہوتے تھے، اگر آج کا انسانی معاشرہ بھی اُسی انداز میں دین سے فیض یاب نہ ہو سکے، تو ایسی حالت میں دین اُس کے لیے نعمت نہیں ہو سکتا۔ اگر دین ہر زمانے کے لئے نعمت ہے، تو اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ انسانی زندگی ہر زمانے میں دین سے یکساں مستفید ہوتی رہے۔ دین ایک دائمی نعمت تبھی بنے گا، جب وہ ہر زمانے اور ہر قسم کے حالات و واقعات میں اپنے ماننے والوں کی نہ صرف راہنمائی کرے گا بلکہ اُنہیں عمل کرنے کے لیے آسانی بھی عطا فرمائے گا۔

وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا: اور تمہارے لیے اسلام کو (بطور) دین (یعنی مکمل نظام حیات کی حیثیت سے) پسند کر لیا آیت مبارک کا یہ حصہ دین کا تیسرا ایڈیشن ہے۔ اس حصے میں ضمیر 'لکم' کے تعین سے دین کی آفاقیت و ابدیت متعین ہو جاتی ہے۔ اگر 'لکم' کا مخاطب نزولِ آیت کے زمانے کے لوگ یا معاشرہ یعنی صحابہٴ کرام کو لیا جائے، تو اِس صورت میں دین کے جمود کا تصور ابھرتا ہے کہ شاید یہ اُسی دور کے لوگوں کے لیے بطور دین پسند کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں۔ اس لیے کہ 'لکم' کا مخاطب صرف صحابہٴ کرام نہیں بلکہ قیامت تک کا انسانی معاشرہ ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ اِس حصہٴ آیت کا واضح مطلب یہ ہے کہ قیامت تک کے انسانی معاشرہ کے لئے دین کو بطور نظامِ زندگی چُن لیا گیا ہے۔ وہ دین اللہ کا منتخب نظامِ زندگی نہیں بن سکتا، جو ہر دور کی بدلتی ضروریات کی کفالت نہ کر سکے۔ لہٰذا اِس آیت کے ان تینوں پہلوؤں سے ثابت ہوتا ہے کہ احکامِ شرع میں بدلتے زمانے، احوال، عادات اور ظروف سے عہدہ برآ ہونے کی صلاحیت موجود ہے۔

دین میں آسانی کے پہلو کی مدحت

فلاحِ عامہ کے قوانین میں تبدیلی کے اصول کو قرآن مجید سے مستنبط کرتے ہوئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دین میں آسانی کے پہلو کو اس اصول کی بنیاد کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

دینِ اسلام میں بدلتے زمانے اور تغیرِ احوال کے پیشِ نظر ہر چیلنج کا مقابلہ کرنے اور ہر مسئلہ کے حل کی صلاحیت کے موجود ہونے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس کے جملہ پہلوؤں اور تعلیمات کے اندر اللہ تعالیٰ نے آسانی وسہولت کو مقدم رکھا ہے۔ حتیٰ کہ متعدد آیاتِ قرآنیہ میں اللہ تعالیٰ نے "یُسـر" (آسانی) کو پسندیدہ اور ترجیحی انداز میں بیان فرمایا ہے۔ اس اسلوب سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دین میں آسانی اور وسعت کے پہلو کو پسندیدہ محل میں ذکر فرما کر اسے نرم اور بامروّت (accommodating) دین بنایا ہے اور دوسری طرف اس سے تنگی کا ذکر ناپسندیدہ محل میں کر کے دین کو جمود سے نکالا ہے۔ ارشاد فرمایا:

یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ. (البقرة، ۲/۱۸۵)

اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے دشواری نہیں چاہتا۔ اللہ کا ارادہ ہے کہ تمہارے لیے آسانی پیدا فرمائے، وہ تمہارے لیے تنگی پیدا کرنے کا ارادہ نہیں فرماتا۔

اِس آیت میں یسر (آسانی) کا ذکر محلِ مدحت میں، جبکہ یسر (تنگی) کا ذکر محلِ مذمت میں کیا گیا ہے۔

گویا انسان کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے کہ تنگی سے پریشان نہیں ہونا، ان شاء اللہ بہت جلد آسانی بھی آئے گی۔ اگر دین میں لچک ہوگی اور بدلتے حالات کے ساتھ ہم آہنگی پائی جائے گی تو دین پر عمل کرنا آسان ہوگا اور اگر لچک نہیں ہوگی تو سختی ہوگی۔ آسانی ہمیشہ لچک، متبادل اور گنجائش مانگتی ہے، اِس لیے فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے وسعت، لچک، گنجائش اور آسانی کا ارادہ فرماتا ہے۔

حالات کے بدلنے کی وجہ سے احکامِ دین پر عمل کرنے میں جو مشکل پیش آتی ہے، اللہ رب العزت اُس بوجھ کو ہلکا کر کے دین پر عمل کو آسان بنانا چاہتا ہے۔ عام حالات میں جو نماز فرض تھی حالتِ سفر میں اس قدر نماز کی ادائیگی ذرا مشکل تھی، تو اللہ تعالیٰ نے اِس بوجھ کو ہلکا کر کے چار کے بجائے دو فرض ادا کرنے کا حکم صادر فرما دیا۔ عام حالات میں فرض روزے کو چھوڑنے کی سخت سزا ہے مگر حالتِ سفر، بیماری اور

خضر کی عمر طاہر کو کردے عطا — عمر میری بھی لگ جائے اس کو خدا
دل کی گہرائیوں سے اٹھتی ہے صدا — اس پہ دائم رہے سایۂ کبریا

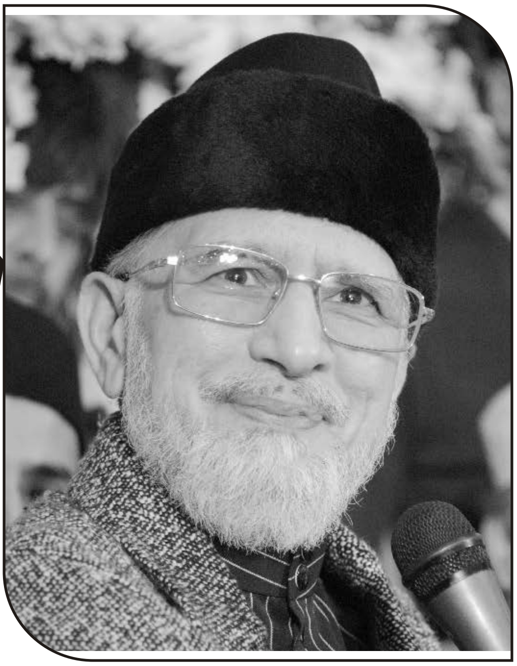

ہم احیائے اسلام
اور تجدید دین کے
عظیم مشن کے
عظیم قائد مجدد رواں صدی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی

کو ان کی 68 ویں سالگرہ کے پرمسرت موقع پر مبارک باد پیش کرتے ہیں

دعا گو ہیں کہ علم و عرفان کی پیکر اس شخصیت کے علمی و روحانی فیض سے امت مسلمہ مستفیض ہوتی رہے

منجانب

میاں ریحان مقبول (جنرل سیکرٹری PAT سنٹرل پنجاب)

بڑھاپے میں اس بوجھ کو ہلکا کر دیا۔

علیٰ ھذا القیاس اگر نظام زندگی میں معاشی، معاشرتی، سیاسی اور سماجی بوجھ تو ہلکے ہو جائیں مگر دین پر عمل کرنے کے اعتبار سے بوجھ ہلکا نہ ہو، تو اللہ تعالیٰ کے اس ارادے کا مطلب کیا ہو گا؟ دین میں آفاقیت و ہمہ گیریت کا مطلب یہ ہے کہ یہ ہر زمانے میں، دُنیا کے ہر کونے میں بسنے والے کی ہر شرعی ضرورت کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کے اندر ہر زمانے کے حالات سے ہم آہنگ ہونے کی قدرتی صلاحیت موجود ہے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بطور شارع، احکام دین میں تغیّرِ زمانی و مکانی اور احوال و عادات کے تغیّر کو سمو لینے کی صلاحیت رکھی ہے اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ زندگی جمود و تعطل نہیں بلکہ مسلسل تحرّک و تغیّر کا نام ہے۔

جس طرح نظام زندگی میں تغیّر و تحرّک رونما ہوتے ہیں اور اجتماعی زندگی میں نئے نئے ظروف و احوال جنم لیتے ہیں، اسی مناسبت سے بدلتے حالات کے ساتھ دین بھی ایسی مطابقت پیدا کرتا ہے کہ بندہ دین پر عمل کرنے میں آسانی محسوس کرے۔

استثنائی و اضطراری حالت

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری زمانہ اور حالات کے بدلنے سے شرعی احکام میں رعایت اور فلاحِ انسانیت کے قوانین میں تبدیلی کے اصول کی تیسری دلیل قرآن مجید سے دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

اللہ رب العزت نے کلیتاً حرام کردہ اشیاء کے شرعی حکم میں بھی احوال و واقعات کے تناظر میں رعایت و تبدیلی عطا فرمائی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةَ وَالدَّمَ وَلَحۡمَ الۡخِنۡزِيۡرِ وَمَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيۡرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضۡطُرَّ غَيۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَيۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ○(البقرۃ، ۲/۱۷۳)

اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ جانور جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو حرام کیا ہے، مگر جو شخص سخت مجبور ہو جائے، نہ تو نافرمانی کرنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر (زندگی بچانے کی حد تک کھا لینے میں) کوئی گناہ نہیں، بے شک اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں (مردار، خون، خنزیر کا گوشت، غیر اللہ کے نام پر ذبح کردہ جانور) کی حرمت بیان کی ہے، جن سے بڑھ کر کائنات میں کوئی چیز حرام اور ناپسندیدہ نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے ان حرام اشیاء کا حکم بیان کرنے کے معاً بعد اضطراری حالت میں اِن اشیاء کا استثنائی حکم بھی بیان کر دیا تاکہ مجبور و بے بس کے لیے آسانی کا پہلو قائم رہے اور اگر کسی کو جان کا خطرہ ہو تو ان حرام اشیاء کو حسبِ ضرورت استعمال میں لا سکے۔ اس سے ہمیں قرآن کی قانون سازی کی حکمت (Quranic Juristic wisdom) کا اندازہ ہوتا ہے۔

دین میں آسانی اور سنتِ رسول ﷺ

زمانہ اور حالات بدلنے سے فتویٰ کے بدل جانے کے اصول کو قرآن مجید سے مستنبط کرنے کے بعد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اس اہم ترین موضوع پر حضور نبی اکرم ﷺ کی سیرتِ مطہرہ سے بھی بیسیوں امثال پیش کیں کہ آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ اس پر شاہد و عادل ہے کہ آپ ﷺ نے احکامات کے بیان میں وسعت، آسانی، نرمی اور لچک کو بہر طور ملحوظ رکھا۔ آپ ﷺ کی حیات مطہرہ کا ہر لمحہ اس امر کا عکاس ہے کہ آپ ﷺ نے احوال و زمن کے تبدیل ہونے پر احکام کو بھی نہ صرف تبدیل کیا بلکہ خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام کی بھی اسی نہج پر تربیت فرمائی۔ اس تناظر میں سنتِ رسول ﷺ کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے شیخ الاسلام فرماتے ہیں:

قرآن مجید کی طرح حضور نبی اکرم ﷺ کے اقوال و افعال اور پوری سیرت طیبہ سے بھی ہمیں ایسے متعدد نظائر ملتے ہیں جن میں ایک طرف تو دین کا آسانی و سہولت والا پہلو آشکار ہوتا ہے، تو دوسری طرف احوال و واقعات کے بدلنے پر شرعی احکام میں رعایت و تبدیلی کا اصول اظہر من الشمس ہو جاتا ہے۔ آیئے اسی ضمن میں احادیثِ مبارکہ کا مطالعہ کرتے ہیں:

حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی حیات ظاہری میں بدلتے حالات اور لوگوں کی عرف و عادت کے مطابق قوانین میں تبدیلی کے ذریعے امت کی رہنمائی فرمائی ہے۔ دین میں آسانی

کے اِس پہلو کا جب آقا ﷺ کی عملی حیاتِ طیبہ سے مطالعہ کرتے ہیں، تو آپ ﷺ کے تشریعی اختیارات میں شرعی قوانین سازی کا (آسانی والا) یہ بنیادی اصول واضح نظر آتا ہے۔

آقا ﷺ کے سامنے جب کسی ایک ہی کام سے متعلق دو احکام یا اختیار (Options) آتے تو آپ ﷺ اُن دو میں سے آسان راہ اختیار فرماتے۔ گویا آپ نے دو (Options) میں سے اپنی زندگی میں آسان عمل اختیار کر کے دین میں لچک اور نرمی کا اصول مہیا کر دیا تاکہ امت کو سنتِ نبوی ﷺ سے دین کی روح کا فہم حاصل ہو سکے۔

۱۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کرنے کی اجازت ملی، تو آپ ﷺ نے آسان کو اختیار فرمایا، جبکہ اس میں گناہ نہ ہو۔

(صحیح بخاری، ۳/۱۲۸۷، رقم/۳۳۸۷)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دین کی اساس یسر (آسانی) پر ہے، عسر (تنگی) پر نہیں۔

۲۔ حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ جب بھی کسی صحابی کو گورنر، مفتی، قاضی یا سپہ سالار بنا کر دوسرے علاقوں کی طرف روانہ کرتے، تو فرماتے:

آسانی پیدا کرو، مشکل میں نہ پھنساؤ۔ خوش رکھو اور متنفر نہ کرو۔ (صحیح بخاری، ۱/۳۸، رقم/۶۹)

لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرنا (یعنی لوگوں کو دین اس طرح دینا کہ اُنہیں خوش خبری لگے، اس طرح پیش نہ کرنا کہ لوگوں کی طبیعتیں دین سے باغی ہو جائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے اس عمل سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ دین کے آسانی کے پہلو کو مدِ نظر رکھ کر لوگوں کو دین کی طرف راغب کریں، مشکل میں ڈال کر متنفر نہ کریں۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی مسجدِ نبوی میں قضائے حاجت کے لیے بیٹھ گیا، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اسے روکنے لگے، تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو دین سکھاتے ہوئے فرمایا:

اے صحابہ! آپ کو آسانی پیدا کرنے والا بنایا گیا ہے، نہ کہ تنگیاں اور مشکلیں پیدا کرنے والا۔

(صحیح بخاری، ۱/۸۹، رقم/۲۱۷۔)

جو دین آقا ﷺ نے امت کو عطا کیا اور جس کے حاملین جماعتِ صحابہ کو بنایا، اُنہیں دین کا آسانی پر مبنی فہم بھی عطا کیا۔ حضور ﷺ کے اس فرمان سے بھی صاف عیاں ہو رہا ہے کہ آپ ﷺ نے دین کا جو فہم و تصور دیا، وہ وسعت، لچک، نرمی اور آسانی پر مبنی تھا اور یہی وہ بنیادی عناصر ہیں، جو بدلتے ہوئے احوال و واقعات کے تناظر میں شرعی احکام میں رعایت اور تبدیلی کے متقاضی ہیں۔

اَفضل ترین عمل کے بارے میں اِستفسار پر حضور ﷺ کے مختلف جوابات

حضور نبی اکرم ﷺ سے مختلف اوقات میں سب سے افضل اور اَعلیٰ عمل کے بارے میں دریافت کیا جاتا رہا ہے۔ کبھی آپ ﷺ بغیر سوال کے از خود ہی بعض اُمور کے بارے میں آگاہ فرما دیا کرتے تھے۔ مگر سائلین کے مختلف حالات، طبائع اور ضروریات کے اعتبار سے آپ ﷺ نے مختلف جوابات دیے ہیں۔ اگر ہم ان سب سے علی الاطلاق ایک دلیل یا ایک حکم اَخذ کرنے لگیں تو یہ اَمر کسی عمل کو سب پر فضیلت دینے میں تضاد اور تناقض کا باعث بن جائے گا۔ اس کی چند مثالیں حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔

پھر کہا گیا: اس کے بعد سب سے اَفضل عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد۔

پھر کہا گیا: اِس کے بعد کون سا عمل افضل ترین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حج مبرور (مقبول حج)

(صحیح بخاری، ۲/۵۵۳، رقم/۱۴۴۷)

۲۔ اسی طرح ایک اور موقع پر آپ ﷺ سے پوچھا گیا:

اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ (راوی کہتے ہیں کہ

صحابی حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ نے دوبارہ) عرض کیا: پھر کون سا (عمل افضل ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین سے حسنِ سلوک کرنا۔ اُنہوں نے عرض کیا: پھر کون سا (عمل بہترین ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔

(صحیح بخاری۔ ۵/۲۲۲۷، الرقم/۵۶۲۵)

۳۔ حضرت ابو امامہ الباہلی ﷺ بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے کسی ایسے عمل کا حکم فرمائیں، جسے میں آپ ﷺ سے (بطور نصیحت) لازم پکڑ لوں۔ آپ ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا:

روزہ کو لازم پکڑو۔ بے شک اس کی مثل کوئی اور عبادت نہیں ہے۔ (سنن نسائی، ۴/۱۶۵، رقم/۲۲۲۰)

۴۔ ایک موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن کس صاحبِ عمل کا درجہ سب سے بلند ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے مردوں اور ذکر کرنے والی عورتوں کا۔ (سنن ترمذی، ۵/۴۵۸، رقم/۳۳۷۶)

اس کے علاوہ دیگر احادیث جو اِسی طرح کے مضمون کی حامل ہیں، یہ واضح کرتی ہیں کہ ایسے اَحکام میں بیان کردہ تفصیلات علی الاطلاق نہیں ہوتیں۔ ایسے بہت سے اَحکام لوگوں کے ظروف، حالات اور واقعات کے پیشِ نظر بدلتے رہتے ہیں اور ان کا اِطلاق و نفاذ بھی مختلف حالات میں مختلف طریقے سے کیا جاتا ہے۔ یہ اُصول اِسلامی اَحکام کی بنیادی حکمتوں اور مصلحتوں میں سے ہے۔ اور یہ کہ مصلحت اور حکم طبقات اور اَحوال کے بدلنے سے بدل جاتا ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے تشریعی خصائص سے فقہی اصول کا استنباط

افضلیت کے باب میں اگر ان مذکورہ احادیث کو جمع کر دیا جائے اور ان سے علی الاِطلاق ایک ہی اصول و قاعدہ کے تحت حکمِ افضلیت اخذ کرنے کی کوشش کی جائے، تو احادیث میں تناقض و تضاد آ جائے گا جو کہ مقام و شانِ مصطفیٰ ﷺ کے منافی ہے، نیز ہمارے لیے ان میں سے کس عمل کو افضل قرار دینے میں بھی مشکل پیش آئے گی۔ اس ظاہری تضاد کو ختم کرنے کے لیے سائلین کے احوال کی رعایت کو مدِنظر رکھنا ہو گا۔ آپ علیہ السلام نے ہر سائل کو وہ عمل افضل بتایا، جس کی اس میں کمزوری تھی۔ اگر کسی میں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ پر ایمان میں کمزوری تھی، تو اس کے لیے ایمان کو افضل قرار دیا۔ اگر کسی میں جہاد کا جذبہ کم پایا جاتا تھا تو اسے جہاد کی ترغیب کے لیے جہاد افضل قرار دیا۔ کسی میں نماز کی پابندی نہیں تھی تو اس کے لیے نماز افضل عمل قرار پائی۔ اگر کوئی والدین کا ادب کرنا نہیں جانتا تھا تو اس کے لیے والدین کا ادب افضل تھا۔

۱۔ اسی طرح ایک صحابی کے حال کے مطابق اس کے مال میں برکت کی دعا دے دی اور دوسرے نے بھی اس دعا کی درخواست کی تو اس کے حال کے مطابق فرما دیا کہ بس اتنا ہی کافی ہے۔

۲۔ جب لوگوں کے مالی حالات اچھے نہ تھے تب فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں رکھ سکتے، مگر جب آسودگی آ گئی تو فرمایا: اب تین دن سے زیادہ بھی رکھ سکتے ہیں۔

۳۔ کسی کا حال دیکھا کہ اس کے پاس قربانی کرنے کا کوئی جانور نہیں اور نہ خرید سکتا ہے تو چھ ماہ کے بکری کے بچے کی قربانی بھی اس کے لیے جائز قرار دے دی۔

۴۔ اسی طرح آپ ﷺ نے ایک دفعہ روزہ توڑنے کا کفارہ بھی روزہ توڑنے والے کے معاشی حالات کے مدِنظر اسے ہی دے دیا۔

۵۔ قرآن میں قطعِ ید کا قطعی حکم موجود ہے مگر کیوں کہ سفر میں حالات بدل جاتے ہیں اس لیے آپ ﷺ نے ہاتھ کاٹنے کی حد مؤخر کر دی۔ ارشاد فرمایا:

لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي السَّفَرِ.

سفر میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

(أبو داود، السنن، كتاب الحدود، بَابُ فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ فِي الْغَزْوِ أَيُقْطَعُ، ٤/١٤٢، الرقم/٤٤٠٨)

۶۔ مرد کے لیے ریشم حرام ہے مگر کسی کو حالات وظروف کی تبدیلی کے پیشِ نظر ریشم پہننے کی اجازت دے دی۔

علیٰ ھذا القیاس جس میں جس عمل کی کمی دیکھی یا اس کے لیے جو مناسب جانا، وہی عمل اس کے لیے افضل قرار

دے دیا۔سائل کا جو حال ہوتا، آپ ﷺ اسی حال کے مطابق جواب عطا فرماتے۔ گویا جیسے سائلین کے احوال بدل رہے تھے، ویسے ہی حکمِ شرعی میں بھی تغیّر و تبدل ہو رہا تھا۔

مندرجہ بالا امثلہ سے کسی کا ذہن اس طرف نہ جائے کہ یہ تو حضور نبی اکرم ﷺ کے تشریعی خصائص ہیں۔ لہٰذا ہم تو اس طرح کی تبدیلی کا قطعًا کوئی حق نہیں رکھتے، خواہ حالات کیسے بھی ہوں۔ یہ بات حقیقت ہے کہ جو شان آپ ﷺ کی ہے وہ قیامت تک کسی کی نہیں ہوسکتی مگر ہم ان احادیثِ مبارکہ سے قانون اور اصول اخذ کر رہے ہیں کہ وہ کون سی حکمت تھی جس کے پیشِ نظر آپ علیہ السلام نے احکام شرع میں اتنی لچک دکھائی کہ اصل حکم کے بالکل برعکس حکم بھی صادر فرما دیا گیا:

حضور ﷺ کا خاصہ ہونے کے باوجود، ان امثلہ سے ہمیں یہ قاعدہ و اصول ملتا ہے کہ جیسے جیسے احوال بدل جاتے ہیں ویسے ویسے حکم بھی بدل جاتا ہے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں تغیرِ حکم کی مثالیں

خلیفۂ دوم حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اِسلامی سلطنت بہت قوی الاقتدار تھی، جس میں رعایا کے حقوق اور مصالح کا بدرجۂ اتم خیال رکھا جاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پورا دور عظیم الشان فتوحات اور نمایاں تغیرات سے مملو تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نئی نئی ضروریات پیدا ہوگئیں اور پرانے رسوم و رواج بدل گئے۔ اس لیے حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعض اَحکام بتقاضاے ضروریات وحسبِ رواج تبدیل کرنے پڑے۔

۱۔ آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں چوری، غربت و مفلسی کے پیشِ نظر، قطعِ ید کی سزا معطل اور اس کے مالک کو دوگنا قیمت ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔

۲۔ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ گردشِ زمانہ سے نئے نئے مسائل پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ان بدلے ہوئے حالات میں اگر منصوص اَحکام کے ظاہر پر ہی اُمورِ حیات کو موقوف رکھا جائے اور اَحکامِ شرعیہ میں تغیّرِ حالات کی رعایت کو نظر انداز کر دیا جائے تو لوگ سخت مشکلات میں مبتلا ہو جائیں گے۔ نصوصِ شرعیہ سے یقیناً حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی آگاہ تھے، مگر تغیّر پذیر حالات سے پیدا ہونے والے مسائل سے نپٹنے کے لیے اُنہوں نے حالات کی رعایت کے تحت تغیّرِ حکم کی مناسب تدابیر اِختیار کی تھیں۔

قرآن مجید میں ہر کتابیہ عورت سے نکاح کی اجازت موجود ہے مگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیاستِ شرعیہ کی حکمت کے تحت کتابیہ عورت سے نکاح کی ممانعت کر دی۔ اس مسئلہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے امام محمد بن حسن الشیبانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک یہودیہ عورت سے شادی کر لی، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو لکھا:

میں آپ کو تاکیداً حکم دیتا ہوں کہ میرے اِس مکتوب کو پس پشت نہ ڈال دینا بلکہ اس کتابیہ خاتون کو فوری طور پر آزاد کردو۔ مجھے خدشہ ہے کہ مسلمان تمہاری اِقتدا کریں گے اور وہ بھی اَہل ذمہ کی عورتوں کی خوب صورتی کے سبب انہیں اپنائیں گے اور سیاسی و انتظامی مشکلات کے جال میں پھنس جائیں گے۔ مزید برآں یہ چیز مسلمان عورتوں کے لیے بھی فتنہ کا باعث بنے گی۔

(محمد بن الحسن الشيباني، كتاب الآثار، ۱/۳۹۴، الرقم/۴۱۲)

۳۔ اگر شوہر اپنی بیوی کو ایک ہی نشست میں تین بار طلاق دے دیتا تو عہدِ نبوی ﷺ، عہدِ صدیقی اور اوائل عہدِ فاروقی میں وہ ایک ہی طلاق شمار ہوتی تھی۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں نے تین بار طلاق دینے کے حق کو استعمال کرنے میں عجلت شروع کر دی ہے، جس میں ان کے لیے مہلت دی گئی تھی۔ لہٰذا اگر ہم بیک وقت دی گئی تین طلاقوں کو تین ہی کے طور پر نافذ کر دیں تو بہتر ہوگا۔ شاید لوگ اس کے نقصان کے باعث احتیاط کرنے لگیں۔ پھر آپ نے تین طلاقوں کے حکم کو نافذ کر دیا۔

(صحیح مسلم، ۲/۱۰۹۹، رقم/۱۴۷۲)

گویا رواج یا لوگوں کا مزاج بدل جانے کے باعث اُنہیں اِس اَمر سے روکنے کی خاطر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سخت حکم اپنانے کی تدبیر اختیار فرمائی۔

آج کے روز تری نذر کروں کیا جاناں
جان تو پہلے ہی تیرے نام لگا رکھی ہے
اے مری صبح کے تارے تیری خاطر میں نے
اپنے ہر سانس کے ہونٹوں پہ دعا رکھی ہے

ہم

احیائے اسلام واصلاح احوال کے
عظیم داعی، سفیرِ امن

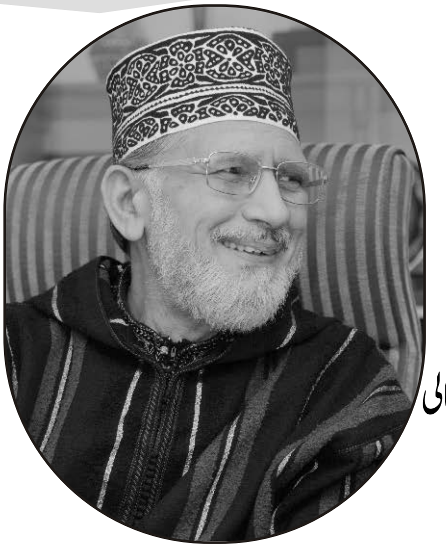

شیخ الاسلام
ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی

کو 68 ویں سالگرہ کے موقع پر **ہدیہ تہنیت** پیش کرتے ہیں

تجدیدِ دین کے لئے کی جانے والی ان کی
جملہ علمی و تحقیقی کاوشوں کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ اس عظیم مصطفوی مشن کو ان کی
قیادت میں کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین

منجانب

بشارت جسپال (صدر PAT سنٹرل پنجاب)

تغیّرِ اَحکام کے بارے میں فقہاء کی تصریحات

تمام فقہاء کرام نے ''لَا يُنْكَرُ تَغَيُّرُ الْأَحْكَامِ بِتَغَيُّرِ الْأَزْمَانِ (زمانہ بدلنے سے اَحکام کا بدل جانا ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے)'' کے قاعدے کے تحت مختلف حالات و واقعات کے تناظر میں اَحکام کے تبدیل ہو جانے کے فتاویٰ جاری کیے تاکہ مصلحتِ عامہ کا شرعی مقصد فوت نہ ہو جائے۔

۱۔ امام اَعظم ابو حنیفہ (م۱۵۰ھ) کے حوالے سے امام علاء الدین الکاسانی (م۵۸۷ھ) لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ اپنے دور میں گواہ کے ظاہراً عادل ہونے پر اکتفاء کرتے ہوئے مستور الحال یعنی غیر معروف شخص کی گواہی کو جائز قرار دیتے تھے، مگر امام ابو یوسف اور امام محمد نے بعد ازاں اس قسم کی گواہی سے منع کر دیا، کیوں کہ ان کے دور میں لوگوں کے عمومی اَخلاقی حالات بدل چکے تھے۔

امام کاسانی ''بدائع الصنائع'' میں لکھتے ہیں:

''فقہاء کے مابین بیان کردہ اختلاف، اختلافِ زمانی ہے نہ کہ حقیقی اختلاف؛ کیوں کہ امام اَعظم ابو حنیفہ کا زمانہ خیر و صلاح کا زمانہ تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ زمانہ تابعین کا تھا، جن کی اچھائی کے بارے میں خود حضور نبی اکرم ﷺ نے گواہی دیتے ہوئے فرمایا تھا: میری امت میں بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ جو اس کے بعد کے زمانے کے ہیں اور پھر وہ جو اس کے بعد کے زمانے کے ہیں(یعنی تابعین)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان اَدوار کے بعد جھوٹ ظاہر ہوگا۔ گویا امام ابو حنیفہ کے دور کے لوگوں میں صالحیت اور راست بازی کا غلبہ تھا، اس لیے اس دور کے لوگوں کے چھپے ہوئے حال کے بارے میں بالعموم سوال اور تفتیش کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ پھر زمانہ بدل گیا اور صاحبین کے زمانے میں اَخلاقی فساد ظاہر ہونے لگا، اس صورت میں بدلے ہوئے حالات کے مطابق گواہوں کی عدالت کے بارے میں چھان بین کے لیے سخت قواعد اپنا لیے گئے۔''

(الكاساني، بدائع الصنائع، ۲۷۰/۶)

۲۔ امام ابو الحسن احمد بن محمد القدوری (م۴۲۸ھ) تغیر الاحکام کے حوالے سے لکھتے ہیں:

اگر کسی ملک/ شہر میں کوئی خاص عادت (custom or usage) رائج ہے تو حکم اُس معروف عادت کے مطابق ہوگا، لیکن جب عادت بدل جائے گی تو حکم بھی تبدیل ہو جائے گا۔

(القدوری، الموسوعة الفقهية المقارنة المسماة ب: التجريد، كتاب الأيمان، ۶۴۵۶/۱۲، المسألة/۱۵۸۱، الرقم/۳۱۹۷۹)

۳۔ امام ابن نجیم (م۹۷۰ھ) ''البحر الرائق شرح كنز الدقائق'' میں لکھتے ہیں:

اَحکام عرف پر مبنی ہوتے ہیں۔ ہر علاقے اور ہر زمانے میں اُس کے عرف کا اِعتبار کیا جاتا ہے (یعنی حالات بدل جانے سے حکم بدل جاتا ہے)۔

(ابن نجیم، البحر الرائق شرح كنز الدقائق، ۱۴۸/۶)

۴۔ ابن عابدین شامی (م۱۲۵۲ھ) اپنی معروف کتاب ''رد المحتار'' میں ''تغیر الاحکام'' کے بارے میں لکھتے ہیں:

اگر مجتہد کی زندگی میں عرف بدل جائے تو یہ تبدیلی بذاتِ خود حکم کی تبدیلی کے لیے نص کا کام دیتی ہے۔

(ابن عابدین الشامی، رد المحتار علی الدر المختار، ۱۷۷/۵)

ایک اور مقام پر اپنی رسالے ''نَشْرُ الْعُرْفِ فِيْ بَنَاءِ بَعْضِ الْأَحْكَامِ عَلَى الْعُرْفِ'' میں لکھتے ہیں:

شرائطِ اجتہاد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ قاضیانِ عظام اور مفتیانِ کرام لوگوں کی عادات سے آشنا ہوں کیوں کہ بہت سے اَحکام تغیر زمانہ کے باعث لوگوں کے رسم و رواج کی تبدیلی سے یا کسی نئی پیش آمدہ ضرورت کی وجہ سے یا اس دور کے لوگوں کی زندگی میں فساد انگیزی کے سبب تبدیل ہو جاتے ہیں۔

(محمد آمين آفندی، مجموعة رسائل ابن عابدين (نشر العرف في بناء بعض الأحكام على العرف)، ۱۲۵/۲)

۵۔ دورِ جدید کے معروف حنفی فقیہ شیخ مصطفیٰ الزرقاء اپنی کتاب ''شرح القواعد الفقهية'' میں لکھتے ہیں:

زمانوں کے بدلنے سے احکام کے بدلنے کا انکار نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ یہاں زمانوں کے بدلنے سے مراد اَہلِ زمانہ کے عرف وعادت (usage, custom and

circumstances) کا بدل جانا ہے۔ جب ان کا عرف و رواج اور عمومی عادت کسی خاص حکم کا تقاضا کرتی تھی تو وہ حکم اسی کے مطابق ہوتا تھا۔ جب وہ عرف و عادت کسی مختلف طریقے یا نہج میں بدل گئی تو حکم اسی کی موافقت میں بدل جائے گا جس کی طرف وہ عرف و عادت منتقل ہوگئی ہے۔

(مصطفی الزرقا، شرح القواعد الفقهية، ۱/۲۲۷)

۶۔ امام مالک بن انس نے اپنے فتاویٰ کی بنیاد اپنے زمانے کے اَحوال اور عرف پر رکھی۔ جیسا کہ امام قاسم بن عبد اللہ بن الشباط (م۷۲۳ھ) لکھتے ہیں:

امام مالک کا اپنے زمانے کے عرف پر فتویٰ کی بنیاد رکھنا ظاہر و باہر ہے۔ اور آپ کا یہ قول کہ عرف کے بدلنے سے فتویٰ اور حکم بدل جاتا ہے، بالکل درست ہے۔

(ابن الشباط، إدرار الشروق على أنوار الفروق على حاشية أنوار البروق في أنواء الفروق للقرافي، ۳/۱۷۵)

۷۔ امام ابو عبد اللہ المازری، زمان و مکان اور عادات و احوال کی وجہ سے فتویٰ کے بدلنے پر فرماتے ہیں:

اگر مفتی یا قاضی کے پاس (کسی دوسرے علاقے سے) کوئی شخص (طلاق کے باب میں) اِس قسم کے کسی لفظ کے حوالے سے فتویٰ پوچھنے یا حکم لینے کے لیے آئے اور مفتی کے علاقے یا ملک میں ان الفاظ کے ساتھ دی جانے والی طلاق کو تین طلاقیں سمجھا جاتا ہو۔ یا اس کے علاوہ دیگر ایسے احکام کا معاملہ ہو (جن میں ایک علاقے اور دوسرے علاقے کے حالات میں عرف و عادت کی وجہ سے اختلاف ہو سکتا ہو)۔ الغرض ایسے مسائل کے بارے میں فتویٰ پوچھا جائے تو مفتی (دوسرے علاقے کے سائل کو) اپنے علاقے کے حالات کے مطابق فتویٰ نہ دے، بلکہ سائل سے پوچھے کہ وہ کس علاقے یا ملک سے ہے اور پھر اُس علاقے کے حالات و ظروف کے مطابق فتویٰ دے (اگرچہ اس مفتی کے اپنے علاقے کے حالات میں اس مسئلہ کا فتویٰ مختلف ہی کیوں نہ ہو)۔

(القرافي، أنوار البروق في أنواء الفروق، الفرق الأول، ۱/۱۲۸، الرقم/۲۳۶)

۸۔ ابنِ قدامہ مقدسی لکھتے ہیں کہ حسین بن بشار، امام احمد بن حنبل کی خدمت میں طلاق کا مسئلہ پوچھنے پیش ہوئے۔ آپ نے جواب دیا کہ ایسا کرنے والا حانث ہوگا۔ سائل نے ان سے پوچھا کہ اگر کوئی دوسرا مفتی مجھے اس میں آسان حل بتا دے تو اس بارے میں رہنمائی فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: مدینہ منورہ میں رصافہ کے مقام پر مفتیوں کی ایک جماعت ہے، جن کے بارے میں سنا ہے کہ آسانی پر مبنی فتویٰ دیتے ہیں، آپ ان سے فتویٰ لے لیں۔ حسین بن بشار نے پوچھا کیا میرے لیے اس پر عمل کرنا ممکن اور جائز ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں جائز ہے۔ ابن قدامہ لکھتے ہیں کہ (ان کا یہ عمل) فتویٰ کے بعد بھی (دوسرے فتوے پر عمل) کے اختیار پر دلالت کرتا ہے۔

(ابن قدامه المقدسی، روضة الناظر، ۱:۳۸۶)

۹۔ امام ابو العباس القرافی: **’تغير الأحكام بتغير الظروف والأحوال‘** کی بابت فرماتے ہیں:

جب بھی عرف (custom) میں کوئی نئی چیز آئے تو اس کا اعتبار کرو اور جب ختم ہو جائے تو اسے چھوڑ دو۔ ساری عمر کتاب میں لکھی ہوئی سطور میں بند ہو کر نہ رہ جاؤ۔ یعنی اپنے آپ کو عمر بھر کتابوں میں نقل شدہ مسائل تک ہی محدود نہ کیے رکھو (بلکہ زمانے کے بدلتے ہوئے حالات پر خوب نظر رکھ کر علمی تحقیق اور فتاویٰ کو آگے بڑھاتے رہو)۔

(القرافي، أنوار البروق في أنواء الفروق، الفرق الثامن والعشرون، ۱/۳۱۴، الرقم/۸۱۱)

امام القرافی مزید لکھتے ہیں:

محض کتابوں میں نقل شدہ مسائل میں جمود کا شکار ہونا شریعت میں گمراہی کے زمرے میں آتا ہے اور مسلمان اکابر علماء اور اَسلاف کے بیان کردہ مقاصد سے لاعلمی اور جہالت کے مترادف ہے۔ اس قاعدے پر طلاق اور عتاق کی قسمیں اور صریح و کنایہ کے تمام صیغے بھی متفرع ہوتے ہیں کیوں کہ بعض اوقات صریح، کنایہ میں بدل جاتا ہے اور اسے نیت کی محتاجی ہوتی ہے اور بعض اوقات کنایہ، صریح بن جاتا ہے اور وہ نیت سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ (لہٰذا جملہ مسائلِ شرعیہ میں اَحکام وضع کرتے ہوئے اَحوال و ظروف اور حالات و واقعات سے گہری شناسائی اَز بس ضروری ہے۔)

(القرافی، أنوار البروق فی أنواء الفروق، الفرق الثامن والعشرون، ۱/۳۱۴-۳۱۵، الرقم/۸۱۱)

۱۰۔ علامہ ابن قیم زمان و مکان اور حالات و عادات کے لحاظ سے فتویٰ میں تبدیلی کے بارے میں لکھتے ہیں:

زمانے، مقامات، حالات، نیّات اور عادات کے بدلنے سے فتوی کا بدلنا بہت نفع مند اَمر ہے، مگر جہالت کی وجہ سے لوگ اس ضمن میں شریعت کے بارے میں بہت بڑی غلطی کا اِرتکاب کرتے ہیں اور اپنے آپ کو حرج، مشقت اور تکلیف میں ڈالتے ہیں۔ حالاں کہ اس کی شریعت میں کوئی گنجائش نہیں، کیوں کہ وہ نہیں جانتے کہ مصلحت کے اعلیٰ درجے کی حامل روشن شریعت حرج، مشقت اور تکلیف لے کر نہیں آئی، بلکہ شریعتِ اسلامیہ کی بنیاد حکمتوں، لوگوں کی دنیاوی اور اُخروی بہبود اور فلاحی مصلحتوں پر ہے اور شریعت سراسر اِنصاف کا نام ہے، سراسر رحمت و مصلحت کا نام ہے اور سراسر حکمت و دانش مندی کا نام ہے۔ (ابن القیم، إعلام الموقعین، ۳/۳)

فتویٰ فکری آزادی کا درس دیتا ہے

اس خصوصی نشست کے آخر میں حضرت شیخ الاسلام نے علمائے کرام اور مفتیانِ عظّام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

فتویٰ اور تحقیق میں ہمیشہ بڑوں کے احترام کو ملحوظ رکھیں۔ ان کی کتب سے سیکھیں، مگر ان کی سطور کے قیدی بن کر نہ رہ جائیں۔اسلاف کے فتوے ہمیں فکری آزادی کا درس دیتے ہیں، کیوں کہ اگر وہ سابقین کے فتووں میں قید ہو جاتے تو نہ اس طرح کے فتوے لکھ سکتے اور نہ ہی علم کی نئی دنیا آباد کر سکتے۔ لہٰذا اسلاف کے بنائے قواعد سے سیکھیں اور وسعتِ قلبی و نظری پیدا کریں، کیوں کہ علم وسعت کا نام ہے، تنگی کا نہیں۔علم زندگی ہے۔ اگر علم زندہ نہ ہو تو نہ درپیش چیلنجز کا مقابلہ کر سکتا ہے اور نہ اس کی ضرورتوں کو پورا کر سکتا ہے اور نہ ہی زمانے کے بدلتے حالات کا کفیل ہو سکتا ہے۔ نئے زمانے کے ساتھ تعلق بھی علم نے جوڑنا ہے۔ وہی علم اس تعلق کو جوڑے گا، جس میں تحرّک ہو گا۔ جو پہلے زمانوں کی لکھی سطور سے باہر آنے کو تیار نہیں، اسے آنے والا زمانہ قبول کرنے کو تیار نہیں۔

فقہاء جو کچھ لکھتے ہیں حق ہوتا ہے، مگر یاد رکھیں کسی کی کتاب، قول، مذہب یا فتویٰ قرآن و حدیث نہیں ہوتا۔ جب کسی فقیہ کی کتاب، قول، مذہب یا فتوے کو قرآن و حدیث کا درجہ دیں گے تو وہیں سے دین ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے گا۔ یہ شان صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی ہے کہ جو ان کا انکار کرے، وہ کافر ہے۔ جو ہم سے، ہماری رائے سے، ہمارے مذہب یا فتویٰ سے اختلاف کرے، یاد رکھیں! اس پر کبھی تکفیر کا فتویٰ نہ لگائیں۔ ایسا کرنا، کرنے والے کی جہالت، لاعلمی اور دینِ اسلام کی تعلیمات کی حقیقی روح سے ناآشنائی کی دلیل ہوگا۔

ابن خلدون (مقدمۃ ابن خلدون، ۱/۲۹) لکھتے ہیں کہ

’’دنیا کے حالات اور اقوامِ عالم کی عادات ہمیشہ ایک حالت پر باقی نہیں رہتیں۔ دنیا تغیراتِ زمانہ اور اِنقلاباتِ اَحوال کا نام ہے۔ جس طرح یہ تبدیلیاں افراد، ساعات اور شہروں میں ہوتی ہیں اُسی طرح دنیا کے تمام گوشوں، تمام زمانوں اور تمام حکومتوں میں واقع ہوتی ہیں۔ یہی رب تعالیٰ کا طریقہ ہے جو اس کے بندوں میں ہمیشہ سے جاری و ساری ہے‘‘۔

لہٰذا! اَحکام، قضایا اور فتاویٰ صادر کرتے ہوئے اِس اُصول کو نظر انداز کر دینا شریعت اِسلامیہ کے اصل اَغراض و مقاصد سے اِنحراف ہوگا۔ یہ اُصول معاشروں اور طبقات کی زندگی پر اجتماعی طور پر بھی نافذ العمل ہوگا، افراد کی نجی یا باہمی زندگی کے اَحوال پر بھی وارد ہوگا اور مخصوص واقعات، حادثات اور قضیات کے باب میں بھی اِسی شدت اور گہرائی کے ساتھ نافذ ہوگا۔ یہی قرآنی تشریع کی روح اور سنتِ نبوی ﷺ کی تعلیماتی اساس ہے۔ اِسی اُصول پر سلف سے خلف تک تمام ائمہِ مذاہب اور فقہاء و علماء کا اجماع رہا ہے اور اِس اُصول کے ساتھ ہی قوانینِ شریعت کا تحرّک، آفاقیت اور ابدیت قائم و دائم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری یہ دعا ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدّ ظلّہ العالی کو صحت و عافیت والی عمرِ خضر عطا فرمائے اور ہمیں ان کی علمی و روحانی کاوشوں کو سمجھنے اور ان سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین!

Inspired by the contemporary Moroccan Architecture "The Centrium" Bahria Enclave, Islamabad is a true reflection of modern design and luxurious lifestyle. This high rise mix development project comprises of 3 Basements, G + 9 Residential Floors. Whether you're looking for high ROI or planning to invest as an end user. We make sure to provide value on your investment through our matchless location, features and amenities.

To accommodate every segment we have different categories of 1, 2 and 3 Bed Apartments.

it's located in Civic Commercial Zone between H & I block of Bahria Enclave.

Payment Plan: Flexible Payment Plan of 4 Years, Month / Quarterly installments options available

Pricing: Booking from as low as PKR 10 Lacs

1 Bed Luxury Apartment starting from as low as **PKR 4,650,000/-**

2 Bed Luxury Apartment starting from **PKR 6,000,000/-**

3 Bed Luxury Apartment starting from **PKR 11,000,000/-**

Invest in the Future, Start earning from today

We have limited Serviced Apartments in which you can start earning from today
Earn Guaranteed 6% Rental Income Annually with high capital appreciation,
Primarily focuses on short term earnings and long term benefits.

For Further details Contact +92-3-111-222-336

مجلّہ منہاج القرآن میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوص نیت سے شائع کئے جاتے ہیں، ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت ہے اور نہ ہی ادارہ فریقین کے درمیان کسی بھی قسم کے لین دین کا ذمہ دار ہوگا۔

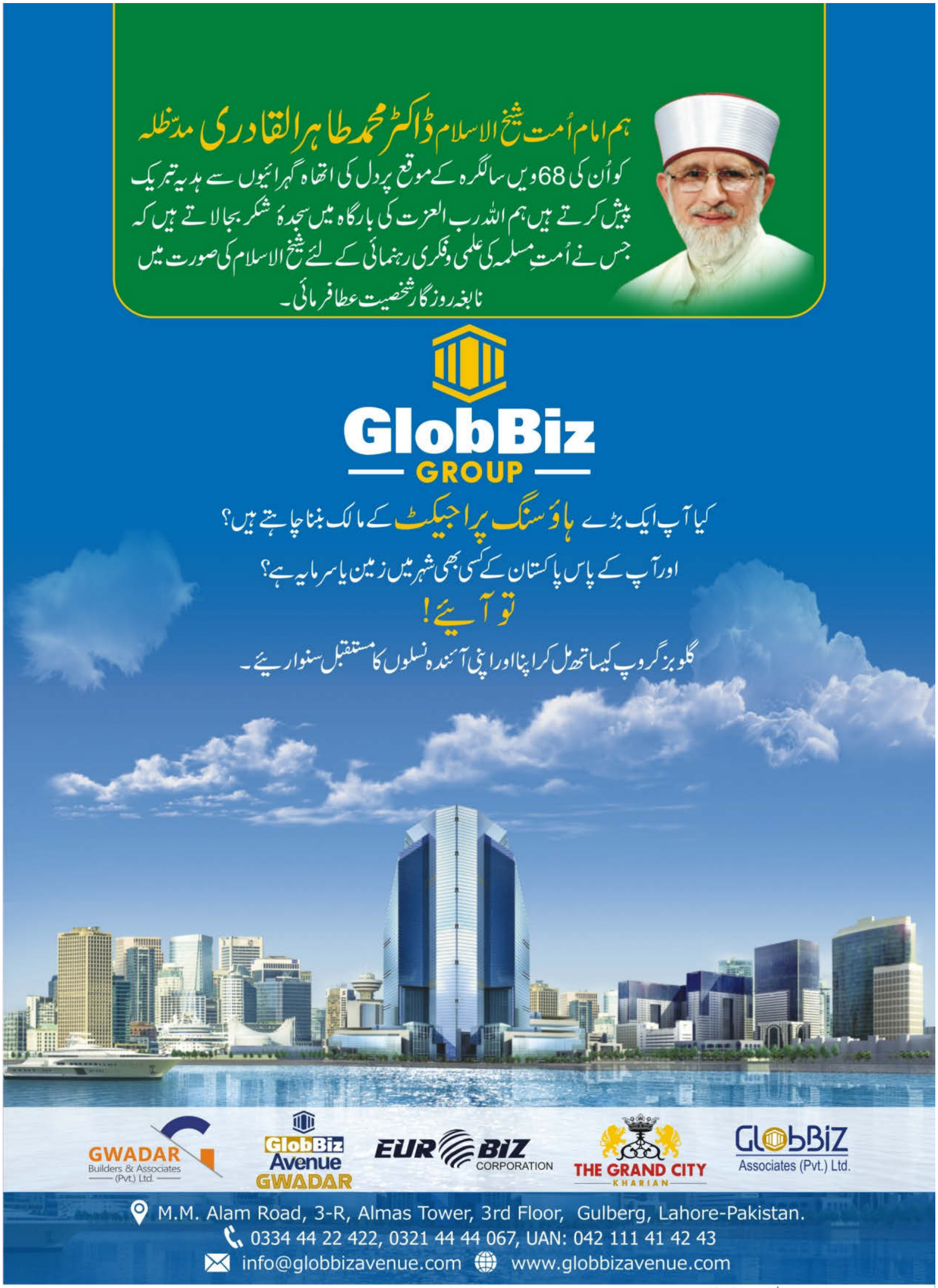
ہم امام اُمت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ
کو اُن کی 68ویں سالگرہ کے موقع پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ہدیہ تبریک
پیش کرتے ہیں ہم اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سجدۂ شکر بجالاتے ہیں کہ
جس نے اُمتِ مسلمہ کی علمی وفکری رہنمائی کے لئے شیخ الاسلام کی صورت میں
نابغہ روزگار شخصیت عطا فرمائی۔
GlobBiz
GROUP
کیا آپ ایک بڑے ہاؤسنگ پراجیکٹ کے مالک بننا چاہتے ہیں؟
اور آپ کے پاس پاکستان کے کسی بھی شہر میں زمین یا سرمایہ ہے؟
تو آیئے!
گلوبز گروپ کیساتھ مل کر اپنا اور اپنی آئندہ نسلوں کا مستقبل سنواریئے۔
GWADAR
Builders & Associates (Pvt.) Ltd.
GlobBiz Avenue GWADAR
EURO BIZ CORPORATION
THE GRAND CITY
KHARIAN
GLOBBIZ
Associates (Pvt.) Ltd.
M.M. Alam Road, 3-R, Almas Tower, 3rd Floor, Gulberg, Lahore-Pakistan.
0334 44 22 422, 0321 44 44 067, UAN: 042 111 41 42 43
info@globbizavenue.com www.globbizavenue.com

اندازمدبرانہ، اسلوب محققانہ، تحریر مفکرانہ، رنگ صوفیانہ

2018ء میں زیورِ طبع سے آراستہ ہونے والی انقلاب آفریں کتب......تعارف

عظمتِ صحابیت اور حقیقتِ خلافت ''سٹینڈرڈائزیشن ان اسلام'' جیسی شہرہ آفاق کتب تحریر ہوئیں

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تحریروں میں اسلاف کے سارے رنگ یکجا نظر آتے ہیں

محمد فاروق رانا

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے اَعلیٰ اور بے مثال مقام و مرتبے کا سارا جہان معترف ہے۔ ان کا بنیادی وصف یہ ہے کہ وہ ہر علمی نکتہ ٹھوس، جامع اور قاطع دلائل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے قرآن اور حدیثِ رسول ﷺ کو ہر دلیل کا محور و مرکز بنایا، مضبوط اِستدلال کو اپنی شناخت بناتے ہوئے محققانہ، مدبرانہ اور مفکرانہ انداز سے علمی نکات بیان فرمائے۔ اسی بنا پر اپنا ہو یا غیر ہر کوئی مجد درواں صدی ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی علمی ثقاہت، تحقیقی وجاہت اور فکری صائبیت کو تسلیم کرتا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ہمہ جہت شخصیت کا یہ کمال ہے کہ وہ بیک وقت مختلف محاذوں پر مصروفِ عمل رہتے ہیں اور کسی بھی محاذ کو نظر انداز نہیں ہونے دیتے۔ دعوت و تبلیغ ہو یا سیاست کا میدانِ کارزار، اُمت کی فلاح و بہبود ہو یا خدمتِ اِنسانیت، تحقیق و تصنیف ہو یا خطابت کی جولانیاں، آپ ہمہ وقت تمام میادین میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منواتے نظر آتے ہیں۔

حسبِ روایت گزشتہ سال 2018ء میں بھی فرید ملّتؒ ریسرچ اِنسٹی ٹیوٹ (FMRi) کے زیرِ اِہتمام مجددِ رواں صدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی علمی و تحقیقی اور فکری موضوعات پر مختلف تصانیف زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آئی ہیں۔ اِن انقلاب آفریں کتب کا مختصر تعارف نذر قارئین کیا جا رہا ہے:

1۔ اَلْمَوْسُوْعَةُ الْقُرْآنِيَّة: قرآنی اِنسائیکلوپیڈیا (مجموعہ مضامینِ قرآن): 8 جلدیں

اِس موضوع پر راقم کا تفصیلی مضمون ماہ دسمبر 2018ء کے شمارے میں ملاحظہ فرمائیں۔ نیز اِسی شمارہ کے گزشتہ صفحات میں بھی اِس پر تفصیلی مضمون موجود ہے۔

2۔ عظمتِ صحابیت اور حقیقتِ خلافت [مَكَانَةُ الصُّحْبَة وَحَقِيْقَةُ الْخِلَافَة]

پیغمبر اسلام علیہ التحیة والسلام نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں ہی ایسے افراد کی ایک وقیع اور قابلِ ذکر جماعت تیار کر لی تھی جس نے آگے جا کر آپ ﷺ کی دائمی اور ابدی تعلیمات کے فروغ کے لیے خدمات سرانجام دینا تھیں۔ اس خوش بخت طبقے کو چونکہ حالتِ ایمان میں آپ ﷺ کی سنگت و معیت میسر آئی تھی اس لیے انہیں صحابہ (نبی ﷺ کے لطفِ صحبت سے مستفید ہونے والے) کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید نے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ فرما کر انہیں مجالست و مصاحبت اور رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ فرما کر مقامِ رضا کا شرف بخشا ہے۔ یہ نفوسِ قدسیہ علم نبوی کے وارث ہونے کی وجہ سے اُمت کے لیے حجت اور منبع و مصدر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اب کوئی

شخص ان سے بے نیاز ہوکر دین کے چشمۂ صافی سے سیراب نہیں ہوسکتا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے مَکَانَةُ الصُّحْبَة وَحَقِيقَةُ الْخِلَافَة کے عنوان سے کتاب میں انہی صحابہ کرام ﷢ جیسی عظیم المرتبت شخصیات کے تذکار، اَفکار اور اَنوار کی تجلیات کو علمی و تحقیقی انداز سے قلم بند کیا ہے۔ اس تصنیفِ لطیف میں آپ نے واضح فرما دیا ہے کہ رسولِ مکرم ﷺ کے وصال کے بعد خلافتِ راشدہ علی منہاج النبوۃ قائم رہی۔ آپ نے مشاجراتِ صحابہ (صحابہ کرام ﷢ کے باہمی اِختلافات) کو ایسے حکیمانہ انداز میں بیان کیا ہے کہ نفسِ مسئلہ بھی واضح ہو جاتا ہے اور عصمتِ صحابہ پر بھی کوئی تعریض واقع نہیں ہوتی۔

یہ تحقیقی کام شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی عظیم تاریخی کاوش ہے۔ اس اعتبار سے انہوں نے اِفراط وتفریط سے بالاتر اور وابستگی وتعصب کو پسِ پشت ڈال کر حقائق کو روایت و درایت کی کسوٹی پر پرکھتے ہوئے اسلام کے حقیقی نظریے کو واضح کیا ہے۔ اس حوالے سے یہ تاریخی کاوش بالخصوص نسلِ نو کی نظریاتی آب یاری کرے گی۔

3۔ مراحلِ آخرت

قرآن حکیم میں بڑی کثرت کے ساتھ قیامت اور اَحوال آخرت کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان ہوش ربا اور عبرت انگیز حالات و واقعات کو بیان کرنے کا صرف ایک ہی مقصد ہے کہ انسان اس عالمِ رنگ و بو میں کھونے کی بجائے اپنے مقصدِ حیات پر توجہ دے۔ اُخروی فوز و فلاح کے لیے اس دار الامتحان کو دائمی قرار گاہ نہ سمجھے بلکہ ہر لمحہ زادِ راہ کی فکر میں لگا رہے۔ دنیا کی متاعِ قلیل کے لیے روزِ حشر کی رسوائیوں کو مول نہ لے۔ قرآن ہر لمحہ یہ ندا دے رہا ہے کہ:

اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ط مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍo

’’تم لوگ اپنے رب کا حکم قبول کر لو قبل اِس کے کہ وہ دن آجائے جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ہے، نہ تمہارے لیے اُس دن کوئی جائے پناہ ہوگی اور نہ تمہارے لیے کوئی جائے انکارo‘‘ [الشوریٰ، ۴۲/ ۴۷]

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی زیرِ نظر تصنیف کا موضوع بھی فکرِ آخرت ہے۔ مراحلِ آخرت کے تفصیلی بیان کے ذریعے دراصل قلوب و اَذہان میں فکرِ آخرت جاگزیں کرتے ہوئے آخرت کو دنیا پر فوقیت دینے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اِس مایہ ناز تصنیف میں واضح کیا گیا ہے کہ ہمارے تمام مسائل کا بنیادی سبب فکرِ آخرت کا دلوں سے مٹ جانا اور اِمتحانِ آخرت کے لیے خود کو تیار نہ کرنا ہے۔ کتاب میں بڑے حکیمانہ اور سبق آموز اُسلوب میں قاری کے قلب میں فکرِ آخرت کا بیج بونے، دنیا کی بے ثباتی کا درس دینے اور دونوں جہانوں کی کامیابیاں سمیٹنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

4۔ نُوْرُ الْقَمَرَيْن فِي فَضَائِلِ الْحَرَمَيْن ﴿فضائلِ حرمین شریفین﴾

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے فضائلِ حرمین شریفین کے موضوع پر نُوْرُ الْقَمَرَيْن فِي فَضَائِلِ الْحَرَمَيْن کے عنوان سے جس اچھوتے انداز سے قلم اٹھایا ہے، اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس کتاب میں حج اور عمرے کے فضائل اور ان کے مناسک پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ مدینہ منورہ کی دیگر شہروں پر حرمت وتکریم کو آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے۔ روضۂ رسول ﷺ کی زیارت اور مزارِ پُر نور کی حاضری کے آداب قرآن و حدیث، اَقوالِ اَسلاف اور اَہلِ سنت کے چاروں فقہی مذاہب کے اَئمہ کے اقوال کی روشنی میں بیان کیے گئے ہیں۔ اِس پر مستزاد روضۂ رسول ﷺ اور منبرِ مبارک کی درمیانی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ والی حدیثِ مبارک کو متعدد صحابہ کرام ﷢ سے روایت کیا گیا ہے۔ بعد ازاں مکہ مکرمہ کے فضائل پر اور اس کی بے حرمتی کی ممانعت سے متعلق آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ مبارکہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ نیز رسولِ مکرم ﷺ اور صحابہ کرام ﷢ کے مکہ مکرمہ سے قلبی محبت کے حسین جذبات کا بھی بھرپور اظہار کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جلیل القدر انبیاء کرام ؊ کے حج کعبہ کی ادائیگی کے تذکار اور ایک ہزار انبیاء کرام ؊ کے

مزارات کا اَحوال بھی تحقیقی انداز سے تحریر کیا گیا ہے۔ واضح کیا گیا ہے کہ ایک ہزار سے زائد انبیاء کرام علیہم السلام کا سفرِ مکہ اور یہاں قیام کا مقصد صرف نبی آخر الزمان ﷺ کا شوقِ دیدار اور ان سے بے پناہ محبت کا بھرپور اظہار تھا۔

5۔ نَضْرَةُ النُّور فِي فَضْلِ الطُّهُوْر ﴿طہارت اور پاکیزگی کی فضیلت اور اَحکام: احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں﴾

اپنے موضوع کی یگانگت اور منفرد اُسلوب نگارش کے سبب نَضْرَةُ النُّور فِي فَضْلِ الطُّهُوْر کے عنوان سے یہ ایک فقید المثال تصنیف ہے۔ اِس کتاب میں طہارت کے فقہی پہلوؤں پر مشتمل مستند احادیث مع تحقیق و تخریج مرتب کی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ نفسِ موضوع سے متعلقہ آیات کو فصل کے شروع میں ’القرآن‘ کے ذیل میں درج کیا گیا ہے، جب کہ احادیث کو ’الحدیث‘ کی سرخی کے تحت الگ درج کیا گیا ہے۔ اس حوالے سے شروحاتِ حدیث کے ذریعے مذکورہ موضوع کی وضاحت اور اس سلسلے میں علمی اِشکالات کا بطریقِ اَحسن ازالہ بھی کیا گیا ہے۔

6۔ عُمْدَةُ التَّصْرِيح فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَصَلَاةِ التَّرَاوِيح ﴿قیامِ رمضان کی فضیلت اور بیس رکعات نمازِ تراویح کا اِثبات﴾

عُمْدَةُ التَّصْرِيح فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَصَلَاةِ التَّرَاوِيح کے عنوان سے اس کتاب میں قیامِ رمضان کی فضیلت اور بیس رکعات نمازِ تراویح کو قرآن و حدیث سے ثابت کیا گیا ہے۔ مذکورہ تالیف میں نمازِ تراویح کی فضیلت و اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس میں حضور پُرنور ﷺ کے معمولاتِ رمضان پر مستند احادیث کا گلدستہ مزین کیا ہے۔ اس کتاب میں نہ صرف نمازِ تراویح کو بطور سنتِ رسول ﷺ اور سنتِ صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم ثابت کیا گیا ہے بلکہ مستند اور ثقہ روایات سے بیس رکعات تراویح کے حوالے سے پھیلائے گئے مغالطوں کا محدثانہ، عالمانہ اور محققانہ انداز میں ازالہ بھی کیا گیا ہے۔ احادیث کی تحقیق و تخریج اور ترتیب و تبویب نے اس مختصر مگر جامع تالیف کو مزید مدلل اور محققہ بنا دیا ہے۔

7۔ عَوْنُ الْمُغِيْث فِي طَلَبِ عِلْمِ الْحَدِيْث

﴿حصولِ علم کے لیے سفر، مذاکرہ اور کتابتِ حدیث﴾

اس تالیف میں سب سے پہلے حصولِ علم اور طلبِ احادیث کے لیے صحابہ کرام و تابعین عظام رضی اللہ عنہم، ائمۂ کرام اور سلف صالحین کے طویل، مشکل، کٹھن لیکن مبارک اَسفار کے احوال بھی بیان کیے گئے ہیں۔ اِس کے بعد مذاکرۂ حدیث کی اَہمیت پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین و تبع تابعین کے اَحوال درج کیے گئے ہیں۔ اِس ضمن میں اَوائلِ عہدِ نبوی میں کتابتِ حدیث کی ممانعت کے حکم پر مفصل تحقیقی بحث کی گئی ہے۔ بعد ازاں حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حدیث و سنت تحریر کرنے کی اجازت اور حکم فرمانے پر کافی و شافی دلائل دیے گئے ہیں۔ کتابتِ حدیث کے حوالے سے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اَقوال و معمولات بھی درج کیے گئے ہیں۔ آخر میں تدوینِ حدیث میں حضرت عمر بن عبد العزیز اور امام ابنِ شہاب زہری کی عظیم خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا ہے۔

8۔ فقہ القلوب: قلبی حیات و ممات [ناروے میں ہونے والے سہ روزہ تربیتی و اِصلاحی کیمپ ’الہدایہ یورپ 2017‘ میں ہونے والے دروس کا مرتبہ مجموعہ]

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی یہ عظیم کتاب دراصل ناروے میں منعقد ہونے والے سہ روزہ تربیتی و اِصلاحی کیمپ - الہدایہ یورپ 2017ء - میں ہونے والے دروس کا مرتبہ مجموعہ ہے۔ اس کتاب میں شیخ الاسلام نے حیاتِ قلبی کے مختلف دقیق نکات پر انتہائی آسان انداز سے روشنی ڈالی ہے۔ حیاتِ قلبی کے حوالے سے اٹھنے والے سوالات کہ حیاتِ قلبی سے کیا مراد ہے؟ زندہ اور مردہ دل میں کیا فرق ہے؟ حضوریِ قلب کیا ہے؟ حضوریِ قلب کیسے نصیب ہوتی ہے؟ صاحبانِ حضوریِ قلب کا مقام و مرتبہ کیا ہے؟ زندہ قلوب کیسے موت کا شکار ہوتے ہیں؟ یہ اور اس طرح کے متعدد سوالات کے

جوابات انتہائی سہل اور آسان فہم انداز سے تحریر کیے گئے ہیں۔ کتاب کے آخر میں مردہ قلوب کی علامات اور قلوب کو مردہ ہونے سے بچانے کی حفاظتی تدابیر کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔

9۔ سلسلہ تعلیماتِ اِسلام (12): بچوں کی تعمیرِ شخصیت ﴿11 سے 16 سال کی عمر تک﴾

یہ سلسلۂ تعلیماتِ اسلام کی 12ویں کتاب ہے جو 11 سے 16 سال کی عمر تک کے بچوں کی تعمیرِ شخصیت کے حوالے سے ہے۔ اس کتاب میں شیخ الاسلام کی ہدایات کی روشنی میں مذکورہ عمر کے بچوں کی تربیت کے حوالے سے مختلف پہلوؤں کو زیرِ بحث لا کر بچوں کی دینی و اخلاقی اور سماجی و نفسیاتی حوالے سے تربیت بارے معلومات دی گئی ہیں۔ یہ دراصل ایک گائیڈ بک ہے جو نسلِ نو کو ایک اچھا مسلمان اور ذمہ دار شہری بناتی ہے۔

10. *Kitab al-Bid'a* (The Concept of Innovation in Islam)

حکمتِ دیں سے عاری بعض لوگ فرمانِ رسول - كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ - کا غلط اطلاق کرتے ہوئے عوام الناس کو گمراہ کرتے رہتے ہیں کہ دین میں ہر نیا کام بدعت ہونے کی وجہ سے ناجائز اور حرام ہے۔

تصورِ بدعت کے بارے میں پائی جانے والی اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے اِس نئی انگریزی کتاب میں یہ حقیقت واضح کی گئی ہے کہ ہر بدعت ناجائز اور حرام نہیں ہوتی بلکہ صرف وہ بدعت ناجائز ہوتی ہے جس کی کوئی اصل، مثال یا نظیر کتاب و سنت یا آثارِ صحابہ میں موجود نہ ہو اور وہ واضح طور پر شریعت کے کسی حکم سے مخالف اور متضاد ہو۔ لیکن اس کے برعکس جو نیا کام اَحکامِ شریعت کے خلاف نہ ہو بلکہ ایسے اُمور میں داخل ہو جو اصلاً حسنات و خیرات اور صالحات کے زمرے میں آتے ہیں تو ایسے جملہ نئے کام محض لغوی اعتبار سے ''بدعت'' کہلائیں گے کیونکہ ''بدعت'' کا لغوی معنی ہی ''نیا کام'' ہے ورنہ وہ شرعًا نہ تو بدعت ہوں گے اور نہ ہی مذموم اور نہ باعثِ ضلالت ہوں گے بلکہ وہ مبنی بر خیر ''اُمورِ حسنہ'' تصور ہوں گے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اس کتاب میں تصورِ بدعت پر وارد ہونے والے ممکنہ اِعتراضات کا جواب کتاب و سنت، آثارِ صحابہ اور اَقوالِ ائمہ و محدثین کی روشنی میں ایسے محققانہ اور مجتہدانہ انداز میں دیا ہے کہ طویل مدت سے تصورِ بدعت پر پڑی ہوئی اِبہام و تشکیک کی گرد ہمیشہ کے لیے صاف ہوگئی ہے۔

11. The Ruling on Taking Narrations from the People of Innovations

(حُكْمُ السَّمَاعِ عَنْ أَهْلِ الْبِدَعِ وَالْأَهْوَاءِ)

حضور نبی اکرم ﷺ چونکہ قیامت تک لوگوں کی راہنمائی کے لیے مبعوث ہوئے ہیں اس لیے لازم تھا کہ آپ ﷺ کے اَقوال و اَفعال اور اَحوال و معاملات بھی محفوظ رہیں۔ یہ ایک مسلمہ اَمر ہے کہ کائنات کے پہلے انسان سے لے کر آج تک سب سے زیادہ محفوظ آپ ﷺ کے حالات اور تعلیمات ہیں۔ مسلمانوں کے اس کارنامے کو اپنے بیگانے سب تسلیم کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اَقوال و اَفعال اور حالات کے ایک ایک جزء کو نہایت اَحسن انداز سے محفوظ کیا ہے۔ اگرچہ جرح و تعدیل کا کام عہدِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہی شروع ہو چکا تھا مگر خوارج و روافض اور اَہلِ بدعت کے ظہور کے بعد اچھی طرح چھان پھٹک اور تحقیق و تفتیش کرکے روایت قبول کی جاتی تھی۔ امام ابن سیرین فرماتے ہیں کہ صحابہ و تابعین اِسناد کے متعلق سوال نہیں کرتے تھے مگر جب فتنوں کا دور شروع ہوا تو حدیث لیتے وقت اَہلِ سنت اور اَہلِ بدعت کی پرکھ کی جاتی تھی اور اَہلِ بدعت کی روایات ترک کر دی جاتی تھیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اس کتاب میں نہایت عالمانہ اور اُصولی انداز میں اَہلِ بدعت کا ظہور، بدعتی کی روایت کا حکم، علماء کا ان کے ساتھ تعامل اور ان کی روایات قبول کرنے کے لیے علماء کی کڑی شرائط بیان کی ہیں۔ اس کتاب کا نہایت اہم اور بصیرت افروز حصہ وہ ہے جس میں شیخ الاسلام

نے اَہلِ بدعت سے تخریجِ حدیث میں شیخین یعنی امام بخاری اور امام مسلم کا منہج بیان کیا ہے۔ نفسِ مسئلہ کی تمام جزئیات کے اِحاطہ کے لیے اس کتاب کا مطالعہ نہایت مفید ہوگا۔

12. Standardisation in the Islamic Banking & Financial System Through Shifting from one Opinion to the Other within Four Juristic Schools: *al-Intiqâl bayn al-Madhahib* [Methodology of Expansion]

عصرِ حاضر میں اسلامی معیشت کے اِرتقاء میں سب سے بڑی رکاوٹ فقہی و فکری جمود ہے۔ بعض لوگ جدید دور میں پیش آمدہ معاشی مسائل کو قرآن و حدیث میں دی گئی ابدی ہدایات کی بجائے ثانوی مصادر سے حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جس سے نہ صرف یہ کہ مسئلہ حل نہیں ہوتا بلکہ لوگوں کے ذہن میں دین کی عملیت کے بارے میں شکوک و شبہات جنم لینا شروع ہو جاتے ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اس کتاب میں منفرد تحقیق بیان کی ہے کہ کسی ایک فقہی مذہب کے ساتھ غیر لچک دار وابستگی اسلامی نظامِ معیشت خصوصاً اِسلامی نظامِ بینکاری کے اِرتقاء میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اِس مسئلہ کا حل صرف گنجائش پذیر اور لچک دار جدید فقہی فکر میں ہے۔ یہ زاویۂ فکر قرآنی اُصولِ تیسیر اور فقہی اُصول توسّع پر مبنی ہے۔ اس فکر کو **الانتقال بین المذاهب** (مذاہبِ اَربعہ میں سے ایک فقہی رائے کا دوسرے کی طرف منتقل ہونا) کہا جاتا ہے۔ کتاب میں واضح کیا گیا ہے کہ اگر معاملہ انفرادی اور شخصی نوعیت کا ہو تو کسی ایک فقہی مکتبِ فکر کے ساتھ وابستگی یعنی **تقلید المذهب** کو ترجیح دی جائے گی، تاہم اگر مسئلہ قومی و عالمی نوعیت کا ہو اور اس کا دائرۂ اثر اتنا وسیع و عریض ہو کہ اس کے اثرات عالمی سطح پر مترتب ہو رہے ہوں تو اس سے نمٹنے کا طریقہ بھی عالم گیر، روشن خیال، جدید اور ہمہ گیر نوعیت کا ہوگا۔ لہٰذا قرآن و حدیث کی روح کو قائم رکھتے ہوئے جدید فقہی اور مالی مسائل میں دیگر مذاہبِ فقہ سے استفادہ نہ صرف جائز بلکہ بسا اوقات ناگزیر ہو جاتا ہے۔

یہ کتاب اِسلامی بینکاری اور اِسلامی معیشت کے اساتذہ اور طلباء کے لیے اَز حد ضروری ہے۔ اِس کتاب کا پس منظر یہ ہے کہ 3 اور 4 جنوری 2018ء کو منہاج یونی ورسٹی لاہور کے زیرِ اِہتمام پہلی World Islamic Economics & Finance Conference کا انعقاد کیا گیا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے کانفرنس کا اِفتتاح فرماتے ہوئے کلیدی خطاب میں اپنا تحقیقی مقالہ **الانتقال بین المذاهب** کے موضوع پر پیش کیا تھا۔ یہ تحقیقی مقالہ بعد ازاں 2018ء کی Global Islamic Finance Report (GIFR)

انتقالِ پُر ملال

گزشتہ ماہ محترم انجینئر محمد رفیق نجم (نائب ناظم اعلیٰ کوآرڈینیشن تحریک منہاج القرآن) کے والد محترم حاجی عبدالغفور (فیصل آباد) میں وصال فرماگئے۔ محترم خرم نواز گنڈا پور ناظم اعلیٰ کی قیادت میں مرکزی وفد نے جنازے میں شرکت کی۔ مرکزی صدر منہاج القرآن علماء کونسل محترم علامہ امداداللہ خاں نے جنازے کی امامت کروائی۔ محترم سید ہدایت رسول شاہ صدر TMQ فیصل آباد نے دعا کروائی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے صحن حرم کعبہ سے بخشش و مغفرت کی دعا فرمائی۔ چیئرمین سپریم کونسل محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور صدر MQI محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری اور جملہ عہدیداران نے دلی تعزیت کا اظہار کیا اور دعا کی۔ اللہ کریم اپنے پیارے محبوب ﷺ کے طفیل مرحوم کی بخشش و مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔

میں Special Invited Chapter کے طور پر طبع ہوا۔ پھر اس تحقیقی کاوش کو ضروری اضافہ جات کے ساتھ کتابی صورت میں طبع کیا گیا۔

13. Interest-Free Banking in Islamic Perspective

اِسلام نے سود کی قبیح لعنت کو کلیتاً حرام قرار دیا ہے۔ قرآن مجید کے مطابق سود کا لین دین کرنے والوں کے خلاف اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کا کھلا اِعلانِ جنگ ہے۔ سود دراصل شرک کی طرح ہے اور سود خور کو روزِ قیامت سخت ترین عذاب دیا جائے گا۔ سود کے حوالے سے ابتدائی تفصیلات بیان کرنے کے بعد کتاب ہٰذا میں جدید دور میں بلا سود بینکاری کے حوالے سے ٹھوس بنیادیں فراہم کی گئی ہیں۔

اِسلام قیامت تک کے لیے بطور قابلِ عمل دین بن کر آیا ہے۔ بنا بریں یہ قیامت تک کے پیش آمدہ مسائل کا کافی و شافی حل فراہم کرتا ہے بشرطیکہ کوئی اس کی گہرائیوں میں غوّاصی کرکے حکمت کے گوہر ہائے مایہ تلاش کرنے والا ہو۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اس کتاب میں عصر حاضر کے اِس اَہم ترین مسئلے کے حل کے لیے ٹھوس تجاویز فراہم کی ہیں کہ کس طرح جدید بینکاری نظام کو اِسلامی اُصولوں سے اُستوار کرکے سود کی لعنت سے چھٹکارا پایا جاسکتا ہے۔ اِس کتاب میں صرف علمی و تحقیقی دلائل ہی نہیں دیے گئے بلکہ عملی حل بھی پیش کیا گیا ہے۔

یہ کتاب 3 اور 4 جنوری 2018ء کو منہاج یونی ورسٹی لاہور کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والی پہلی World Islamic Economics & Finance Conference کے موقع پر طبع ہوئی تھی۔

حرفِ آخر!

قارئین کرام! کسی بھی اِنقلابی فکر کے مخاطبین اس کے صرف ہم عصر اَفراد ہی نہیں، بلکہ اس کا ہدف آئندہ صدیوں میں آنے والی نسلیں بھی ہوتی ہیں۔ چنانچہ ضرورت اِس اَمر کی ہوتی ہے کہ اِنقلابی قائد اپنی فکر کو تحریری صورت میں قوم کے سامنے پیش کرے تاکہ یہ آئندہ نسلوں کے لیے بھی محفوظ رہ سکے۔ اس حوالے سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی شخصیت بے حد نمایاں ہے۔ موجودہ دور میں وہ نہ صرف ملکی سطح پر بلکہ دنیا بھر میں سب سے زیادہ صاحبِ تصانیف و تالیفات ہونے کا اعزاز رکھتے ہیں۔ ان کی اردو، انگریزی اور عربی زبان میں لکھی 1,000 کتب میں سے اب تک 551 کتب شائع ہو چکی ہیں جب کہ دیگر کئی زبانوں میں چھپنے والے تراجم ان کے علاوہ ہیں۔ بلا شبہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری عصر حاضر کے مؤسس اور تابندہ و روشن مستقبل کی نوید ہیں۔

مذکورہ تمام کتب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی جانب سے اُمتِ مسلمہ کی رُشد و ہدایت کے لیے علم و نور سے معمور تحائف ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت اِس مردِ قلندر کی اِن عظیم کاوشوں کو قبول فرمائے اور ان کا سایہ اُمتِ مسلمہ کے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

❁❁❁❁❁

عزم و اقرار کا تجدیدِ وفا کا دن ہے آج کا دن جو تری سالگرہ کا دن ہے

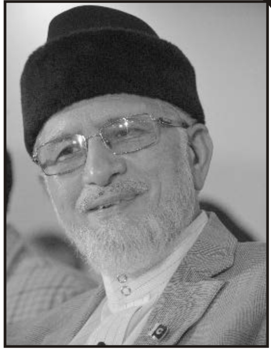

ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی

کو ان کے 68ویں یوم پیدائش کے موقع پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں

منجانب: وقاص حمزہ (UK)

محبتِ رسول ﷺ محبتِ اہل بیت علیہم السلام کے بغیر بے معنیٰ ہے

اہلِ بیت علیہم السلام سے محبت عقیدہ اہلسنت کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے

شانِ اہلِ بیت علیہم السلام اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی علمی، فکری خدمات

خصوصی تحریر: محمد فاروق رانا (ڈائریکٹر فرید ملت ریسرچ انسٹیٹیوٹ)

اَہلِ سنت کے بنیادی عقائد میں جہاں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات و کمالات پر ایمان رکھنا بنیادی اہمیت کا حامل ہے، وہاں حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام، آپ ﷺ کے اہلِ بیتِ اطہار اور اولیاء عظام سے محبت و تکریم بھی اہلِ سنت کے شعائر میں سے ہے۔ شومئ قسمت! آج ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت اہلِ بیتِ اطہار کی محبت کو اہلِ سنت کے عقائد میں باعثِ نزاع بنایا جا رہا ہے۔ اِن حالات میں ذواتِ مقدسہ کی محبتوں کو از سرِ نو اجاگر کرنا اور ان کے فضائل و کمالات کو قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کرنا نہ صرف وقت کا تقاضا بلکہ ایمان کا جزوِ لاینفک ہے۔ مجددِ رواں صدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اُمتِ مسلمہ کو درپیش دیگر مسائل کی طرح مرورِ زمانہ کے سبب پہنچنے والے باطل عقائد کی اصلاح کا بیڑا بھی اٹھائے ہوئے ہیں۔ انہوں نے قرآن وسنت اور سلف صالحین کی تعلیمات کی روشنی میں دلائل سے اُمت میں اصلاح کا یہ مجددانہ کردار بھی بحسن و خوبی سرانجام دیا ہے۔ یہ باطل عقائد اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، رسول اللہ ﷺ کی حیات و کمالات، اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء عظام کے متعلق ہیں۔ انہوں نے جہاں عقیدۂ توحید، عقیدۂ رسالت، تکریمِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر عقائد کو ان سے متعلقہ حقیقی تعلیمات کی روشنی میں بیان فرمایا، وہیں اپنی جاوداں تصانیف اور فکر انگیز خطابات سے شرق تا غرب اَہلِ بیتِ اَطہار کے متعلق باطل عقائد کا بھی قلع قمع کیا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے نزدیک اَہلِ بیتِ اَطہار سے محبت رکھنا عقیدۂ اَہلِ سنت کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے۔ وہ شخص اَہلِ سنت ہی نہیں، جس کا دل اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کی محبت و مودت سے خالی ہے۔ اَہلِ سنت کی شناخت حُب وتکریمِ صحابہ رضی اللہ عنہم و اَہلِ بیت علیہم السلام ہے۔ محبت کے یہ دونوں دھارے مَرَجَ الْبَحْرَیْن کے مصداق مل کر حُبِ رسول ﷺ کا لامتناہی سمندر بناتے ہیں۔ محبتِ رسول ﷺ، محبتِ اَہلِ بیت علیہم السلام کے بغیر کوئی معنی نہیں رکھتی۔ شیخ الاسلام حُبِّ اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام سے سرشار ہو کر ہمیشہ فرماتے ہیں کہ ’’میں تو اَہلِ بیتِ اَطہار کے ٹکڑوں پر پلنے والا سگ ہوں۔‘‘ ان کا یہ معمول ہے کہ وہ مدینہ طیبہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے سے قبل جنت البقیع میں سیدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام، امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام اور دیگر اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کے مبارک مقامات کی طرف رُخ کر کے عرض کرتے ہیں:

’’اے اَہلِ بیتِ رسول! آپ کا سگ آپ کے دَر پر آیا ہے۔ آپ اپنے بابا جان سے عرض کر دیں کہ حضور! کچھ ٹکڑے اسے ڈال دیں، اس کا آنا قبول فرمالیں۔‘‘

اس ایک معمول سے ہی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر

القادری کی اَہلِ بیتِ نبوت سے نسبت اور ان کے احترام کا اندازہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے۔ شیخ الاسلام نے اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کی مقدس بارگاہوں میں حاضری کے محبت وعقیدت بھرے اس معمول کو صرف اپنی ہی زندگی کا حصہ نہیں بنایا بلکہ تحریک کے ہر رفیق اور کارکن کو بھی اِسی ادب و احترام کا سبق دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ الاسلام کی فکر اور تعلیمات سے آشنا رفقاء و کارکنانِ تحریک کو جب بھی زیارتِ حرمینِ شریفین کی سعادت نصیب ہوتی ہے، وہ بھی آقا ﷺ کی بارگاہ میں حاضری سے قبل انہی ذواتِ مقدسہ سے سفارش کے متمنی ہو کر اِن کے در پر حاضری دیتے ہیں اور پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں دامنِ خیرات کو پھیلانے کا حوصلہ کرتے ہیں۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر ذکر کرتا چلوں کہ اِنہی تعلیمات و اَفکار اور شیخ الاسلام کی صحبتوں کا اثر ہے کہ دسمبر 2017ء میں جب راقم کو زیارتِ حرمین شریفین اور عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی تو مدینہ منورہ میں پہلے اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کی بارگاہ میں حاضری پیش کی اور وہاں سے اِذن لے کر بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں معصیات اور گناہوں کی بخشش کی التجاء لے کر حاضر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسی معمول کا ہمیشہ عامل بنائے رکھے۔ آمین۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری فرماتے ہیں کہ ’’فی زمانہ حُبِّ اَہلِ بیت خارجیت کی زد میں آ چکی ہے۔ لوگ اخلاقی طور پر اتنے کمزور ہو چکے ہیں کہ وہ شیعہ کہلائے جانے کی تہمت کے خوف سے ذکرِ امام حسین علیہ السلام کی مجالس کا اہتمام کرتے ہوئے ڈرتے ہیں اور ان مجالس کے اہتمام میں لیت و لعل سے کام لیتے ہیں۔ اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کی محبت کو صرف شیعیت کے ساتھ خاص کرنا تہمت ہے، اس لیے کہ اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کی محبت ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔ یہ صرف کسی ایک مسلک کی پہچان نہیں بلکہ ہر مسلمان کی اُخروی نجات اور حفاظتِ ایمان کا ذریعہ ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ.

’’میرے اَہلِ بیت کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہی ہے، جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔‘‘

[المستدرك للحاكم، ۳/۱۶۳، الرقم/۴۷۲۰؛ مسند بزار، ۹/۳۴۳، الرقم/۳۹۰۰، المعجم الأوسط للطبراني، ۶/۸۵، الرقم/۵۸۷۰]

اُمت میں ایسے فتنے بپا کرنے والے، جھوٹے فتوے لگانے والے، شرانگیزی کرنے والے، لوگوں کے عقائد کو طرح طرح کے حملوں سے منتشر کرنے والے اور راہِ حق سے ہٹانے والے لوگ ہمیشہ دنیا میں رہے ہیں۔ خارجی فکر تو تسلسل سے ہر صدی میں موجود رہی ہے۔ آج جن لوگوں نے مسلمانوں اور اُمتِ مسلمہ کے خلاف ہتھیار اُٹھا رکھے ہیں، وہ یہی خارجی ہیں جنہوں نے امن کی راہ چھوڑ دی ہے۔ یہ محبتِ رسول ﷺ اور محبتِ اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کے خلاف ایک محاذ ہے۔ یہ خارجی فکر اَہلِ سنت و جماعت کو فقط حُبِّ صحابہ رضی اللہ عنہم تک محصور کر رہی ہے جب کہ حُبِّ اَہلِ بیت علیہم السلام اور حُبِّ صحابہ رضی اللہ عنہم دونوں کو جمع کرنا اَہلِ سنت و جماعت کے ہاں ایمان تھا اور ہے۔ دونوں کو جمع رکھنا ہی اَہلِ سنت کا امتیاز اور تشخص تھا اور ہے۔‘‘

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اس پُر فتن اور غیر متوازن دور میں حُبِّ اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کی ترویج میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اَہلِ بیتِ نسب (وہ رشتے دار جو نسب کی وجہ سے بنتے ہیں، مثلاً چچا، پھوپھی وغیرہم)، اَہلِ بیتِ مسکن (وہ رشتے دار جو گھر کے اندر آباد ہوتے ہیں، مثلاً اَزواجِ مطہرات) اور اَہلِ بیتِ ولادت (اس سے مراد بیٹے، بیٹیاں اور آپ ﷺ کی اَولادِ اَطہار شامل ہے) کے فضائل کے بارے میں سیکڑوں پُر مغز خطابات کیے اور کئی مؤقر کتب تحریر کی ہیں۔

ذیل میں موضوعِ زیرِ بحث کی مناسبت سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی اُن کتب کا تعارف پیش کیا جا رہا ہے،

جو انہوں نے 'فضائل و مناقبِ اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام' کے موضوع پر تصنیف و تالیف کی ہیں۔ نیز اِس موضوع پر ہونے والے بعض خطابات کا اجمالی خاکہ بھی دیا جارہا ہے۔

فضائل و مناقبِ اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کے موضوع پر لکھی گئی کتب

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اب تک اُردو، عربی اور انگریزی زبان میں فضائل و مناقبِ اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کے موضوع پر درج ذیل بتیس (32) کتب تحریر کی ہیں جو ان کی جانب سے اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کی بارگاہ میں ایک پرخلوص نذرانہ ہے:

1۔ اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کے فضائل و مناقب (اَلْإِجَابَةُ فِي مَنَاقِبِ الْقَرَابَةِ علیہم السلام)

اَلْإِجَابَةُ فِي مَنَاقِبِ الْقَرَابَةِ علیہم السلام کے نام سے موسوم یہ کتاب اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کے فضائل و مناقب پر مستند احادیث کا مجموعہ ہے اور عظمتِ اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام پر ایک عدیم النظیر تالیف ہے۔ اِس سے محبت و مودّتِ اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کے نفوسِ قدسیہ کے متعلق اَخیارِ اُمت اور اکابر اَسلاف کے عقیدہ صحیحہ کی بھی بہترین ترجمانی کرتی ہے۔ مزید برآں فرقہ وارانہ رجحانات کے تدارک کے لیے اِنتہائی مؤثر کتاب ہونے کی بنا پر اُمتِ مسلمہ کے اتحاد کے لیے بھی کارگر ہے۔ اس میں عربی متون مع اِعراب، ترجمہ اور تحقیق و تخریج کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔

2۔ قَرَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ

اس کتاب میں مستند دلائل و براہین کی روشنی میں نہایت جامع اور پرکشش اُسلوب میں رسولِ مکرم ﷺ کے اَہلِ بیتِ اَطہار اور قرابت داران علیہم السلام کی طہارت و پاکیزگی اور مقام و مرتبہ کو بیان کیا گیا ہے۔ اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کی شان میں نازل ہونے والی مختلف آیاتِ مبارکہ اور ان کے اطلاق پر مختلف اقوال کا تفصیلی بیان بھی اس کتاب کی زینت ہے۔ مختلف نصوص اور اقوال کی روشنی میں اَہلِ بیت کے مفہوم پر بحث کرتے ہوئے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام سے مراد اُمہات المؤمنین اور اَہلِ کساء یعنی فاتحِ خیبر سیدنا علی، سیدۃ نساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہراء اور نوجوانانِ جنت کے سردار حضرات حسنین کریمین علیہم السلام ہی ہیں۔ نیز اس تصنیف میں عظمتِ اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام بیان کرنے کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اَئمہ سلف صالحین کی اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام سے حد درجہ محبت اور وارفتگی کی کیفیات بھی اِحاطہ تحریر میں لائی گئی ہیں۔ ان کیفیات کو تحریر کرنے کا مقصدِ سعید یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کے درمیان اُستوار محبت، الفت، عقیدت اور باہمی اِحترام سے آ گہی حاصل ہو اور اس حوالے سے پھیلائی گئی ذہنی پراگندگی اور بدعقیدگی کا اِزالہ کیا جا سکے۔ کتاب کے آخر میں اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام اور قرابت دارانِ مصطفیٰ ﷺ کے فضائل و مناقب پر منتخب احادیث کو جامع انداز سے مرتب کیا گیا ہے۔ اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کے فضائل اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تعلقات کے حوالے سے یہ ایک فقید المثال کتاب ہے۔

3۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب (كَنْزُ الْمَطَالِبِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِب رضی اللہ عنہ)

شیرِ خدا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے فضائل و مناقب اور رِفعت و شان پر بڑی کثرت کے ساتھ کتبِ احادیث و سیر اور آثارِ صحابہ میں روایات مذکور ہیں، جو آپ کی شان کے علو اور ممتاز و منفرد خصوصیات کو ظاہر کرتی ہیں۔ كَنْزُ الْمَطَالِبِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِب رضی اللہ عنہ کے عنوان سے شیخ الاسلام کی اس کتاب میں حوالہ جات و تخریج کے ساتھ ایک سو ستاسی (187) منتخب احادیثِ مبارکہ کو مع اُردو ترجمہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب میں اِس قدر حسین انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ آپ کی جلیل القدر عظمت و شان کا کوئی گوشہ مخفی نہیں رہا۔ یہ کتاب حضور نبی اکرم ﷺ کے فرامین

-'جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے' اور 'جو اسے دوست رکھے گا اللہ اسے دوست رکھے گا اور جو اس سے عداوت رکھے گا اللہ اس سے عداوت رکھے گا' - کا عملی اظہار و بیان ہے۔

4۔ باب مدینہ علم علیہ السلام (اَلْقَوْلُ الْقَيِّم فِي بَابِ مَدِيْنَةِ الْعِلْم علیہ السلام)

حضور نبی اکرم ﷺ کے بحرِ علم و معرفت سے جو علوم و معارف، حقائق و اَسرار اور غوامض و دقائق مولائے کائنات سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو نصیب ہوئے، وہ انہی کا حصہ تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رفعت علمی کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا (میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے)۔

اَلْقَوْلُ الْقَيِّم فِي بَابِ مَدِيْنَةِ الْعِلْم علیہ السلام کے عنوان سے موسوم اس کتاب میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے فقط اسی ایک حدیثِ مبارک کی مختلف اسانید وطُرق، رُواۃ اور صحت پر تفصیلی بحث کی ہے، جس سے نہ صرف اِس حدیثِ مبارک کی اِستنادی حیثیت عیاں ہوتی ہے بلکہ سیدنا علی علیہ السلام کی وُسعتِ علمی اور حکمت و معرفت کے بحرِ بیکراں کا اِدراک بھی ہوتا ہے۔

5۔'سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ سے وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی' (اس حدیث مبارک کے 128 طُرق کا بیان): اَلْإِنْتِقَا مِنْ طُرُقِ الْحَدِيْثِ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى علیہما السلام)

حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے منفرد اِعزاز اور شخصی اِمتیاز کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى علیہ السلام (تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے)۔

اس کتاب میں صرف اس ایک حدیثِ مبارک کی ایک سو اٹھائیس (128) مختلف اسانید اور طُرق مع اُردو ترجمہ درج کی گئی ہیں، جن سے اس حدیث کی شہرت و مقبولیت اور اِعتبار و حجیت پر روشنی پڑتی ہے۔

6۔'فاطمہ تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہے' (اس حدیث مبارک کے 63 طُرق کا بیان): فَرْحَةُ الْمُؤْمِنِيْن فِي طُرُقِ الْحَدِيْثِ: فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ علیہا السلام

مذکورہ مبارک عنوان والی یہ تالیف شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا مخدومہ کائنات سیدہ فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کی بارگاہِ مقدسہ میں ایک عاجزانہ نذرانہ ہے۔ سرور کائنات ﷺ نے اس حدیثِ مبارک میں اپنی لختِ جگر سیدہ فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کو سارے جہانوں کی تمام خواتین کی سردار قرار دیا ہے۔ یوں اس تالیف میں درج بالا حدیثِ مبارک کو تریسٹھ (63) مختلف طُرق کو یک جا کر کے ایک گل دستے کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔

7۔'فاطمہ میری جان کا حصہ ہے' (اس حدیث مبارک کے طُرق اور روایت کرنے والے محدثین کا بیان): الرُّطَبُ الْجَنِيّ فِي طُرُقِ الْحَدِيْثِ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي

اس کتاب میں مخدومہ کائنات سیدہ فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کے بارے میں سرورِ کائنات ﷺ کے فرمان 'فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي' کو مختلف طرق کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اِس حدیثِ مبارک کو روایت کرنے والے محدثین کا تذکرہ بھی شاملِ کتاب ہے۔ یہ مختصر کتاب اپنے اندر تاریخی اہمیت سموئے ہوئے ہے۔

8۔'حسن اور حسین تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں' (اس حدیثِ مبارک کے 101 طُرق کا بیان) جَلَاءُ الْغُمَّة مِنْ طُرُقِ الْحَدِيْثِ: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّة

حضرات حسنین کریمین علیہما السلام کی ذوات مبارکہ کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ یہ وہ شہزادے ہیں جنہیں پہلی غذا کے طور پر آپ ﷺ کا مبارک لعابِ دہن نصیب ہوا۔ یہ وہ مبارک نام

ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے اللہ رب العزت کی جانب سے منتخب کیا۔ یہ نام ان سے پہلے اس کائنات میں کسی اور کے نہیں رکھے گئے تھے۔ یہ وہ معزز سوار ہیں جنہیں راکبِ دوشِ رسول ﷺ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ یہ وہ نفوسِ قدسیہ ہیں جن کے لیے امام الانبیاء ﷺ نے اپنے سجدے طویل کیے۔ جب رسولِ مکرم ﷺ نے قیامت تک کے اَہلِ حق کو ان کی عظمت، فضیلت اور رتبے کی انتہا دکھانا چاہی تو ارشادفرمایا:

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ (حسن اور حسین تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں)۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی یہ تالیف جنت میں انہی شہزادوں کی سیادت کے حوالے سے ہے۔ اس تالیف میں رسول مکرم ﷺ کی اس حدیثِ مبارک کوایک سو ایک (101) مختلف طُرُق کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔

9۔ حدیثِ ردِّ شمس کا تحقیقی جائزہ (اَلْقَوْلُ السَّوِيّ فِي رَدِّ الشَّمْسِ لِعَلِيٍّ عليه السلام)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اَلْقَوْلُ السَّوِيّ فِي رَدِّ الشَّمْسِ لِعَلِيٍّ عليه السلام کے عنوان سے لکھی گئی اِس کتاب میں سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لیے سورج کے پلٹائے جانے کے واقعے پر اِنتہائی شرح و بسط کے ساتھ تحقیق کی ہے اور اس موضوع پر کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا۔ اس کتاب کے آغاز میں ردِ شمس کے حوالے سے وارد ہونے والی مختلف روایات مفصل تحقیق و تخریج کے ساتھ جمع کی گئی ہیں۔ اِس کے بعد محدثین کرام کے ہاں حدیثِ ردِّ شمس کے اِستناد اور حجیت کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ نیز رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اِس حدیث کے راویوں کی فہرست بھی درج کی ہے۔ اِس کتاب میں صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی سے نہیں بلکہ اپنی اپنی تالیفات میں اِس حدیث کو روایت کرنے والے اَئمہ و محدثین کی تفصیلات بھی درج ہیں۔ بعد ازاں اِس حدیثِ مبارک کے طُرُق کی تحقیق اور اس کے راویوں کا حال بھی بیان کیا ہے۔ آخرِ کتاب میں اِس حدیث کی اُنیس (19) اَسانید پر مفصل تحقیق درج کرتے ہوئے اِس کے رُواۃ پر جرح و تعدیل کی گئی ہے۔ یوں اس حدیثِ مبارک کی استنادی حیثیت کو واضح کیا ہے۔

10۔ حدیثِ ولایتِ علی رضی اللہ عنہ کا تحقیقی جائزہ (اَلْكِفَايَة فِي حَدِيْثِ الْوِلَايَة)

تاجدارِ کائنات ﷺ نے فرمایا ہے: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ (جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے)۔

بعض لوگ اِس حدیثِ مبارک کی ثقاہت اور سند پر اِعتراضات کرکے اسے ضعیف یا موضوع ثابت کرنے کی سعیِ لاحاصل کرتے ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اِس غلط فہمی کے اِزالے کے لیے اَلْكِفَايَة فِي حَدِيْثِ الْوِلَايَة تحریر کی۔ اِس کتاب میں یہ حدیثِ مبارک اُردو ترجمہ کے ساتھ 153 مختلف اسانید و طُرُق سے بیان کی ہے۔ انہوں نے ان کے رُواۃ اور صحت پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ ان 153 طُرُق میں سے اکثر صحیح یا حسن ہیں۔ اِس حدیث پر کی جانے والی نقد و جرح کا اُصول حدیث کے مطابق محاکمہ بھی کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں 'حدیثِ ولایتِ علی رضی اللہ عنہ' کو روایت کرنے والے اٹھانوے (98) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسماے گرامی بھی ذکر کیے گئے ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ حدیث ان چند احادیثِ مبارکہ میں سے ہے جنہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس قدر کثیر تعداد نے روایت کیا ہے۔

11۔ اِعلانِ غدیر (اَلسَّيْفُ الْجَلِي عَلٰى مُنْكِرِ وِلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام)

اِس تصنیف میں حضور نبی اکرم ﷺ کے روحانی وارث سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مقامِ ولایت کا تذکرہ ہے۔ سیدنا علی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کی ولایت و نیابت کا اعلانِ غدیر، جو آپ ﷺ نے حجۃ الوداع سے واپسی پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کثیر جماعت میں کیا، اس کتاب کا اصل موضوع ہے۔ یہ ایک حدیثِ مبارک باون (52) مختلف طرق سے روایت کی گئی ہے۔ اس کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ خلافتِ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ولایتِ سیدنا علی عليه السلام کے بلافصل ہونے پر نادر مقدمہ بھی اِس کتاب کو اِس موضوع پر لکھی جانے والی دیگر کتب سے ممیز و

ممتاز کرتا ہے۔

12۔ سیدہ فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کے فضائل و مناقب (اَلدُّرَّةُ الْبَيْضَاء فِي مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاء علیہا السلام)

اس تالیف میں مخدومہ کائنات سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے فضائل و مناقب کو چالیس فصول میں بیان کر کے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادیِ کونین کا مقام دنیوی و اُخروی زندگی میں کس قدر بے مثال رفعتوں کا آئینہ دار ہے اور حضور ﷺ اپنی اس لختِ جگر سے کس قدر والہانہ انداز سے محبت فرماتے تھے۔

13۔ حسنین کریمین علیہما السلام کے فضائل و مناقب (مَرَجَ الْبَحْرَيْن فِي مَنَاقِبِ الْحَسَنَيْن علیہما السلام)

یہ کتاب نوجوانانِ جنت کے سردار حسنین کریمین علیہما السلام کے فضائل و مناقب پر مشتمل چالیس فصول میں ایک سو پینتیس (135) احادیث مبارکہ کا مجموعہ ہے، جس میں بیان کیا گیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان شہزادگانِ اہلِ بیت سے کس قدر محبت فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے محبت کو اپنی محبت اور ان سے عداوت کو اپنی عداوت قرار دیا ہے۔ دونوں شہزادے شبیہانِ مصطفیٰ ﷺ اور وارثانِ اَوصافِ مصطفیٰ ﷺ تھے۔

14۔ ذکرِ شہادتِ امام حسین علیہ السلام (احادیثِ نبوی کی روشنی میں): ذِكْرُ مَشْهَدِ الْحُسَيْن علیہ السلام مِنْ أَحَادِيْثِ جَدِّ الْحُسَيْن ﷺ

ذِكْرُ مَشْهَدِ الْحُسَيْن علیہ السلام مِنْ أَحَادِيْثِ جَدِّ الْحُسَيْن ﷺ کے عنوان سے اس منفرد کاوش میں سید الشہداء سیدنا امام حسین علیہ السلام کی مظلومانہ شہادت کا تذکرہ کرتے ہوئے اس درد ناک موضوع سے متعلق احادیث مبارکہ اور آثار کو ائمہ و محدثین کی تعلیقات و تصریحات اور واقعاتی ترتیب کے ساتھ منظم کیا گیا ہے۔ اس پر مستزاد سبطِ رسول علیہ السلام کی شہادت کا پس منظر اور ان کی اوائل عمری ہی میں شہادت کی پیشین گوئیاں بھی درج کی گئی ہیں۔ بعد ازاں جگر گوشہ بتول علیہا السلام کے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ اور مکہ معظمہ سے کوفہ کے سفر کو موضوع بنایا گیا ہے۔ اس کے بعد قافلہ حسینی کا دریائے فرات کے کنارے پڑاؤ اور کرب و بلا کی تپتی ریت پر تین دن کی پیاس اور بھوک سے نڈھال بہتر (72) مردانِ حق کا تاریخ انسانیت کی عظیم اور بے مثل ایثار و قربانی کا بیان ہے۔ آخر میں شہادت امام حسین علیہ السلام کے بعد رونما ہونے والے واقعات کو ترتیب کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے۔ اس تاریخی کتاب میں موضوع سے متعلقہ ایک سو بائیس (122) روایات درج کی گئی ہیں، جب کہ ائمہ و محدثین کی تصریحات و توضیحات اس کے علاوہ ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ کے دوران درد و سوز کی کیفیات بھی نصیب ہوں گی اور گناہوں کی سیاہی دھونے کے لیے اشکوں کی برسات بھی۔ اِن شاء اللہ۔

15۔ اِمام مہدی علیہ السلام (اَلْقَوْلُ الْمُعْتَبَر فِي الْإِمَامِ الْمُنْتَظَر علیہ السلام)

یہ امام مہدی علیہ السلام کی آمد سے متعلق انتہائی اہم اور دلچسپ کتاب ہے۔ امام مہدی علیہ السلام وہ عظیم شخصیت ہیں کہ جن کی آمد سے دنیا پر قانونِ الٰہی کی حکمرانی ہوگی۔ اس کتاب میں امام مہدی سے متعلق ان سوالات کے تسلی بخش جوابات دیے گئے ہیں جو ہمارے معاشرے میں زبان زدِ عام ہیں، مثلاً: امام مہدی کی آمد کی کیا علامات ہیں؟ ان کا ظہور کس جگہ ہوگا؟ وہ کب آئیں گے؟ وہ کون لوگ ہوں گے جو ان کا ساتھ دیں گے؟ ان کی فتح و غلبے کی کیا برکات ہوں گی؟

الغرض! اس محققہ کتاب میں اس کی مکمل تفصیل درج ہے۔ علاوہ ازیں ولایتِ امام مہدی پر نادر مقدمہ بھی کتاب کی زینت ہے۔

16۔ اربعین: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں مذکور سیدنا علی المرتضیٰ، سیدہ کائنات اور حسنین کریمین علیہم السلام کے فضائل و مناقب (اربعین: فَضَائِلُ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَيْنِ علیہم السلام مَا رَوَى الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحَيْنِ)

اس اربعین میں مولائے کائنات سیدنا علی، سیدہ کائنات حضرت فاطمۃ الزہراء، امام حسن مجتبیٰ اور امام حسین علیہم السلام کے فضائل و مناقب کو صرف 'صحیح بخاری' اور 'صحیح مسلم' کی احادیث کی روشنی میں ترتیب دیا گیا ہے۔ بنیادی احادیث اکتالیس

عمران خان (وزیراعظم پاکستان)

ڈاکٹر طاہرالقادری ایک محبِ وطن، اسلام دوست، بلند پایہ علمی شخصیت ہیں، انہوں نے اپنے علمی، تحقیقی، اصلاحی، سیاسی کردار اور جدوجہد سے اہل پاکستان کی خدمت کی، بالخصوص نوجوانوں کی کردار سازی کیلئے ان کی مساعی قابل تقلید اور قابل رشک ہیں، ڈاکٹر طاہرالقادری کی صحت وسلامتی کیلئے دعا گو ہوں۔

بلاول بھٹو زرداری (چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی)

میری والدہ منہاج القرآن کی لائف ممبر تھیں، منہاج القرآن اسلام کی انتہا پسندی سے پاک تعلیمات کو دنیا بھر میں عام کررہا ہے، اس کا سہرا ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے سر ہے، میں ان کی درازی عمر اور صحت وتندرستی کے لیے دعا گو ہوں۔

سراج الحق (امیر جماعت اسلامی)

ڈاکٹر طاہرالقادری ایک بلند پایہ علمی شخصیت ہیں، انہوں نے تعلیم اور ویلفیئر کے شعبے میں بے مثال ادارے قائم کیے اور پسماندہ اضلاع کے عوام پر علم کے دروازے کھولے، علم اور امن کی خدمت کے حوالے سے ان کی خدمات قابل تعریف ہیں۔

سردار عثمان بزدار (وزیراعلیٰ پنجاب)

ڈاکٹر طاہرالقادری کی دینی اور تعلیمی خدمات قابل ستائش ہیں اور وہ 5 سو سے زائد کتابیں لکھنے کا اعزاز بھی رکھتے ہیں، ڈاکٹر طاہرالقادری دین اسلام کی ترویج و اشاعت کیلئے گراں قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ میں ڈاکٹر طاہرالقادری کو ان کی سالگرہ کے موقع پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

مراد علی شاہ (وزیراعلیٰ سندھ)

ڈاکٹر طاہرالقادری ہمارے لیے انتہائی قابل احترام اور قابل قدر علمی شخصیت ہیں، انہوں نے ایک ایسے وقت میں دہشت گردی کے خلاف فتویٰ دے کر دہشتگردوں کے مکروہ عزائم اور باطل فکر کو بے نقاب کیا جب پاکستان کے شہر دہشتگردوں کی انسانیت سوز کارروائیوں کی زد پر تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی تحریر اور تقریر میں مزید برکت اور طاقت پیدا فرمائے۔

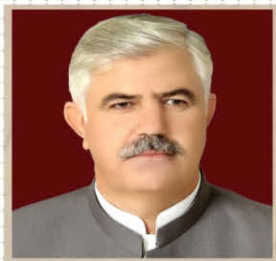

محمود خان (وزیراعلیٰ خیبرپختونخوا)

منہاج القرآن عالم اسلام کی واحد اسلامی، اصلاحی تحریک ہے جس کا نیٹ ورک دنیا کے 90 سے زائد ممالک میں پھیلا ہوا ہے اور یہ اسلامک سنٹرز اسلام کے صحیح پیغام کو عامۃ الناس تک پہنچا رہے ہیں، صرف 38 سال کے مختصر عرصہ میں دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا پیغام پہنچانے والے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ہیں۔

چودھری محمد سرور (گورنر پنجاب)

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری پاکستان کا فخر اور ایک بین الاقوامی شخصیت ہیں، انہوں نے اسلام کا پرامن چہرہ پوری دنیا میں متعارف کروا کر اسلام اور عالم اسلام کی بے مثال خدمت کی، میں دعا گو ہوں کہ وہ صحت وتندرستی کے ساتھ ہمارے درمیان رہیں۔

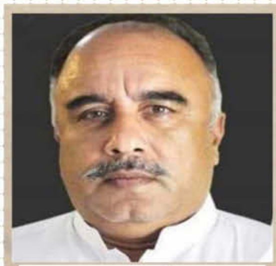

شاہ فرمان (گورنر خیبر پختونخوا)

میں ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو ایک ماڈریٹ سکالر کے طور پر جانتا ہوں، وہ دینی تعلیمات کو امت کے مابین اتحاد اور محبت کے لیے بروئے کار لائے، انہوں نے ہر قسم کی تفرقہ بازی اور نفرت کے خاتمے کیلئے گراں قدر قومی، دینی وملی خدمات انجام دیں، میں ان کی صحت وتندرستی کیلئے دعا گو ہوں۔

سردار عتیق احمد خان (سربراہ مسلم کانفرنس آزاد کشمیر)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی جملہ خدمات کو دیکھتے ہوئے میں اس حقیقت تک پہنچا ہوں کہ جو شخصیت شیخ الاسلام کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے، یہ بلاشبہ عظیم شخصیت ہے، جب بھی بین المذاہب و مسالک ہم آہنگی کے فروغ کی بات ہوگی تو شیخ الاسلام کی خدمات کو یاد رکھا جائے گا۔

ڈاکٹر طاہرالقادری علمی دنیا کا ایک ممتاز نام ہیں، انہوں نے علوم اسلامیہ کے ہر شعبہ میں گراں قدر علمی خزانے کا اضافہ کیا، علوم قرآنیہ ہوں یا علوم الحدیث یا فقہ انہوں نے ملت کی گراں قدر خدمت انجام دی، ہمیں خوشی ہے کہ ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے عہد میں زندہ ہیں۔

ڈاکٹر نور الحق قادری (وفاقی وزیر مذہبی امور)

ڈاکٹر طاہرالقادری میرے دوست بھی ہیں اور مہربان بھی، ان کے ساتھ دیرینہ تعلق ہے، ان سے مل کر ہمیشہ فرحت محسوس کرتا ہوں، ڈاکٹر طاہرالقادری کو اللہ نے تحریر اور تقریر کی نعمت سے نوازا ہے اور وہ اپنے علم سے نوجوانوں کی کردار سازی کررہے ہیں، فی زمانہ یہ ایک بڑی خدمت ہے۔

شیخ رشید (وفاقی وزیر ریلوے)

اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر طاہرالقادری کو دین و دنیا کے علوم سے نوازا، زبان وبیان پر دسترس عطا کی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے اللہ کی عطا کردہ ان خوبیوں اور نعمتوں کا انتہائی مثبت اور موثر استعمال کیا، ڈاکٹر طاہرالقادری نے پوری دنیا میں اسلام کا مقدمہ لڑا اور ثابت کیا کہ اسلام ایک پرامن دین ہے۔

فواد چوہدری (وفاقی وزیر اطلاعات)

(41) ہیں، لیکن مختلف موضوعات کے تحت کل اکاون (51) احادیث اِس نادر کتاب میں شامل کی گئی ہیں۔

17۔ اربعین: دُرَرُ الْعِقْدَيْنِ فِي بَيَانِ حَدِيْثِ الثَّقَلَيْنِ (حدیثِ ثقلین)

اَہلِ بیتِ اَطہار ؑ کی محبت و اتباع نصوصِ شرعیہ سے ثابت ہے۔ اُم الکتاب قرآنِ مجید نے اَہلِ بیتِ اَطہار ؑ کی مودّت کو اَجرِ رسالت قرار دے کر ایمان کا لازمی جزو قرار دیا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے بے شمار احادیث میں اپنے اَہلِ بیتِ اَطہار ؑ کی فضیلت وعظمت اور شان و شوکت بیان فرمائی ہے۔ اِنہی فرامین مبارکہ میں سے ایک 'حدیثِ ثقلین' بھی ہے۔ ثقلین سے مراد ہے: دو انتہائی قیمتی چیزیں یعنی قرآن مجید اور اَہلِ بیتِ اَطہار ؑ۔ آپ ﷺ نے قرآن مجید اور اَہلِ بیتِ اَطہار ؑ کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ بے شک میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں: ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب اور دوسری میری عترت ہے۔ جب تک تم ان کی محبت اور اتباع کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے، تب تک گم راہ نہیں ہو سکتے۔ گویا دنیا و آخرت میں کامیابی اور ہدایت کا ذریعہ رجوع الی القرآن اور تمسکِ اَہل بیت ؑ کو قرار دیا گیا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اس ایمان افروز حدیثِ مبارک کو اکتالیس (41) مختلف طرق سے بیان کیا ہے۔ گویا یہ اکتالیس (41) بیش قدر جواہر سے آراستہ نور کے ہالہ پر مبنی ایک روحانی اور نورانی مالا ہے۔ کتاب کے آخر میں قارئین کی آسانی کے لیے نفس مضمون کی وضاحت سے متعلق بعض ضروری توضیحات بھی شامل کی گئی ہیں۔

18۔ اَربعین: سیدنا علی ؓ کا ذکرِ جمیل (حُسْنُ الْمَآب فِي ذِكْرِ أَبِي تُرَاب ؓ)

مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے فضائل و مناقب پر حُسْنُ الْمَآب فِي ذِكْرِ أَبِي تُرَاب ؓ کے عنوان سے یہ کتاب اکتالیس (41) مستند احادیث کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب میں مولاے کائنات ؑ کے فضائل و مناقب کو مختصراً جمع کر دیا گیا ہے تاکہ علماء، طلبہ اور عامۃ الناس بھرپور استفادہ کر سکیں۔

19۔ اَربعین: محبتِ حسنین کریمین ؑ (هَدْيُ الثَّقَلَيْن فِي حُبِّ الْحَسَنَيْن ؑ)

یہ باغِ نبوت کے مہکتے پھول، شہزادگانِ کاشانہ رسول کی محبت و مودت پر اکتالیس (41) احادیث کا مجموعہ ہے، جس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے حسنین کریمین ؑ سے محبت کو ایمان کا حصہ قرار دینے والی احادیث کو جمع کیا ہے۔ یہ عامۃ الناس کے استفادہ کے لیے ایک مختصر اور جامع کتاب ہے۔

20۔ مناجاتِ اِمام زینُ العابدین ؑ

اس کتاب میں سیدنا امام زین العابدین ؑ کی درج ذیل مناجات کو یک جا کیا گیا ہے:

☆ مناجاتُ المتعوذین ☆ مناجاتُ التائبین

☆ مناجاتُ الراغبین ☆ مناجاتُ الذاکرین

21۔ حبِ علی ؓ

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے: 'جس نے علی سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی؛ اور جس نے مجھ سے محبت کی، اس نے خدا سے محبت کی؛ اور جس نے علی سے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا؛ اور جس نے مجھ سے بغض روا رکھا اُس نے خدا سے بغض رکھا'۔

اس مختصر مگر وقیع رسالہ میں اسی فرمان کی وضاحت اور تشریح بیان کی گئی ہے۔

22۔ سیرتِ حضرت خدیجۃ الکبریٰ ؓ

یہ تصنیف سیدہ خدیجۃ الکبریٰ ؓ کی سیرت پر مشتمل ہے۔ اس میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ازدواجی زندگی کے لیے آپ کے اِنتخاب کی حکمت وبصیرت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اللہ رب العزت نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کی حیات طیبہ کا کوئی گوشہ چشمِ عالم سے مخفی نہیں رکھا۔ اس تصنیف میں حضور ﷺ کی ازدواجی زندگی پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے کہ آپ ﷺ کا اپنی شریکۂ حیات حضرت خدیجہ ؓ سے قلبی تعلق کا عالم کیا تھا۔ اس کتاب کے مطالعہ سے انسان کی رہنمائی کا بھرپور سامان مہیا ہوتا ہے۔

23۔ سیرتِ سیدہ عالم فاطمۃ الزہرا ؑ

جگر گوشہ رسول ﷺ، سیدۃ نساء العالمین ؑ کی سیرت مبارکہ کا حسین تذکرہ اس کتاب کا موضوع ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اس کتاب میں سیدہ کائنات ؑ کی سیرت مبارکہ کو سلیس اور خوبصورت پیرائے میں بیان کیا ہے تاکہ دخترانِ اسلام آپ کی سیرت کو اپنے لیے مشعل راہ بنائیں۔

24۔ شہادتِ اِمام حسین ؑ (فلسفہ و تعلیمات)

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسین

اس کتاب میں سیدنا امام حسین ؑ اور اُن کے ساتھیوں کی شہادت کا پس منظر و پیش منظر انتہائی مؤثر انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اس تحقیق کی بدولت شیخ الاسلام کی جانب سے شیعہ سنی اختلافات میں اِعتدال و توازن کا راستہ ہموار ہوا ہے۔ حدیثِ کربلا حریتِ فکر، نفاذِ عدل اور انسان کے بنیادی حقوق کی بحالی کی ایک عظیم الشان دستاویز ہے۔ اسی بنا پر یہ کتاب اُمتِ مسلمہ کو متفقہ معاملات پر متحد کرنے کی ایک بہترین کاوش ہے۔ اس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ خونِ حسین ؑ کا قرض چکانے کی ایک ہی صورت ہے کہ شعورِ کربلا کو ہر سطح پر زندہ رکھا جائے۔

25۔ شہادتِ اِمام حسین ؑ (حقائق و واقعات)

اِس کتاب میں سیدنا امام عالی مقام ؑ کی مدینہ منورہ سے سوئے کربلا روانگی، اس دوران پیش آنے والے اہم واقعات، واقعہ کربلا کا پس منظر اور پیش منظر مستند کتب سے بیان کیا گیا ہے۔ امام عالی مقام اور آپ کے ساتھیوں کی شہادت اور شہادت کے بعد کے واقعات کا ذکر بھی ہے۔ یزید لعین اور اُس کے حواریوں کا ظلم و سفاکیت، جبر و تشدد اور پھر اُن کے عبرت ناک انجام کا تذکرہ بھی شاملِ کتاب ہے۔

26۔ شہادتِ اِمام حسین ؑ: ایک پیغام

سیدنا امام حسین ؑ اور آپ کے خانوادے کی قربانیاں کس لیے تھیں؟ اُن کا مقصد کیا تھا؟ کیا کربلا کا واقعہ محض ایک تاریخی المیہ ہے یا اس کے اندر مسلمانانِ عالم کے لیے ایک خاص پیغام پوشیدہ ہے، جو رہتی دنیا تک اُن کی رہنمائی کرتا رہے گا؟ اس حقیقت کو بھی اسی کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔

اس مختصر اور جامع کتاب میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے پیغامِ کربلا کو خوبصورت پیرائے میں بیان کیا ہے۔

27۔ شہادتِ اِمام حسین ؑ اور محبتِ اِمام حسین ؑ

یہ کتاب ذبحِ کربلا امام عالی مقام سیدنا حسین ؑ کی شہادت اور محبت کے بیان پر نہایت ایمان افروز اور روح پرور بیان کا مجموعہ ہے۔ اس میں واضح کیا گیا ہے کہ امامِ عالی مرتبت سیدنا حسین ؑ کی محبت دراصل آقاے دو جہاں ﷺ ہی کی محبت ہے۔ پھر اس قربانی کے پس منظر میں انبیاے کرام ؑ کی قربانیوں کا اک تازہ جہان آباد ہے۔

28۔ ذبحِ عظیم (ذبحِ اسماعیل ؑ سے ذبحِ حسین ؑ تک)

خاندانِ رسول ﷺ کے لہو سے تحریر ہونے والی حریت و ایثار کی لازوال داستان اس کتاب کی زینت ہے۔ اس سے انسانیت کے لیے قربانی کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ شعورِ کربلا کیا ہے؟ پیغامِ کربلا کیا ہے؟ پر فصیح و بلیغ تبصرہ بھی اس میں موجود ہے۔ درحقیقت شہادتِ امام حسین ؑ ان قربانیوں کا تسلسل ہے جو انبیاے کرام ؑ کی جانب سے وقتاً فوقتاً پیش کی جاتی رہی ہیں۔ شہیدِ کربلا امام حسین ؑ کی قربانی سیدنا اسماعیل ؑ کی قربانی سے بہت زیادہ مماثلت رکھتی ہے۔ اسی لیے حکیم الامت علامہ محمد اقبالؔ نے یہ فرمایا ہے:

غریب و سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم
نہایت اس کی حسینؓ، ابتدا ہے اسماعیلؑ

اس کتاب کی ہر ہر سطر اتحادِ اُمت کی شاہراہ پر چراغ جلاتی ہے۔

29. The Ghadir Declaration

یہ 'اَلسَّيْفُ الْجَلِي عَلٰى مُنْكِرِ وِلَايَةِ عَلِيٍّ' کا انگریزی ترجمہ ہے۔ اس کا تعارف مذکورہ بالا سطور میں گزر چکا ہے۔

30. Fatima ؑ: The Great Daughter

of Prophet Muhammadﷺ

یہ 'اَلدُّرَّةُ الْبَيْضَاء فِي مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاء ؑ' کا انگلش ترجمہ ہے۔ اس کا تعارف گزشتہ صفحات میں گزر چکا ہے۔ نیز اس کتاب میں درج ذیل دو کتب بھی انگریزی ترجمہ کے ساتھ شامل کی گئی ہیں:

(1) 'فاطمہ تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہے' (اس حدیثِ مبارک کے تریسٹھ (63) طُرُق کا بیان): فَرْحَةُ الْمُؤْمِنِيْن فِي طُرُقِ الْحَدِيْثِ: فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ

(2) 'فاطمہ میری جان کا حصہ ہے' (اس حدیثِ مبارک کے طُرُق اور روایت کرنے والے محدثین کا بیان): الرُّطَبُ الْجَنِيّ فِي طُرُقِ الْحَدِيْثِ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي

ان دونوں کتب کا تعارف بھی گزشتہ صفحات پر بیان ہو چکا ہے۔

31. The Awaited Imam: Mahdi ؑ

یہ 'اَلْقَوْلُ الْمُعْتَبَر فِي الْإِمَامِ الْمُنْتَظَر ؑ' کا انگلش ترجمہ ہے۔ اِس کا تعارف سابقہ سطور میں گزر چکا ہے۔

32. Clarity Amidst Confusion: Imam Mahdi ؑ & The End of Time

یہ کتاب دس (10) ابواب پر مشتمل ہے۔ کتاب کے آغاز میں فتنوں کے ذکر کرنے کے بعد امام مہدی ؑ کے بارے میں وارد ہونے والی روایات کے استناد و اعتبار پر بحث کی گئی ہے۔ پھر امام مہدی کے بارے میں قرآنی آیات سے استشہاد کرکے دلائل کو مزید پختہ کیا گیا ہے۔ اپنے موضوع پر مختصر مگر جامع دستاویز کی حیثیت رکھنے والی اس کتاب میں علاماتِ قیامت کے ساتھ ساتھ امام مہدی ؑ کی آمد کا وقت بھی بیان کیا گیا ہے۔

فضائل و مناقبِ اَہلِ بیتِ اَطہار ؑ کے موضوع پر ہونے والے دروس و خطابات

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے مذکورہ کتب کے علاوہ اَہلِ بیتِ اَطہار ؑ کی عظمت و فضیلت اور شہادتِ امام حسین ؑ کے حوالے سے کثیر خطابات و دروس بھی دیے ہیں۔ ان میں سے چند اہم خطابات کے عنوانات ذیل میں تحریر کیے جا رہے ہیں:

1۔ فضائلِ اَہلِ بیت ؑ
2۔ ایمان اور اَہلِ بیت کی محبت
3۔ اَہلِ بیتِ اَطہار ؑ کی محبت واجب ہے
4۔ صحابہ کرام ؓ اور شانِ اَہلِ بیت ؑ (پنجابی)
5۔ فضائلِ اَہلِ بیتِ اَطہار ؑ اور شہادتِ امام حسین ؑ
6۔ شانِ اَہلِ بیتِ اَطہار ؑ: عقیدۂ اَہلِ سنت میں حضرت علی المرتضیٰ ؑ اور حضرت امیر معاویہ ؓ کا مقام [تین حصے]
7۔ مناقبِ علی المرتضیٰ: حبِ علی کو شیعیت قرار دینا خارجیت ہے (درس خصائص علی بن ابی طالب)
8۔ دفاعِ شانِ سیدنا علی المرتضیٰ ؑ (علمِ حدیث کی روشنی میں) - دو حصے
9۔ حبِ علی ؑ بزبانِ صحابہ ؓ
10۔ درسِ نہج البلاغہ
11۔ حقائق و آدابِ علم (فرموداتِ مولا علی المرتضیٰ ؑ کی روشنی میں)
12۔ علومِ نبوت کے امین سیدنا علی المرتضیٰ ؑ
13۔ اخلاقِ حسنہ (سیدنا علی (ؓ) چشمہ علم و ولایت اور تعلیمات اہل بیت اطہار)
14۔ سیدۂ کائنات (قرآن کی نگاہ میں)
15۔ سیرتِ سیدۂ عالم ؑ سیرتِ مصطفوی ﷺ کا مظہرِ اتم ہے (خطبہ جمعہ)
16۔ شانِ سیدۂ کائنات (سلام اللہ علیہا) بزبانِ سرورِ کائنات
17۔ سیرتِ سیدۂ فاطمۃ الزہراء، حق اور صداقت کی پہچان
18۔ فاطمہ بضعة منّی (فاطمہ میری جان کا حصہ ہے)
19۔ درسِ مناقبِ حسنین کریمین ؑ (دو اَقساط)
20۔ حیاتِ شہداء

21۔ فلسفہ شہادتِ امام حسین علیہ السلام
22۔ امام حسین علیہ السلام اور ان کا امتیازِ شہادت
23۔ شہادت امام حسین علیہ السلام اور مقامِ رضا
24۔ محبتِ حسین علیہ السلام اور شہادتِ حسین علیہ السلام
25۔ فلسفہ شہادت اور کمالِ مقامِ رضا
26۔ شہادتِ امام حسین علیہ السلام کا تاریخ انسانی میں مقام
27۔ واقعہ کربلا کی دینی اہمیت
28۔ شہادتِ امام حسین علیہ السلام اور قوم کے نام اہم پیغام
29۔ شہادتِ امام حسین علیہ السلام کا روحانی اور سیاسی پہلو
30۔ شہادتِ امام حسین علیہ السلام سیرت النبی ﷺ کا ہی ایک باب ہے
31۔ عصرِ حاضر اور پیغامِ کربلا
32۔ حضور ﷺ کے سفرِ شہادت کی تکمیل
33۔ شانِ اَہلِ بیتِ اور محبت وغم حسین علیہ السلام
34۔ ذبحِ اسماعیل علیہ السلام سے ذبحِ حسین علیہ السلام تک
35۔ مقامِ حسین علیہ السلام اور پیغامِ حسین علیہ السلام
36۔ واقعہ کربلا: سیاسی جمہوری اور ریاستی حوالے سے
37۔ واقعہ کربلا: یزید کا دورِ حکومت
38۔ حضور ﷺ کی سری و جہری شہادت کی حقیقت
39۔ حسین علیہ السلام مجھ سے ہے اور میں حسین علیہ السلام سے ہوں
40۔ حقا کہ بنائے لاالہٰ است حسین علیہ السلام
41۔ کربلا سے شام تک
42۔ ذکرِ حسین علیہ السلام اور تذکرۂ کربلا
43۔ امام حسین علیہ السلام کے قاتل اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمن ہیں
44۔ ذکرِ حسین علیہ السلام کی ضرورت واہمیت (ائمہ ومحدثین کی نظر میں)
45۔ شہادتِ امام حسین علیہ السلام (احادیث نبوی کی روشنی میں)
46۔ آمد امام مہدی علیہ السلام (دو حصے)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا ہر خطاب اپنی جگہ ایک جامع دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ صرف خطابات کے عنوانات پڑھنے سے ہی واضح ہو جاتا ہے کہ خطاب میں کیا بیان کیا گیا ہے۔ اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کے حوالے سے آپ کے منتخب خطابات کے مذکورہ بالا عنوانات سے یہ حقیقت اَلم نشرح ہوتی ہے کہ ہر خطاب سے ایمان کو تازگی، عقیدے کو پختگی اور فکر کو سنجیدگی اور سوچ کو حقیقت نصیب ہوتی ہے۔

یہاں یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ جب بعض اَحباب کی جانب سے مولا علی المرتضیٰ علیہ السلام کی ذات پر کیچڑ اچھالا گیا، تو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے بعنوان ’’دفاعِ شانِ سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام (علم حدیث کی روشنی میں)‘‘ کے موضوع پر سولہ گھنٹوں پر محیط دو طویل نشستوں میں مدلل اور دندان شکن جواب دیا، جسے کوئی بھی آج تک رَدّ کرنے کی جسارت نہیں کر سکا۔

اِسی طرح گزشتہ سال بعض لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابلے اور موازنہ میں ایک ایسے صحابی رسول کے مقام و مرتبہ کو بیان کرنے کا اہتمام کیا جن کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں فضیلت کے اعتبار سے گیارہواں درجہ ہے۔ اس عمل کے ردِعمل میں شیخ الاسلام نے اعتکاف کی پہلی دو راتوں میں ہونے والے خطابات کا موضوع ہی یہ اپنایا: ’’شانِ اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام: عقیدۂ اَہلِ سنت میں حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقام‘‘۔ دو راتیں اِس موضوع پر قرآن و حدیث، آثارِ صحابہ اور ائمہ سلف صالحین کی کتب سے اتنی مفصل اور مدلل گفت گو کی گئی کہ اُمت کو تقسیم کرنے والا یہ خارجی فتنہ اپنی موت آپ مرگیا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی مرتبہ تقریر اور تحریر کا جائزہ لیا جائے تو واضح طور پر محسوس ہوتا ہے کہ ان کے ہاں آورد نہیں بلکہ آمد ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ دلائل ان کے سامنے صف بستہ کھڑے ہیں، جنہیں وہ بلا توقف بیان کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ آپ کی معتدل فکر کی پختگی اور سوچ کی میانہ روی کا نتیجہ ہے کہ آج ہر مسلک اور ہر مکتب آپ کی کتب اور دروس وخطبات سے بھرپور استفادہ کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

❁❁❁❁❁

''بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا''

ڈاکٹر طاہرالقادری نے اسلام کا معتدل بیانیہ پیش کیا

سیاسی قائدین، صحافی و دانشور حضرات اور علماء کا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو خراجِ تحسین

محترم سید سعید الحسن شاہ (صوبائی وزیر مذہبی امور)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے دینِ اسلام کی حقیقی تعلیمات کے فروغ میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں کہ تاریخ میں اس کی کوئی مثال موجود نہیں۔ اللہ تعالیٰ شیخ الاسلام کی توفیقات میں مزید اضافہ کرے اور ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

چودھری ظہیر الدین (صوبائی وزیر پبلک پراسیکیوشن پنجاب)

ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب کو اللہ تعالیٰ نے علم بھی دیا اور اس کے اظہار کا سلیقہ بھی عطا کیا۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں انہوں نے رہنمائی نہ کی ہو، سیاست ہو یا اسلامیات، امور مملکت ہوں یا اصلاحات ہر شعبے میں ان کا شاندار ''کنٹری بیوشن'' نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہمارے سروں پر ہمیشہ سلامت رکھے اور وہ اپنا کردار ادا کرتے رہیں۔

میاں محمود الرشید (صوبائی وزیر ہاؤسنگ واربن پنجاب)

شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب نے سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہید کارکنوں کا جس جرأت اور بہادری سے مقدمہ لڑا وہ قابل تحسین بھی ہے اور قابل تقلید بھی ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری ایک پرعزم اور باہمت شخصیت ہیں۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں ان کا دوست بھی ہوں اور نیاز مند بھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی امان میں رکھے اور وہ اسی طرح ملک و ملت کی خدمت کرتے رہیں۔

محترم سید صمصام شاہ بخاری (رہنما پاکستان تحریک انصاف)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اسلام کے اصل تشخص کو اجاگر کیا ہے۔ آج اگر اسلام کی کوئی حقیقی خدمت کررہا ہے تو وہ شیخ الاسلام ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کی عزت کو بلند کرنا چاہتا ہے تو پھر اس کی ضد بھی پیدا کردیتا ہے۔ آج اگر کوئی ان کی مخالفت کرتا ہے تو یہ بھی اللہ کی طرف سے ان کی عزت کو بلند کرنے کے لیے ایک سبب ہے۔ شیخ الاسلام کی تعلیمات و خدمات میں اللہ نے بے پناہ برکت دی ہے اور یہ عام فہم ہوتی ہیں۔ نہ صرف مجھے بلکہ اہل پاکستان اور امت مسلمہ کو آپ پر، آپ کی خدمات اور تعلیمات پر فخر ہونا چاہیے۔

محترم ڈاکٹر فرید احمد پراچہ (ڈپٹی سیکرٹری جنرل جماعت اسلامی)

عوامی زندگی اور علمی سرگرمیوں کو اکٹھا کرنا بہت مشکل ہے اور طاہرالقادری صاحب نے علمی تقاضے بھی پورے کیے ہیں اور عوامی تقاضے بھی پورے کیے ہیں۔ علمی زندگی کا تقاضا یہ ہے کہ

؎ آرزوئیں شبستانوں میں لے جاتی تھیں مجھ کو
میں کتب خانوں میں اوراق پر سر دھنتا رہا

علامہ صاحب نے یہ کام بھی کیا ہے جبکہ عوامی زندگی کا تقاضا یہ ہے کہ سڑکوں، شاہراہوں، گولیوں، تشدد، لاٹھی چارج کے سامنے ڈٹ جائیں تو علامہ صاحب نے یہ فرض بھی پورا کیا ہے۔ میں انہیں خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔

محترم اوریا مقبول جان (تجزیہ کار/ کالم نگار/ اینکر پرسن)

اللہ تعالیٰ کا احسان، لطف و کرم، عنایت ہے کہ وہ ہر دور میں کچھ لوگوں کو کچھ کام لینے کے لیے چن لیا کرتا ہے۔ قرآن مجید اس کے لیے وَاجْتَبَیْنَا ’’ہم چنتے ہیں/ منتخب کرتے ہیں‘‘ کا لفظ استعمال کرتا ہے۔ ورنہ اس کائنات میں بہت سے لوگ آتے اور چلے جاتے ہیں لیکن منتخب لوگوں کا خاصا یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے دور کے ان سوالات کا جواب لے کر آتے ہیں جو اس وقت لوگ لے کر گھوم رہے ہوتے ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری انہی لوگوں میں سرِ فہرست ہیں۔

مجیب الرحمٰن شامی (تجزیہ کار، کالم نگار، اینکر پرسن)

ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب میرے دوست بھی ہیں اور ایک وقت میں ہمسایہ بھی تھے۔ وہ سیاست میں ہوں یا احیائے دین کے علمی، تحقیقی سفر میں، ان کی گفتگو، ان کی تحریر اور تقریر سامعتوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہے۔ انہوں نے علوم القرآن و علوم الحدیث کو عصری تقاضوں کے مطابق بیان کر کے دین کی بڑی خدمت کی ہے، اللہ انہیں اس کی جزا دے۔

محترم قیوم نظامی (دانشور، ادیب، مصنف)

بانئ پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ نے اپنی زندگی میں ایک اصول یہ بھی دیا کہ ’’کام، کام اور صرف کام‘‘۔ اس اصول پر قائداعظم زندگی کے آخری لمحہ تک عمل پیرا رہے۔ میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے قائداعظم کے اس اصول پر اس حد تک عمل کیا کہ جتنا کام آپ نے کیا ہے، پوری دنیا اس پر حیران ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اللہ کی تائید و نصرت کے بغیر یہ کام نہیں ہوسکتا۔ زندہ شخصیات میں ڈاکٹر طاہرالقادری نے کام، عزم اور جذبے کے نئے ریکارڈ قائم کیے ہیں۔ انہوں نے پاکستان اور دنیا کی یونیورسٹیوں کے علمی، فکری کام سے زیادہ کام کیا ہے۔ 550 کتابوں کو تصنیف کیا ہے اور 5 لاکھ احادیث پر کام کر کے انہیں جدید زمانے کی ضرورت اور تقاضوں کے مطابق مرتب کیا ہے۔ دنیا کے 100 ممالک میں علمی و تربیتی مراکز قائم کیے ہیں۔ نوجوان نسل کو دینی و دنیوی تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب نے اپنی کتب میں قرآن مجید کو مرکز و محور بنایا ہے۔ سیاست کی تو قرآن مجید کو مرکز بنایا۔ تقاریر کیں تو قرآن مجید کو مرکز بنایا۔ آپ نے اسلام کے حقیقی، معتدل اور امن و سلامتی کے پیغام کی تبلیغ کی ہے۔ دہشت گردوں کے بیانیہ کے

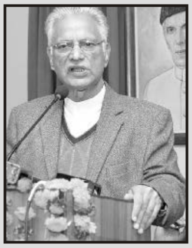

جواب میں اسلام کا مدلل حقیقی بیانیہ دینے والے یہ واحد مذہبی سکالر ہیں۔ یہ اللہ کی عطا ہے کہ انہوں نے قرآن مجید اور سیرت کو اس کی اصل روح کے مطابق سمجھا ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب پاکستان کے واحد سیاستدان اور سکالر ہیں جنہوں نے پاکستان کے سیاسی، سماجی، جمہوری، معاشی مسائل کی نہ صرف تشخیص کی ہے بلکہ اس کے لیے نسخۂ کیمیا بھی دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ملکی سیاست و ریاست کی اصلاح کے لیے جو تاریخی دھرنا دیا، وہ ملکی تاریخ کا ایک باب بن چکا ہے۔ آنے والی نسلیں اسی باب کی روشنی میں ہی اپنا راستہ نکالیں گی اور کامیابی سے ہمکنار ہوں گی۔

خرم نواز گنڈاپور (ناظم اعلیٰ تحریک منہاج القرآن)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو اللہ تعالیٰ نے بے مثال شخصی خوبیوں سے نوازا ہے۔ میری زندگی کے یہ بہترین ماہ و سال ہیں جو ان کی سرپرستی اور قیادت میں بیت رہے ہیں۔ کوئی مرحلہ سیاسی ہو یا تنظیمی، ان کی رہنمائی ایک شفیق باپ کی طرح میسر رہتی ہے۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں شیخ الاسلام کے شانہ بشانہ ہوں۔

بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان (نائب صدر تحریک منہاج القرآن)

میں دو دہائیوں سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے ہمراہ ہوں۔ میری ساری زندگی فوج کی ملازمت اور اہم عہدوں پر گزری۔ میرے لیے یہ بات خوشگوار حیرت کا باعث ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ڈسپلن کی سخت پابندی کرتے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ انہوں نے تحریک منہاج القرآن کو پوری دنیا کی تحریک بنا دیا ہے۔ میں دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ انہیں ہمارے سروں پر ہمیشہ سلامت رکھے۔

قاضی زاہد حسین (صدر پاکستان عوامی تحریک)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے ہمارا تعلق نظریاتی بھی ہے اور روحانی بھی۔ ان کی تحریروں اور تقریروں سے اپنے اعمال اور عقائد کی اصلاح کرتے ہیں۔ شیخ الاسلام کو اللہ تعالیٰ نے اظہار بیان میں ملکہ عطا کیا ہے۔ شیخ الاسلام نے خدمتِ دین کے حوالے سے جتنا سفر کیا اور محنت کی ایسی محنت اور سفر کرتے میری آنکھوں نے کسی اور کو نہیں دیکھا۔ دعا ہے ہماری سانسیں بھی شیخ الاسلام کو عطا ہو جائیں۔

محترم ڈاکٹر طاہر حمید تنولی (سربراہ شعبہ تحقیق اقبال اکیڈمی)

دین اسلام اور قرآن مجید کی تعلیمات کو عام کرنا منہاج القرآن کا خاصہ ہے اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی پوری زندگی کی جدوجہد کا طرۂ امتیاز اور پہچان بھی یہی ہے کہ دین اسلام اور قرآن حکیم کی صحیح تعلیمات کو سمجھنا اس ملت کا مزاج بنے اور اس ملت کے لہو میں اترے۔ اس ملت کے اٹھنے بیٹھنے کا عنوان دین اسلام اور قرآن حکیم کی تعلیم ہو۔ شیخ الاسلام کی ان جملہ علمی فکری اور تحقیقی خدمات پر میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

محترم جنرل (ر) اعجاز اعوان (دانشور، دفاعی تجزیہ کار)

حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد اس امتِ مسلمہ میں اللہ تعالیٰ کچھ ایسے بندوں کو چن لیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیغام کو اس کی مخلوق تک پہنچانے کے لیے کردار ادا کرتے ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری انھی لوگوں میں سرفہرست ہیں۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم ان سے وابستہ ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ اور دینِ اسلام سے ہمارے ٹوٹے ہوئے تعلق کو بحال کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ ہم قرآنی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے ایک حد تک محدود تھے، شیخ الاسلام نے قرآنی تعلیمات کو عام فہم انداز میں عامۃ الناس کے لیے پیش کیا ہے۔ جس سے ہر خاص و عام دین اسلام کو صحیح معنوں میں سمجھ سکتا ہے۔ ان کی جملہ خدمات قابلِ ستائش ہیں۔

راجہ ناصر عباس (سربراہ مجلس وحدت المسلمین)

منہاج القرآن کے پاکستان اور پاکستان سے باہر قائم سینکڑوں اسلامک سنٹرز اور تعلیمی ادارے علم اور امن کے فروغ کا باعث ہیں۔ مختصر وقت میں صدیوں جتنا کام صرف ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب ہی کر سکتے تھے۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں ان کا دوست بھی ہوں اور مجھے ان کی رہنمائی بھی میسر رہتی ہے۔

محترم مولانا سید عبدالخبیر آزاد (خطیب بادشاہی مسجد لاہور)

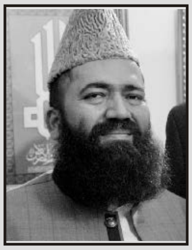

شیخ الاسلام جیسے لوگ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ قرآن مجید کا ترجمہ عرفان القرآن، کتاب التوحید، امام اعظم امام الائمۃ فی الحدیث جیسے عظیم موضوعات سمیت آپ کی 550 سے زیادہ کتب شائع ہو چکی ہیں۔ یورپ اور عالم عرب میں آپ کی شخصیت پر تحقیقی کام ہو رہا ہے۔ جو علمی کام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری صاحب نے کیا ہے، یہ پوری امتِ مسلمہ پر ان کا احسان ہے۔ شیخ الاسلام ہمیشہ امن، رواداری اور محبت کے لیے دنیا کے سامنے اسلام کا پیغام بنے ہیں۔ آپ ایک علمی شخصیت ہیں اور آج ہم پوری دنیا میں اس کا اجالا دیکھ رہے ہیں۔

محترم ڈاکٹر محمد اجمل قادری (جمیعت علمائے اسلام۔س)

جناب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ہر دلعزیز شخصیت ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی مبارک زندگی خود دین اسلام کا ایک مستقل انسائیکلو پیڈیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے دین اسلام کی حقیقی تعلیمات کے فروغ میں کئی موضوعات پر منفرد تحقیقی کاموں سے امت پر واجب بہت سارے قرض اتار دیئے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر مہربان ہوتا ہے تو انہیں ایسی ہی علمی شخصیات عطا فرماتا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کے علم، عمل اور صحت میں مزید وسعت عطا فرمائے۔

محترمہ بشریٰ رحمٰن (ادیبہ/شاعرہ، دانشور)

ہم روحوں سے جدا بھٹکتے ہوئے دل تھے، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ہمارے دلوں کو ہماری روحوں سے ملادیا۔ یہ وہی شخص کرتا ہے جو اللہ والا ہوتا ہے، جس کے دل میں رب اور حضور ﷺ ہوتے ہیں۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ سے عشق کرنے کا ایک یہ طریقہ ہے کہ وہ پوچھتا ہے کہ تم میرے بندوں کے لیے کیا کرتے ہو؟ اور کیا کیا ہے؟ کون سا خزانہ اور نور کا مینار ہے جو تم میری مخلوق کے لیے چھوڑ کر آئے ہو۔ دنیا میں دو قسم کے بندے پیدا ہوتے ہیں: ایک دنیا کو غلط راستے پر لگانے کے لیے آتے ہیں۔ یہ ضمیر اور زبان خریدنے آتے ہیں جبکہ دوسرے بندے وہ ہوتے ہیں جو دنیا کو کچھ دینے کے لیے آتے ہیں۔ شیخ الاسلام دنیا کو کچھ دینے والوں میں سے ہیں اور دینے والے بندے وہ ہوتے ہیں جو احیاء القلوب کرتے ہیں، دلوں، ذہنوں اور ضمیروں کو زندہ کرتے ہیں۔ ان کے لئے میں حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی یہ رباعی پیش کروں گی، انہوں نے فرمایا:

توڑے جو دریا نوش ہن مدہوش تھن خاموش ہن

اسرار دے سرپوش ہن صامت رہن مارن نہ بک

شیخ الاسلام جیسے لوگ دریا نوش ہیں، انہوں نے علم، عرفان، آگہی اور تقویٰ کے سمندر کے سمندر پی رکھے ہیں۔ یہ اللہ اور حضور ﷺ کے عشق میں اتنے ڈوبے ہوئے ہیں کہ مدہوش ہیں مگر باہوش لگتے ہیں۔ ان کے ظاہری لباس پر نہ جا، عشق و آگہی اور اللہ تعالیٰ کی تلاش کے اسرار ان کے اندر ہیں۔ ان کو خاموش نہ جان، ان کو عام نہ جان بلکہ ان کو دھیان دے۔ یہ چلتے ہوئے جب اپنا لباس بھی جھاڑیں گے تو اس میں سے بھی اسرار نکلیں گے۔ یہ آزمائے ہوئے، چنیدہ و مقبول بندے ہیں، اس لیے کہ مقبول، منظور اور محبوب بندے ہی اس کا کام کرتے ہیں۔ کلام پاک کا حرف حرف، لفظ لفظ، الگ الگ کرکے خدا کی توفیق سے لوگوں کی رہنمائی کے لیے پیش کرتے ہیں۔ اوروں کی طرح صرف باتیں نہیں کرتے بلکہ کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ ڈاکٹر صغریٰ صدف (شاعرہ، ادیبہ)

شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری جیسا علمی اور منطقی انداز سے بات کرنیوالا انسان میں نے دنیا میں نہیں دیکھا۔ اس امت پر اللہ کا کرم ہے اور شاید اس کے دن سنورنے والے ہیں کہ ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب جیسی شخصیت ہمیں میسر ہے۔ میں نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام کے مسلمانوں سے گزارش کرتی ہوں کہ اگر ہم نے اپنا تعارف بہتر کرنا ہے تو ہمیں اُن فتوے لگانے والے لوگوں سے جان چھڑا کر ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب کو اپنا رہنما بنانا ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب! ہمیں آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامتی عطا فرمائے۔

محترم صوفیہ بیدار (کالم نویس، شاعرہ)

ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کی ہزار جہات ہیں لیکن ہر ہر عمل اس بات سے عبارت ہے کہ آپ کی زندگی کا مقصد قرآن مجید کے حقیقی پیغام کا فروغ ہے۔ آپ نے آئین کے آرٹیکل 62/63 کی بات کی، آپ نے انتخابی اصلاحات کی بات کی تو درحقیقت آپ نے قرآن مجید ہی کے احکامات کی بات کی۔ آپ نے قرآنی احکامات کی بجا آوری کے لیے عملی زندگی بھی گزاری اور اپنی صلاحیتوں کو اس کام کے لیے وقف کردیا۔ آپ کے قول وعمل میں تضاد نہیں ہے، ہمیں آپ پر فخر ہے۔ آپ فخرِ پاکستان ہی نہیں بلکہ جہاں جہاں مسلمان ہیں، آپ نے اُن کے طرز معاشرت میں انقلاب بپا کردیا ہے۔ ❁❁❁❁❁❁

نظریاتی، اصلاحی تحریکوں میں ذرائع دعوت و تبلیغ کو مرکزیت حاصل ہوتی ہے

دقیانوسی انداز اور فرسودہ ذرائع تبلیغ دلکش پیغام کو بھی غیر موثر بنا دیتے ہیں

منہاج القرآن کی انقلابی فکر کے فروغ اور ترویج و اشاعت میں شیخ الاسلام کا جدید ذرائع سے استفادہ

خصوصی تحریر: ثناء اللہ طاہر☆

قرآن کریم میں ذرائع ابلاغ یا میڈیا کا مفہوم ادا کرنے کے لیے دعوت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ دعوت بلیغ ترین اور بے مثل ہے جو نہ صرف اپنے دامن میں جامعیت، ہمہ گیریت اور عالمگیریت کو لیے ہوئے ہے بلکہ جملہ ذرائع ابلاغ کے استعمال کو بھی محیط ہے۔ یہ دعوت محض پیغام رسانی یا متعین و محدود افراد تک ندا پہنچانا نہیں بلکہ اس میں قبولیت و مؤثریت کی صفت کا ہونا بھی لازم ہے تاکہ دعوت کو کامیابی بھی مل سکے۔

گویا دعوت میں مسلسل جدوجہد، حرکت اور زندگی کا مفہوم شامل ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ فکری و نظریاتی اور اصلاحی و انقلابی تحریکوں کی زندگی میں دعوت کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ تحریکوں کی ناکامی اور کامیابی کا انحصار بہت حد تک دعوت کی مؤثریت و غیر مؤثریت پر ہوتا ہے۔ دعوت کی مؤثریت کے لیے ضروری ہے کہ اس کے ذرائع جدید اور جاذب ہوں، اس کے برعکس فرسودہ و دقیانوسی ذرائع بہت دلکش پیغام کو بھی غیر مؤثر بنا دیتے ہیں۔

اسلام ایک عالمگیر اور تا قیامت باقی رہنے والا دین ہے، اس لیے وقت کے ساتھ بدلتے ہوئے حالات کے نشیب و فراز، تہذیب و تمدن کا عروج و زوال اور معاشرے کے طرز زندگی کا سدھار و بگاڑ اس کو متاثر نہیں کرسکتا۔ اسلام جدید آلات و انکشافات کا استقبال کرتا ہے۔ یہ اشیاء میں جدت کو بلا تدبر و تفکر ممنوع قرار دیتا ہے اور نہ جدید سہولیات کا یک لخت انکار کرتا ہے بلکہ تعلیماتِ اسلام جدید سہولیات کے استعمال کی اخلاقی و شرعی حدود کا تعین کر کے ان کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔

دورِ حاضر سائنسی انکشافات اور ترقیات کا دور ہے۔ انیسویں اور بیسویں صدی میں مغرب نے اخبار، ریڈیو، ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا جیسے جدید ذرائع ابلاغ ایجاد کیے جنہوں نے انسانی زندگی میں کئی انقلابات بپا کر دیے۔ بدقسمتی سے یہی دو صدیاں مسلمانوں کا مشکل ترین دور تھا۔ اہلِ مغرب نے اپنی سائنسی ایجادات، نت نئی تخلیقات اور مادی ترقی سے ایک طرف صنعت و حرفت اور ضرب و حرب کے اصول بدل دیے اور دوسری طرف پورے عالمِ اسلام پر سیاسی غلبہ حاصل کر کے انہی جدید ذرائع ابلاغ کو استعمال میں لاکر اسلامی عقائد میں تحریف و تشکیک کی کوششیں شروع کر دیں۔

ذرائع ابلاغ اخلاقی بے راہ روی، فحاشی و عریانی اور اسلام کی حسین و جمیل صورت کو مسخ کرنے کے لیے استعمال ہونے لگے۔ اہلِ اسلام کے لیے یہ صورتحال بڑی مشکل تھی۔ وہ اس صورتحال میں مغرب کی ہر نئی ایجاد کو شک کی نگاہ سے دیکھتے اور اس کے استعمال سے گریز کرتے۔ برصغیر کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ اہلِ مذہب نصف صدی تک لاؤڈ سپیکر کی ایجاد کو قیامت کی نشانی قرار دیکر اس کے استعمال پر کفر کا فتویٰ جاری کرتے رہے کیونکہ لاوڈ سپیکر مغرب کی ایجاد تھا۔ مساجد میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی شدت سے مخالفت کی گئی۔ کیمرا،

☆ ویب ماسٹر منہاج انٹرنیٹ بیورو

تصویر، ویڈیو، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی ممانعت کے فتاویٰ تو ماضی قریب میں بھی دیکھنے کو ملتے رہے ہیں۔

یہ علماء اگرچہ خلوصِ نیت کے ساتھ اخلاقی بے راہ روی اور فحاشی و عریانی روکنے کے لیے فتاویٰ جاری کر رہے تھے مگر اس بات کا ادراک نہیں کر پائے کہ زمانہ چال قیامت کی چل گیا۔ انہیں احساس نہیں تھا کہ جدید ذرائع ابلاغ کے منفی استعمال اور فواحشات کے پیشِ نظر اس پر کفر کا فتویٰ لگانے سے فحاشی و عریانی کے سیلاب کے آگے بند نہیں باندھا جاسکتا، ٹیلی ویژن توڑنے کی ترغیب دینے سے اخلاقی بگاڑ سدھار میں نہیں بدل جائے گا، انٹرنیٹ کا استعمال ممنوع قرار دینے سے نسلِ نَو اس کا استعمال ترک نہیں کرے گی بلکہ اس اخلاقی بگاڑ، اس منفی استعمال اور اس فحاشی کے خاتمے کے لیے انہی جدید ذرائع ابلاغ کو دعوتِ دینِ حق اور اسلام کی حقیقی، اجلی اور خوبصورت تصویر دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لیے استعمال کرنا ہوگا۔ روز مرہ کی ایجادات و انکشافات کو اچھوت سمجھ کر ان سے گریز کرنے یا کہیں ایسا نہ ہوجائے، کہیں ویسا نہ ہوجائے کے وہم میں گھرے رہنے سے سوائے افسوس کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

تحریک منہاج القرآن کی انفرادیت

ربع صدی قبل تحریک منہاج القرآن کا قیام عمل میں لایا گیا تو اس کا اولین فریضہ دعوتِ دینِ حق قرار پایا۔ تحریک کے عناصر خمسہ کی روشنی میں اس کا عملِ دعوت درج ذیل چار نکات پر مشتمل ہے:

1۔ فکرِ آخرت، اصلاحِ باطن اور رضائے الٰہی کا حصول
2۔ ایمان وعقیدہ کا تحفظ اور عشقِ رسالت ﷺ کا فروغ
3۔ عصر حاضر میں اسلام کی تعبیرِ نَو
4۔ اقامتِ دین کی دعوت

1981ء میں تحریکِ منہاج القرآن کی دعوت کا آغاز ہوا۔ یہ دور وہ تھا جس میں مذہبی اجارہ دار عامۃ الناس کو مذہب کی من پسند تعبیر دے رہے تھے۔ دینی دعوت اور اصلاحِ احوال کا کام کرنے والوں کا سارا انحصار قرآن وسنت کے قوی دلائل کی بجائے ترنم، شاعری اور خوش آوازی پر قائم تھا۔ مذہبی اجارہ داروں کی پیش کردہ دینی تعبیر اس قدر غیرجاذب اور روکھی تھی کہ جدید تعلیم یافتہ نوجوان ان کاروباریوں کے کردار و احوال سے متنفر ہو کر دین سے ہی بیزار ہو رہے تھے۔ ان حالات میں قائد تحریک شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اپنی دعوت کا آغاز سلسلہ دروسِ قرآن سے کیا جو کہ عام روایتی انداز سے بالکل ہٹ کر تھا۔ آپ کے دروس علمی اعتبار سے قرآن و حدیث کے دلائل سے مزین اور روحانی چاشنی سے بھرپور ہوتے تھے۔ جدید سائنسی حوالے سے دین کی تشریح و تعبیر اور دل میں اتر جانے والے اندازِ بیان نے پڑھے لکھے احباب کو بالعموم اور نوجوان نسل کو بالخصوص متاثر کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے بہت کم عرصہ میں یہ دعوت کوبہ کو پھیلنے لگی اور لوگ جوق در جوق تحریک میں شمولیت اختیار کرنے لگے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری تحریک منہاج القرآن کے آغاز کے اولین دن سے ہی احیائے اسلام، تجدید دین، دعوت وتبلیغ اور فروغ پیغامِ تحریک کے لیے دستیاب جملہ ذرائع ابلاغ کو نہایت ہی مہارت کے ساتھ استعمال کرتے آرہے ہیں۔ آپ نے روایتی اور دقیانوسی سوچ وفکر کے حاملین کی طرح سائنسی ایجادات کو دین کے پیغام کے فروغ کے منافی تصور نہیں کیا بلکہ آپ نے ان جملہ ایجادات کو ایک Tool (آلہ/ ذریعہ) سمجھا جو بذاتِ خود برے نہیں بلکہ ان کا استعمال انہیں اچھا یا برا بناتا ہے۔

ذیل میں ہم اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لیے جدید ذرائع ابلاغ کے استعمال کے حوالے سے شیخ الاسلام کے کردار، Vision اور Approach کے چند گوشے نذر قارئین کررہے ہیں:

ا۔ خطابات کی ریکارڈنگ

80ء کی دہائی میں شیخ الاسلام کی مؤثر دعوت اور اس کی قبولیت نے حاسدین اور دقیانوس طبقے کو پریشانی میں مبتلا کر دیا۔ ایک طرف ویڈیو اور کیمرے کی حرمت کے فتوے لگا کر عوام کو آپ سے بدظن کرنے کی کوششیں کی جا رہی تھیں تو دوسری طرف کردارکشی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا جاتا۔ یہاں تک ان علماء کو تحریک منہاج القرآن کے پروگرامز

میں شرکت کی دعوت دی جاتی تو ان کی شرط ہوتی تھی کہ پروگرام میں ویڈیو کیمرا نہ لایا جائے۔ اس شدید مخالفت اور دقیانوسیت کے باوجود شیخ الاسلام کے خطابات کی آڈیو اور ویڈیو ریکارڈنگ جاری رکھی گئی۔ شیخ الاسلام کے خطابات کی ریکارڈنگ کا باقاعدہ آغاز 1982ء میں ہوا اور منہاج پروڈکشنز کے نام سے مرکز پر نظامت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ منہاج پروڈکشنز کی ذمہ داری شیخ الاسلام کے خطابات کی آڈیو ریکارڈنگ، ویڈیو ریکارڈنگ، ایڈیٹنگ، تمام خطابات کی ماسٹر کاپیز کی تیاری، حفاظت اور خطابات ریلیز کرنا تھا۔ اس شعبے نے قائدِ تحریک کی ماہ و سال کی کاوشوں اور خطابات کا ریکارڈ آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ کیا اور آج الحمدللہ شیخ الاسلام کے 5000 سے زائد خطابات کا ریکارڈ موجود ہے۔

۲۔ پاکستان ٹیلی ویژن (PTV)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے نہ صرف عوامی سطح پر خطابات کے ذریعے بلکہ قومی سطح پر پاکستان ٹیلی ویژن کے ذریعے بھی اسلام کی حقیقی تعلیمات کے فروغ کا طریقہ اختیار فرمایا۔11 اپریل 1983ء کو پاکستان ٹیلی ویژن پر شیخ الاسلام کا پروگرام ''فہم القرآن'' کے نام سے شروع ہوا۔ اس پروگرام کو عوام وخواص میں اتنی مقبولیت ملی کہ لوگ ہفتہ بھر اس پروگرام کا انتظار کرتے اور پروگرام آن ایئر ہوتے ہی اپنی جملہ مصروفیات چھوڑ کر ہمہ تن گوش ہوکر TV کے آگے بیٹھ جاتے۔ یہ پروگرام لاکھوں کروڑوں افراد تک دعوتِ دین کو پہنچانے کا باعث بنا۔

۳۔ رسائل کا اجراء وترسیل

الیکٹرانک میڈیا کے ساتھ ساتھ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے دینی اقدار وتعلیمات کے فروغ میں پرنٹ میڈیا کی اہمیت اور وقت کی ضرورت اور تقاضوں کے پیشِ نظر رسائل و جرائد کا بھی آغاز فرمایا۔ اس ضمن میں دو رسائل کا اجراء کیا گیا:

ا۔ ماہنامہ منہاج القرآن ۲۔ ماہنامہ دخترانِ اسلام

ماہنامہ منہاج القرآن کا اجراء اپریل 1987ء اور ماہنامہ دختران اسلام کا اجراء 1992ء میں کیا گیا ہے۔ یہ دونوں شمارے پاکستان کے کثیرالاشاعت جرائد میں شامل ہیں جن کی اشاعت ہزاروں میں ہے اور اپنی اشاعت کے اولین دن سے لے کر آج تک بلا انقطاع شائع ہورہے ہیں۔ ماہنامہ منہاج القرآن اور ماہنامہ دخترانِ اسلام تحریک منہاج القرآن کے علمی وتحقیقی جرائد کی ویب سائٹ www.minhaj.info پر پی ڈی ایف، تصویری اور تحریری روپ میں بھی شائع کیے جاتے ہیں۔ اس ویب سائٹ پر 2003ء سے اب تک شائع ہونے والے تمام شمارے استفادہ کے لیے دستیاب ہیں۔

۴۔ منظّم رکنیت سازی

تحریک کی رفاقت و رکنیت کا آغاز تحریک کے قیام کے دن (17اکتوبر 1980ء) سے ہی ہو گیا تھا، تاہم رفقاء و اراکین کو ایک جامع ڈیٹابیس کی مدد سے منظّم رکھنے اور تحریکی لٹریچر کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے 1984ء میں نظامتِ ممبرشپ کا قیام عمل میں آیا۔ نوے کی دہائی سے نظامتِ ممبرشپ نے اپنا تمام ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا، بعد ازاں منہاج انٹرنیٹ بیورو نے اس نظامت کے لیے سافٹ ویئر تیار کیا جس کی مدد سے تحریک منہاج القرآن کی ممبرشپ کومنظّم کیا گیا ہے۔

۵۔ تحقیق وتصنیف

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے دین اسلام کی حقیقی تعلیمات کے فروغ کے لیے جہاں الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا سے بھرپور استفادہ کیا وہاں تحقیق وتصنیف کے میدان میں بھی اپنا لوہا منوایا اور اس ضمن میں ہر قدم پر جدت کو مدِنظر رکھا۔

80ء کی دہائی میں ہی اندرون و بیرونِ ملک شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے خطبات، دروس اور لیکچرز کا سلسلہ بفضلہٖ تعالیٰ کافی بڑھ چکا تھا۔ اس علمی وتحقیقی اور فکری مواد کی مستقل بنیادوں پر مطبوعہ صورت میں اشاعت کے لیے شیخ الاسلام کی زیرِنگرانی 7دسمبر 1987ء کو منہاج القرآن رائٹرز پینل کی بنیاد رکھی گئی اور بعد ازاں اس علمی وتحقیقی مرکز کو بانیٔ تحریک کے والدگرامی فریدِ ملت حضرت ڈاکٹر فریدالدین قادری رحمۃ اللہ سے موسوم کرتے ہوئے فریدِ ملت ریسرچ انسٹیٹیوٹ (FMRi) کا نام دیا گیا۔ فریدِ ملت ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے اسلام کے حقیقی پیغام کی تبلیغ و اشاعت اور تحریک منہاج

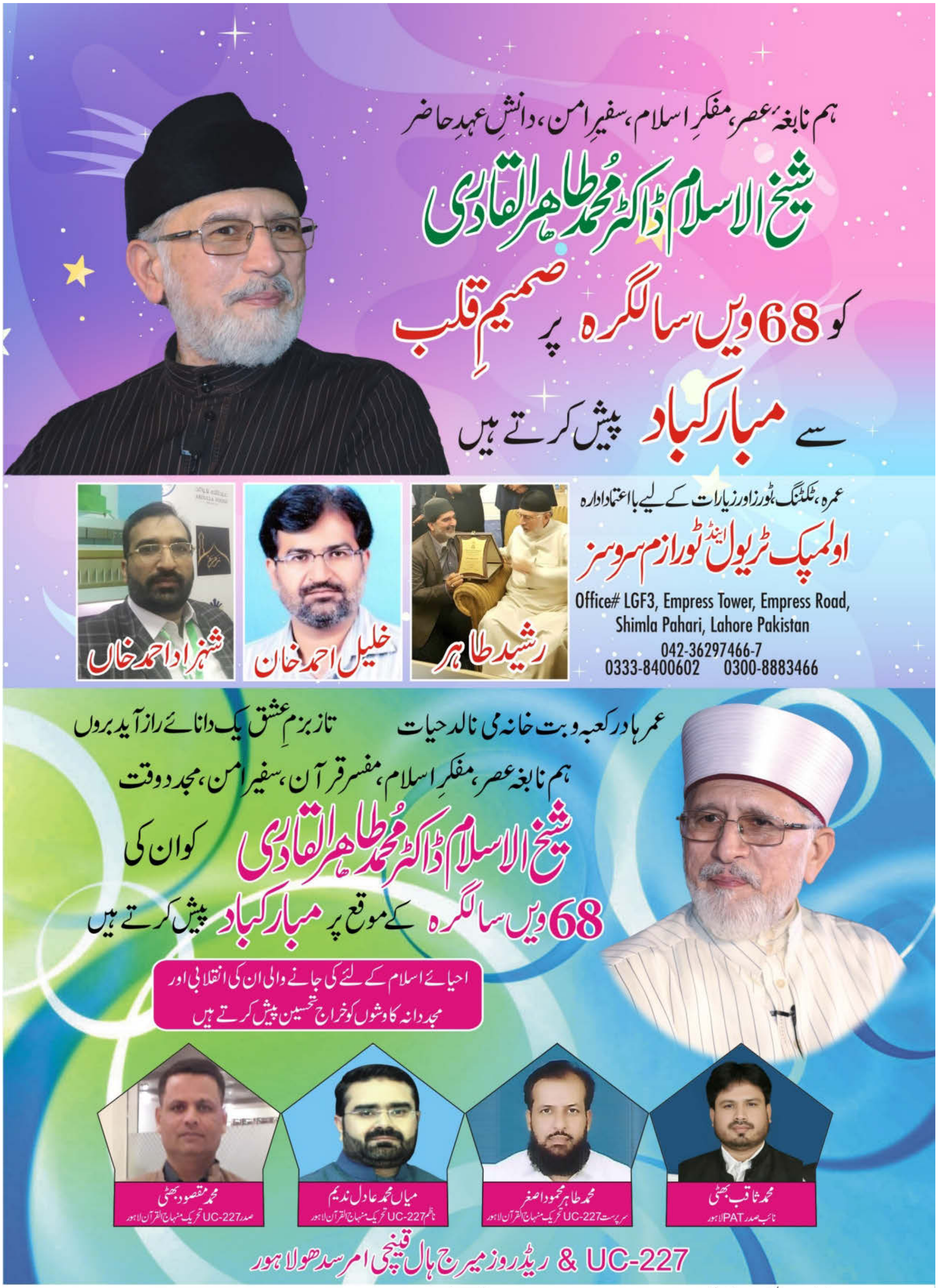
ہم نابغۂ عصر، مفکرِ اسلام، سفیرِ امن، دانشِ عہدِ حاضر
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
کو 68 ویں سالگرہ پر صمیمِ قلب
سے مبارکباد پیش کرتے ہیں
عمرہ، ٹکٹنگ، ٹورز اور زیارات کے لیے با اعتماد ادارہ
اولمپک ٹریول اینڈ ٹورازم سروسز
Office# LGF3, Empress Tower, Empress Road,
Shimla Pahari, Lahore Pakistan
042-36297466-7
0333-8400602 0300-8883466
رشید طاہر
خلیل احمد خان
شہزاد احمد خان
عمرہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات
تا ز بزمِ عشق یک دانائے راز آید بروں
ہم نابغۂ عصر، مفکرِ اسلام، مفسرِ قرآن، سفیرِ امن، مجددِ وقت
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
کو ان کی
68 ویں سالگرہ کے موقع پر مبارکباد پیش کرتے ہیں
احیائے اسلام کے لئے کی جانے والی ان کی انقلابی اور
مجددانہ کاوشوں کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں
محمد مقصود بھٹی
صدر UC-227 تحریک منہاج القرآن لاہور
میاں محمد عادل ندیم
ناظم UC-227 تحریک منہاج القرآن لاہور
محمد طاہر محمود اصغر
سرپرست UC-227 تحریک منہاج القرآن لاہور
محمد ثاقب بھٹی
نائب صدر PAT لاہور
UC-227 & ریڈ روز میرج ہال قینچی امرسدھو لاہور

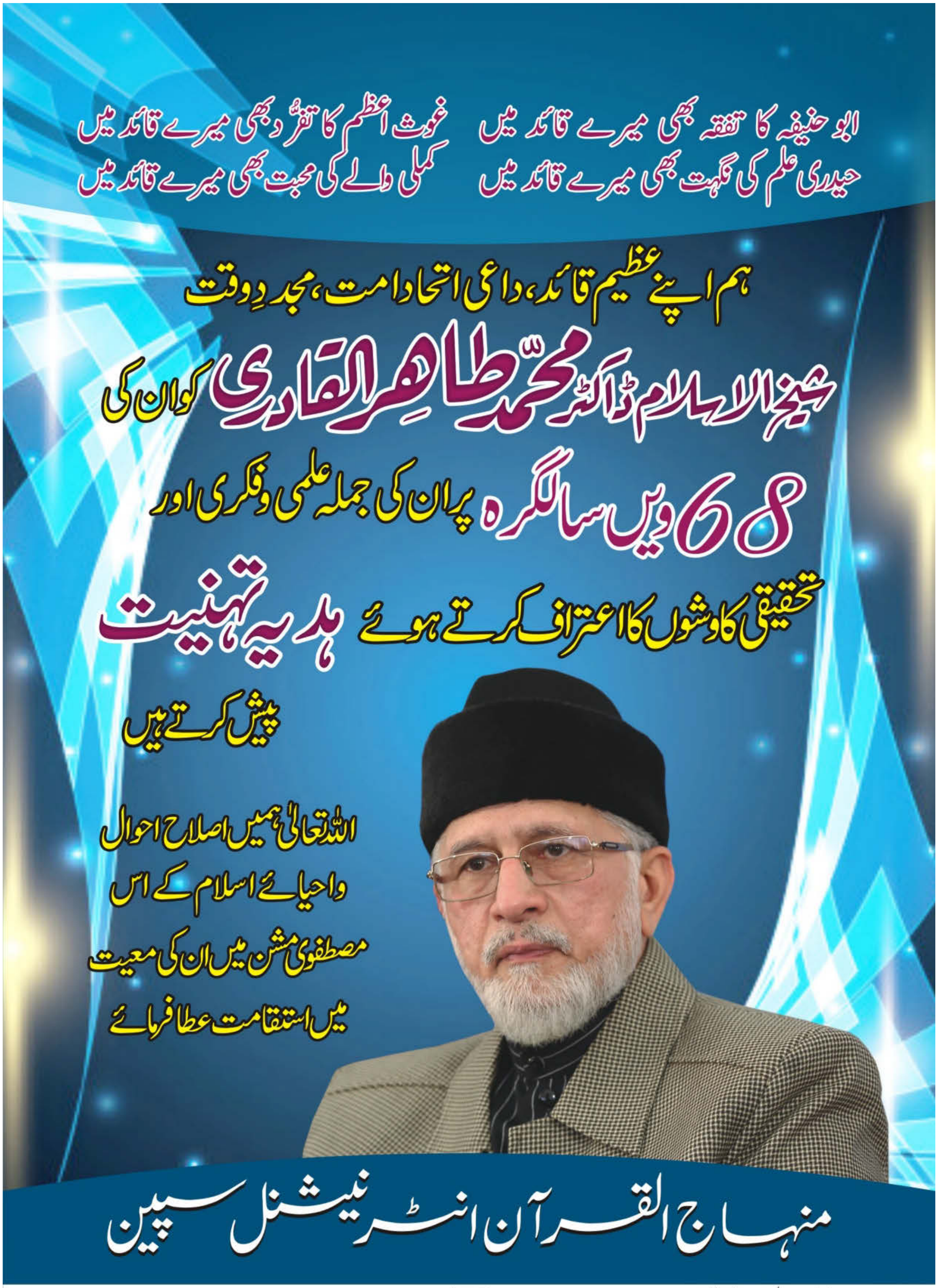

ابو حنیفہ کا تفقہ بھی میرے قائد میں   غوث اعظم کا تفرّد بھی میرے قائد میں
حیدری علم کی نکہت بھی میرے قائد میں   کملی والے کی محبت بھی میرے قائد میں
ہم اپنے عظیم قائد، داعی اتحاد امت، مجددِ وقت
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو ان کی
68 ویں سالگرہ پر ان کی جملہ علمی و فکری اور
تحقیقی کاوشوں کا اعتراف کرتے ہوئے ہدیہ تہنیت
پیش کرتے ہیں
اللہ تعالیٰ ہمیں اصلاح احوال
واحیائے اسلام کے اس
مصطفوی مشن میں ان کی معیت
میں استقامت عطا فرمائے
منہاج القرآن انٹرنیشنل سپین

القرآن کی فکر کی ترویج کے لیے جدید اندازِ تحقیق اپنایا اور نئی نسل کو بے یقینی، اخلاقی زوال اور ذہنی غلامی سے نجات دلانے کے لیے دورِ جدید کی ضروریات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اسلامی تعلیمات کی اشاعت کو اپنا اولین مقصد بنایا۔

اس مرکز کے شعبہ جات میں شعبہ تحقیق و تدوین، ریسرچ ریویو کمیٹی، مرکزی لائبریری، شعبہ ترجمہ، شعبہ کمپوزنگ، شعبہ خطاطی، شعبہ مسودات و مقالہ جات، شعبہ ادبیات، دار الافتاء اور شعبہ تحقیقی تربیت شامل ہیں۔ ان شعبہ جات کے ریسرچ اسکالرز نے نہ صرف کئی اہم موضوعات پر تحقیقی مواد تیار کیا ہے بلکہ قائد تحریک کے مختلف دینی، سماجی، اقتصادی، سیاسی و سائنسی، اور اخلاقی و روحانی موضوعات پر فکر انگیز ایمان افروز خطابات کو کتابی صورت میں مرتب کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ جدید اسلوب تحقیق اور عصری تقاضوں کے عین مطابق اس شعبے کی وساطت سے اب تک 551 علمی، تحقیقی اور فکری کتب شائع ہوچکی ہیں۔ تمام شائع کردہ کتب www.minhajbooks.com پر پی ڈی ایف، تصویری، تحریری اور زپ فارمیٹ میں استفادہ عام کے لیے مفت دستیاب ہیں۔

کمپیوٹر اور انٹرنیٹ نے دور حاضر میں تحقیق کا نہ صرف انداز بدل دیا ہے بلکہ اس میں بے شمار آسانیاں بھی پیدا کی ہیں۔ فریدملت ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے اِن جدید سہولیات سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ ہزارہا کتب کے مسودات کو ڈیجیٹل صورت میں محفوظ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ تحقیق کے لیے آن لائن/آف لائن ڈیجیٹل لائبریریوں سے بھی استفادہ کیا جا رہا ہے جس کے لیے ریسرچ سکالرز کو باقاعدہ ٹریننگ دی جاتی ہے اور اس سلسلے میں شیخ الاسلام بھی ریسرچ سکالرز کی مسلسل راہنمائی کرتے ہیں۔ 2005ء سے 2012ء تک شیخ الاسلام کے کینیڈا میں مستقل قیام کے دوران ذخیرہ حدیث پر بہت جامع کام ہوا اور احادیث سمیت دیگر موضوعات پر کئی نادر کتب منصہء شہود پر آئیں۔ اس دوران شیخ الاسلام کی سکالرز کے ساتھ کئی کئی گھنٹے طویل ٹیلی فونک اور ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے میٹنگ ہوتیں اور آپ ہر کتاب کے سرورق سے لیکر پشتے تک ایک ایک چیز سے متعلق راہنمائی دیتے۔ علاوہ ازیں کتب کے مسودات سکین کر کے بذریعہ ای میل شیخ الاسلام کو ارسال کیے جاتے اور آپ نظرِثانی کرکے واپس بھجواتے۔ اس طرح شیخ الاسلام نے تحقیق و تصنیف کے معاملے میں جدید ذرائع سے استفادہ کیا ہے۔

شیخ الاسلام اپنے خطابات اور کتب پر کوئی رائیلٹی نہیں لیتے۔ موجودہ مادیت پرستی کے دور میں کہ جب اہلِ مذہب (الا ماشاء اللہ) کا دامن بھی دنیا پرستی کی تہمت سے داغدار ہے، دین فروشی کی لعنت معاشرے میں سرایت کر چکی ہے، ان حالات میں شیخ الاسلام کی ہر کتاب پر درج یہ عبارت کہ: ’’شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے ریکارڈ شدہ آڈیو/ویڈیو کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لئے تحریکِ منہاج القرآن کے لئے وقف ہے‘‘، یہ اعلان آپ کے استغناء کا اعلانِ عام کرتی ہے۔

۶۔ پرنٹنگ پریس

فرید ملت ریسرچ انسٹیٹیوٹ اور نظامتِ ابلاغیات کے اشتراک سے تیار ہونے والی کتب اور لٹریچر کی بروقت اور معیاری طباعت کیلئے 23 جون 1989ء کو منہاج القرآن پرنٹنگ پریس کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا۔ جس کا اولین مقصد شیخ الاسلام کی کتب اور مرکز سے شائع ہونے والے جملہ رسائل و جرائد، تحریکی لٹریچر اور منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کی نصابی کتب کی معیاری اشاعت ہے۔ ڈیزائننگ و کمپوزنگ سے لے کر بائینڈنگ تک تمام کام یہاں پر ہوتے ہیں۔ پریس جدید ترین مشینری سے لیس ہے۔ مشینوں میں سولنا، رولینڈ، روٹا، آٹومیٹک پیپر فولڈنگ مشین، پیپر کٹنگ، ڈائی کٹنگ مشین، آٹومیٹک بک سلائی مشین، لیمینیشن مشین وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ڈویلپنگ اینڈ پلیٹ میکنگ کا شعبہ بھی جدید مشینری سے لیس ہے۔

ریکارڈنگ اینڈ پروڈکشن سے تیار ہونے والے ہزاروں خطابات اور پرنٹنگ پریس سے تیار ہونے والی سینکڑوں کتابوں کو دنیا بھر میں پھیلانے کیلئے 1982ء میں سیلز اینڈ مارکیٹنگ کا شعبہ قائم کیا گیا جو مرکزی سیل سنٹر سمیت پاکستان کے چھوٹے

بڑے شہروں میں تقریباً دو سو بک سٹالز پر کتب اور خطابات کی فراہمی کو یقینی بناتا ہے۔ 2004ء سے نظامتِ امورِ خارجہ اور سیلز اینڈ مارکیٹنگ کے اشتراک سے بیرون ملک کتب اور خطابات کی ترسیل کی جارہی ہے۔

۷۔ انٹرنیٹ سے استفادہ

بیسویں صدی کے دوسرے نصف سے ہی جدید ذرائع ابلاغ میں انٹرنیٹ کی اہمیت مسلّم ہوچکی تھی۔ انٹرنیٹ کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر شیخ الاسلام کی راہنمائی سے 1994ء میں تحریک منہاج القرآن کی مرکزی آرگنائزیشنل ویب سائٹ www.minhaj.org کے نام سے منظر عام پر آئی۔ یہ وہ وقت تھا جب پاکستان میں پڑھا لکھا طبقہ بھی انٹرنیٹ سے شناسا نہیں تھا۔ 1996ء میں اشاعتِ اسلام کی غرض سے کی جانے والی تحریک منہاج القرآن کی جملہ مساعی کو سائبر سپیس پر پیش کرنے کے لئے پاکستان میں واقع تحریک کے مرکزی سیکرٹریٹ میں باقاعدہ ایک شعبہ وجود میں آیا، جسے منہاج انٹرنیٹ بیورو کے نام سے موسوم کیا گیا۔ تحریک منہاج القرآن کی مرکزی آرگنائزیشنل ویب سائٹ www.minhaj.org کو کسی بھی آرگنائزیشن کی پہلی پاکستانی ویب سائٹ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو نے اس ویب سائٹ کو نئے تکنیکی تقاضوں کے مطابق از سر نو پروان چڑھانے کے ساتھ ساتھ بہت سی نئی ویب سائٹس موبائل فرینڈلی بھی لانچ کیں، جن میں ویب صارفین کے لئے بیش بہا نئی سروسز شروع کی گئیں۔ اس نئے لائحہ عمل سے جہاں عوام الناس کو تحریک کے پلیٹ فارم سے اسلام سے شناسائی کے گوناگوں مواقع ملے، وہاں ماہانہ لاکھوں کی تعداد میں نئے ویب صارفین کا اضافہ بھی ہوا، جو کسی بھی پاکستانی نژاد ویب سائٹ کے لئے ایک اعزاز سے کم نہیں۔

تحریک کا پیغام عالمی سطح پر عام کرنے کے لئے جہاں انگریزی ویب سائٹس بنائی گئیں، وہیں پاکستان اور بھارت سمیت دنیا بھر کے اردو دان طبقے کو تحریک سے روشناس کرانے کے لئے ہر ویب سائٹ کا اردو ورژن بھی تیار کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں آن لائن دنیا میں یونیکوڈ اردو کے فروغ میں منہاج انٹرنیٹ بیورو کا کردار اہمیت کا حامل ہے۔

اس شعبے نے تحریک منہاج القرآن کی تنظیمی، تعلیمی و ادبی اور ادارہ جاتی ویب سائٹس کو نہ صرف ڈیویلپ کیا ہے بلکہ ان کی اپ ڈیٹنگ کا فریضہ بھی یہی شعبہ سرانجام دیتا ہے۔

۸۔ ویب ٹی وی کا قیام

فروری 2003ء میں قائد ڈے کے مبارک موقع پر تحریک منہاج القرآن کی ملٹی میڈیا ویب سائٹ www.minhaj.tv کا قیام عمل میں آیا۔ اس ویب سائٹ پر شیخ الاسلام کے ہزاروں خطابات کی موجودگی اور ان کے لاکھوں ناظرین نے قائدینِ تحریک کی توجہ ایسا ویب ٹی وی چینل لانچ کرنے کی طرف دلائی جس پر شیخ الاسلام کے خطابات اور تحریکی سرگرمیاں نہ صرف براہ راست نشر کی جاسکیں بلکہ اس کی نشریات 24 گھنٹے جاری رکھی جائیں۔ چنانچہ 30 اپریل 2011ء کو تحریک منہاج القرآن کے ٹیلی ویژن چینل منہاج ٹی وی (www.minhaj.tv) کا قیام عمل میں لایا گیا۔ منہاج ٹی وی کا افتتاح منہاج اسلامک سنٹر پیرس (فرانس) میں منعقدہ تقریب میں ہوا جس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے براہ راست خطاب کیا۔ اس ویب ٹی وی کی نشریات 24 گھنٹے چلتی ہیں اور شیخ الاسلام کے خطابات وتحریک منہاج القرآن کے پروگرامز براہ راست نشر کیے جاتے ہیں۔ ہر سال جامع المنہاج سے اعتکاف اور مینار پاکستان سے عالمی میلاد کانفرنس منہاج ٹی وی کے ذریعے ہی پوری دنیا میں نشر کی جاتی ہیں۔

۹۔ ای لرننگ(E-Learning)

بیرون ملک مقیم مسلمانوں اور ان کے بچوں کو اسلامی علوم سے آراستہ کرنے کے لیے شیخ الاسلام کی راہنمائی میں فاصلاتی تدریسی پروگرام کا آغاز دسمبر 2009ء میں http://equranclass.com کی ویب سائٹ سے کیا گیا۔ اس شعبہ کے ذریعے بیرونِ ملک طلبہ و طالبات تحریک منہاج القرآن کے مرکز پر موجود ماہر اساتذہ سے آن لائن منسلک ہوکر علم وآگہی کا نور حاصل کرتے ہیں۔ 2017ء میں

طالبات کے لیے http://femaletutor.com کے نام سے الگ کیمپس قائم کیا گیا ہے جس میں منہاج کالج برائے خواتین کی فاضلات تدریسی فرائض انجام دیتی ہیں۔ اس تدریسی پروگرام کے ذریعے ہونے والے کورسز میں ناظرہ قرآن کورس، تجوید و قرات کورس، عرفان القرآن کورس، ترجمہ قرآن کورس، حدیث لرننگ کورس، سیرت الرسول کورس، عقائد کورس، فقہ کورس، عربی قواعد کورس اور اردو زبان و ادب کورس شامل ہیں۔

۱۰۔ ویڈیو کانفرنسنگ

21ویں صدی کے پہلے عشرے میں ویڈیو کانفرنس کی سہولت منظرِ عام پر آئی تو بانیٔ تحریک شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے بغیر کسی تذبذب کے اس سے استفادہ کا فیصلہ کیا۔ آپ بیرونِ ملک قیام کے دوران مرکزی عہدیداران اور مرکزی سٹاف سے ویڈیو کانفرنس کے ذریعے میٹنگ کرتے۔ تحریک منہاج القرآن پاکستان کی اول اور شائد واحد تنظیم ہے جس نے عالمی ورکرز کنونشن (World-Wide Workers Convention) کا نہ صرف خیال متعارف کروایا بلکہ عملاً اس کی مثال بھی پیش کی۔ اکتوبر 2012ء میں ایسے ہی عالمی ورکر کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے شیخ الاسلام نے پاکستان تشریف آوری کا اعلان کیا تھا جس کی مؤثریت کا اندازہ 23 دسمبر 2012ء کے عوامی استقبال کے جلسہ سے کیا جاسکتا ہے۔ اگست 2016ء میں تحریکِ قصاص کے عنوان سے پاکستان عوامی تحریک نے پاکستان کے سو سے زائد شہروں میں احتجاج کیے جن سے بذریعہ ویڈیو کانفرنس شیخ الاسلام نے خطاب کیا۔

پاکستان میں اور بیرونِ ملک تنظیم سازی اور مشاورت کے لیے مرکزی عہدیداران ویڈیو کانفرنس کا استعمال کرتے ہیں۔ بیرونِ ملک مختلف اسلامک سنٹرز پر ویڈیو کانفرنس کے ذریعے منہاجینز کے خطابات کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

۱۱۔ سوشل میڈیا پیجز

تحریک منہاج القرآن نے دورِ جدید کے تیز ترین سمجھے جانے والے ذرائع یعنی سوشل میڈیا کو دعوت دین اور فروغ تحریک کے مقصد کے لیے استعمال کیا ہے۔ مرکزی سوشل میڈیا ٹیم ٹوئٹر، فیس بک، گوگل پلس، انسٹاگرام، وٹس ایپ، ساؤنڈ کلاؤڈ، پنٹرسٹ، یوٹیوب، ویمیو، ڈیلی موشن اور فلکر سمیت ہمہ قسم سوشل میڈیا پر بنے تحریک اور قائدین تحریک کے آفیشل اکاؤنٹس پر باقاعدہ اپ ڈیٹس دیتی ہے۔ ماضی میں یہ شعبہ سوشل میڈیا کے استعمال اور اس کی اخلاقیات سے متعلق رضا کاران کو تربیت دینے کے لئے ورکشاپس کا انعقاد بھی کرتا رہا ہے۔

مرکزی سوشل میڈیا میں سے چند پیجز کے روابط درج ذیل ہیں:

Facebook:

1. www.fb.com/TahirulQadri
2. www.fb.com/PakistanAwamiTehreek
3. www.fb.com/MinhajulQuran
4. www.fb.com/DrHassanQadri
5. www.fb.com/DrHussainQadri

Twitter:

1. www.twitter.com/TahirulQadri
2. www.twitter.com/TahirulQadriUR
3. www.twitter.com/PATofficialPK
4. www.twitter.com/MinhajulQuran
5. www.twitter.com/DrHassanQadri
6. www.twitter.com/DrHussainQadri

Youtube:

1. www.youtube.com/MQIOfficial
2. www.youtube.com/IslamicResearcher
3. www.youtube.com/DeenIslamDotCom

خلاصہ کلام

بانیٔ و سرپرستِ اعلیٰ تحریک منہاج القرآن شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری بلاشبہ نابغہء روزگار اور مجددِ دین و ملت ہیں، جنہوں نے اپنی دعوتی و تنظیمی مساعی کی بنیاد روایتی فکر کی بجائے عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق جدید اسلوب پر رکھی۔ یہی وجہ ہے کہ جدتِ فکر و نظر تحریک منہاج القرآن کے خمیر میں شامل ہے۔ 80ء کی دہائی میں ہی شیخ الاسلام نے اس بات کا احساس کر لیا تھا جدید ذرائع سے منہ موڑنے کی بجائے اسلام کی ترویج و اشاعت اور دعوتِ دین کے لیے ان ذرائع ابلاغ کو استعمال میں لانے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ اسلام

دشمن قوتیں اس محاذ پر حملہ آور تھیں اور اہلِ مذہب اسے شجرِ ممنوعہ قرار دے کر اس سے گریزاں تھے۔ اسی احساس کے پیشِ نظر آپ نے تبلیغِ دین اور فروغِ تحریک کے لیے جدید ذرائع ابلاغ کا بھرپور استعمال کیا۔ بانیٔ تحریک کی اسی جدت پسندی اور جدید سہولیات سے استفادہ نے تحریک منہاج القرآن کو عصری تحریکوں میں منفرد مقام دیا ہے۔

فہرست مرکزی ویب سائٹس

تحریک منہاج القرآن کی جملہ مرکزی ویب سائٹس منہاج انٹرنیٹ بیورو کے زیرِانتظام ڈویلپ اور اپ ڈیٹ کی جاتی ہیں۔ چند اہم ویب سائٹس کے روابط درج ذیل ہیں:

ORGANIZATION:

Minhaj-ul-Quran International MQI
www.minhaj.org

Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri
ww.drtahirulqadri.com

Directorate of Foreign Affairs DFA
www.minhajoverseas.com

Minhaj Welfare Foundation MWF
www.welfare.org.pk

Minhaj-ul-Quran Women League MWL
www.minhajsisters.com

Minhaj-ul-Quran Youth League MYL
www.youth.com.pk

Mustafavi Students Movement MSM
www.msmpakistan.org

Pakistan Awami Tehreek PAT
www.pat.com.pk

Pakistan Awami Tehreek - Media Cell
www.pat.com.pk/media

Pakistan Awami Lawyers Movement
www.palm.org.pk

Lahore Massacre
www.lahoremassacre.com

Bedari-e-Shaoor
www.nizambadlo.com

Ask Tahir-ul-Qadri (Q & A Videos)
www.asktahirulqadri.com

Leader of Pakistan
www.leader.pk

Article 62 & 63
www.article6263.com

Peace Program
www.peaceprogram.net

Interfaith Relations
www.interfaithrelations.com

Muslim Christian Dialogue Forum
www.mcdf.info

LITERATURE

Irfan-ul-Quran
www.irfan-ul-quran.com

Quranic Encyclopedia
www.quranicencyclopedia.org

The Official IP-TV & Islamic Multimedia
www.minhaj.tv

Index of Islamic Multimedi
www.minhaj.tv/fehrist

Islamic Library
www.minhajbooks.com

Minhaj-ul-Quran Publications
www.minhaj.biz

Monthly Minhaj-ul-Quran
www.minhaj.info/mag

Monthly Dukhtran-e-Islam
www.minhaj.info/di

Fatwa Online
www.thefatwa.com

Itikaf City
www.itikaf.com

Aghosh Orphan Care Home
www.aghosh.net/orphan

Tehfeez-ul-Quran Institute
www.tehfeezulquran.com

eLearning by MQI
www.equranclass.com

The Minhajians
www.minhajians.org

Farid-e-Millat Research Institute
www.research.com.pk

Gosha-e-Durood
www.gosha-e-durood.com

Minhaj Education City (MEC)
www.minhajeducationcity.com

Minhaj Internet Bureau (MIB)
www.minhaj.net

❁❁❁❁❁

Minhaj Encyclopedia
www.minhaj.org.pk

Clarity Amidst Confusion
www.tehreek.org

INSTITUTES:

Minhaj Education Society (MES)
www.minhaj.edu.pk/mes

Minhaj University Lahore (MUL)
www.mul.edu.pk

College of Sharia & Islamic Sciences
www.cosis.edu.pk

Jamia Islamia Minhaj-ul-Quran JIMQ
www.jimq.edu.pk

Minhaj College for Women (MCW)
www.minhaj.edu.pk/mcw

Aghosh Grammar High School for Boys
www.aghosh.net

جس کے عمل کا محور اقبال کا تفکر
دے کر ردائے گردِ رہِ مصطفیٰ بدن پر
وہ انقلاب نو کی بنیاد رکھ رہا ہے
شہرِ قلوبِ غم کو آباد رکھ رہا ہے

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سجدہ شکر بجالاتے ہیں کہ
جس نے ہمیں اس عظیم قائد کی رفاقت عطا فرمائی

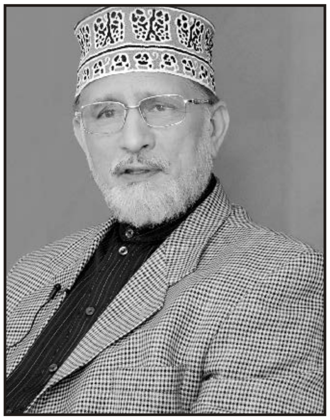

ہم عالم اسلام کے عظیم مفکر
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو
ان کی 68 ویں سالگرہ کے موقع پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

منجانب: منہاجین سیشن 1995ء

تحریک منہاج القرآن کی خشتِ اوّل ڈاکٹر فرید الدین قادری

جھنگ کی دھرتی اپنی مردم خیزی اور منفرد تاریخ کے حوالے سے ہر دور میں اپنی مثال آپ رہی ہے، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے والد گرامی کے حالاتِ زندگی پر مختصر تحریر

سبط جمال پٹیالوی

جھنگ کی دھرتی اپنی مٹھاس، زرخیزی، مردم خیزی اور منفرد تاریخ کے حوالے سے ہر دور میں اپنی مثال آپ رہی ہے۔ ہر زمانے میں محبت، اخوت اور شادمانیوں کے نغمات یہاں کی فضاؤں میں اپنا رس گھولتے رہے ہیں، یہاں کے اہلِ علم و حکمت اپنے افکار و نظریات سے نئی دنیائیں تسخیر کرتے اور اپنے علم و ہنر کا سکہ جماتے رہے ہیں۔ زمانہ قدیم سے یہاں مختلف تہذیبوں، مذاہب اور قوموں کا اختلاط رہا ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے والدین گرامی 1918ء میں جھنگ کی سرزمین پر پیدا ہوئے، پہلی جماعت سے مڈل تک تعلیم اسلامیہ ہائی سکول جھنگ سے حاصل کی۔ وہ شروع دن ہی سے ذہنی صلاحیتوں میں اپنی مثال آپ تھے۔ انہوں نے ہر جماعت میں اول آنا، ہر میدان میں اپنا سکہ جمانا اور اعلیٰ نتائج کی بناء پر وظیفہ حاصل کرنا پہلی جماعت ہی سے سیکھ لیا تھا اور یہ سلسلہ جماعت ہفتم تک بدستور جاری رہا۔ وہ سکول کی پڑھائی کے ساتھ ساتھ جھنگ کے معروف عالم دین حضرت مولانا غلام فرید سے درس نظامی کی ابتدائی کتابیں بھی پڑھتے رہے۔ وہ اسی دوران کم سنی کے باوجود تفکر، تدبر اور عشق الٰہی میں ڈوب کر گھر سے چار میل دور بہتے دریائے چناب کے کنارے عالم تنہائی میں غور وخوض کرتے اور اپنے من میں آگاہی کی جوت جگاتے۔

ڈاکٹر فرید الدین کے والد محترم انہیں مسیحا بنانا چاہتے تھے، حصول علم کی خواہش میں والدہ کا آنچل ہی ان کے لیے روشن مستقبل کی امیدوں کا پیامبر ثابت ہوا اور والدہ محترمہ نے سینہ فرزند میں حصول علم کی آگ کو دیکھتے ہوئے دستیاب وسائل مہیا کیے۔ فرید الدین علم کے جویہ ہو کر شہر اقبال سیالکوٹ پہنچے، یہاں انہیں مفتی اعظم حضرت علامہ محمد یوسف سیالکوٹی کے حلقہ تلمذ میں شمولیت کا اعزاز حاصل ہوا۔ انہوں نے دو سال کے عرصہ میں درس نظامی کی کتب بھی پڑھیں اور ساتھ ہی سکول میں داخلہ لے کر میٹرک کا امتحان بھی شاندار نمبروں سے پاس کیا۔ ان دنوں لکھنؤ جو اپنی تاریخی اہمیت، رنگینیوں اور علم و ادب کے لحاظ سے ہندوستان بھر میں اپنی مثال آپ سمجھا جاتا تھا، یہاں کا فرنگی محل دنیا بھر میں علم و ادب اور فن کا گہوارہ تصور کیا جاتا تھا۔ فرید الدین سیالکوٹ سے درس نظامی اور میٹرک کرنے کے بعد لکھنو نگری پہنچے اور فرنگی محل جیسی تاریخی درسگاہ سے منسلک ہو گئے، انہوں نے اس کے ساتھ ساتھ جوائنٹ طبیہ کالج میں بھی داخلہ لے لیا۔ ڈاکٹر فرید الدین نے اوائل عمری کی طرح سیالکوٹ اور لکھنو قیام کے دوران بھی فقر، تصوف اور سلوک کے راستے پر گامزن رہے اور لکھنو کی ادبی محافل سے بھی کسبِ فیض کیا۔ اردو ادب کے نامور سخن ور امیر مینائی کے فرزند شاعر شکیل مینائی سے زانوئے تلمذ طے کیے اور مشاعروں میں اپنا رنگ جمایا۔ ڈاکٹر فرید الدین دینی اور پیشہ وارانہ تعلیم کی تکمیل کے بعد لکھنو سے لاہور پہنچے، اس زمانے میں ''زبدۃ الحکما'' طب کی سب سے بڑی

ڈگری ہوتی تھی، وہ اس امتحان میں پرائیویٹ امیدوار کی حیثیت سے شریک ہوئے اور نبض کے موضوع پر 40 صفحات پر مشتمل مقالہ تحریر کیا اور پنجاب بھر میں گولڈ میڈل حاصل کیا۔

بھرپور زندگی گزارنے اور علم و عمل سے ایک جہاں کو مستفید کرنے کے بعد آخر ڈاکٹر فرید الدین کی شاندار زندگی کے سفر کا آخری موڑ بھی آگیا، 2 نومبر 1974ء کو علم و حکمت کا یہ آفتاب غروب ہوگیا۔ کہنے کو تو یہ سورج ڈوب چکا ہے مگر اس کی تابانیاں آج بھی حق کے افق پر چمک رہی ہیں کیونکہ جو لوگ فکر و نظر کی ظلمتوں کو حق کی روشنی سے جگمگاتے ہیں وہ ہمیشہ کیلئے سراپا نور بن جاتے ہیں۔ ڈاکٹر فرید الدین قادری کی تابانیوں کا ایک عظیم سلسلہ ان کے فرزند ارجمند شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی صورت میں چہار دانگ علم و حکمت اور شعور آگہی کے اجالوں سے سیاہ دلوں کو منور کررہا ہے، یہ بھی ڈاکٹر فرید الدین کا ہی ایک عظیم فیض ہے جو منہاج القرآن کی صورت میں تاقیامت حق کے متلاشیوں کی رہنمائی کرتا رہے گا۔

19 فروری 1951ء بروز سوموار جھنگ کی مردم خیز دھرتی پر معروف روحانی مذہبی اور سماجی شخصیت ڈاکٹر فرید الدین قادری کے آنگن میں ایک پھول کھلا جس نے گھرانے بھر میں خوشیوں، مسرتوں اور شادمانیوں کی ایک لہر دوڑا دی۔ یہ مولود فرزند کبیر ہونے کے سبب والدین سمیت تمام خاندان کی آنکھ کا تارا تھا، ڈاکٹر فرید الدین قادری کا یہ ہونہار فرزند جب زندگی کی چار بہاریں دیکھ چکا تو دینی اور عصری تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں انگلش میڈیم سیکرڈ ہاورڈ ہائی سکول جھنگ میں داخل کرایا گیا، محمد طاہر 1962ء میں جب جماعت ہفتم میں پہنچے تو ڈاکٹر فرید الدین نے صرف، نحو، عربی ادب اور درس نظامی کی کتب سبقاً پڑھانا شروع کر دیں، والد گرامی نے تمام تر مصروفیات کے باوجود تعلیم اور تربیت پدری کے تمام تقاضے پورے کیے۔

بعدازاں ڈاکٹر فرید الدین قادری اپنے فرزند ارجمند کی روحانی تربیت کیلئے مدینہ منورہ تشریف لے گئے، انہوں نے وہاں مولانا احمد رضا خانؒ فاضل بریلی کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا ضیاء الدین مدنیؒ کے دورہ حدیث کے حلقہ تلامذ میں داخل کرا دیا۔ بعدازاں محمد طاہر نے مکہ مکرمہ سے محدث حرم حضرت شیخ محمد بن علوی المالکی المکی سے حدیث اور روایت حدیث کی سند اور اجازت حاصل کی۔ محمد طاہر نے قیام عرب کے بعد 1964ء میں اسلامیہ ہائی سکول جھنگ میں داخلہ لیا اور 2 سال بعد میٹرک کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کیا۔ اسی زمانہ میں مسنون استخارہ کے ذریعے قدوۃ اولیاء حضرت سیدنا طاہر علاؤ الدین القادری البغدادی کے دست حق پر بیعت ہوئے اور تصوف و سلوک کی منازل طے کرنے لگے۔

انہوں نے 1969ء میں ایف ایس سی کا امتحان فرسٹ ڈویژن سے پاس کیا۔ والدمحترم انہیں ڈاکٹر بنانا چاہتے تھے مگر اللہ رب العزت کو اپنے بندوں کیلئے ان کی کسی اور طرح کی مسیحائی مقصود تھی۔ آپ نے 1970ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے بی اے کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا، 1973ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات میں گولڈمیڈل حاصل کیا۔ شاندار نتائج کے سبب ہارورڈ یونیورسٹی امریکہ سے سکالر شپ کی پیشکش ہوئی اور 15 فروری 1974ء کو انہوں نے یونیورسٹی جوائن کرنا تھی مگر والدمحترم کی خواہش کو سرآنکھوں پر رکھتے ہوئے انہوں نے دیار غیر میں تعلیم کے حصول کا ارادہ ختم کر دیا اور والد کے حکم کی تعمیل میں یونیورسٹی کی سکالر شپ کی پیشکش بھی ٹھکرا دی۔ بعدازاں درس و تدریس اور حصول علم کا سلسلہ آگے بڑھتا رہا اورانہوں نے Ph.D کے لیے ''Punishments in islam their philosophy and Classification'' کے عنوان سے مقالہ پنجاب یونیورسٹی کو پیش کیا جس کی بنا پر پنجاب یونیورسٹی لاہور نے پی ایچ ڈی کی سند سے نوازا اور پھر محمد طاہر نے ڈاکٹر محمد طاہرالقادری بن کرا کتوبر 1980ء میں شادمان ٹاؤن لاہور میں درسِ قرآن کی ابتداء کرتے ہوئے تحریک منہاج القرآن کا آغازکیا اور الحمدللہ یہ تحریک آج پاکستان سمیت دنیا کے 100 ممالک میں اپنا تنظیمی نیٹ ورک قائم کر چکی ہے اور دنیا بھر میں قائم اسلامک سنٹر اسلام کی روشنی کو پھیلارہے ہیں اورشمع سے شمع روشن ہورہی ہے۔

❀❀❀❀❀

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی علمی خدمات

عصری تقاضوں اور علمی ثقاہت پر مبنی نظامِ تعلیم کا تحفہ

شیخ الاسلام نے تعلیمی نصاب میں موجود اخلاقی، تربیتی خلا کو پُر کیا

منہاج القرآن کے ادارے علمی رسوخ رکھنے والے روشن خیال سکالر پیدا کر رہے ہیں

محمد حسن جنجوعہ، ایم فل سکالر

پاکستان میں تعلیم زوال و انحطاط کا شکار ہے، اس کی بنیادی وجہ ہمارا فرسودہ نظام تعلیم ہے۔ ہم اگر سکول، کالج اور یونیورسٹی ایجوکیشن کے تعلیمی ثمرات کو دیکھنا چاہیں تو ہمیں نہ طلبہ کی تخلیقی صلاحیتیں بیدار نظر آتی ہیں اور نہ ہی ان میں شاعر مشرق علامہ محمد اقبال کی تعبیر کے مطابق ’’عقابی روح‘‘ دکھائی دیتی ہے۔ مزید یہ کہ نونہالان وطن کی ملک وملت سے نظریاتی وابستگی کی صورت حال بھی خوش کن نہیں ہے۔ ایک طرف یہ دلخراش صورت حال ہے تو دوسری طرف دینی مدارس کا نظام تعلیم بھی مطلوبہ نتائج دینے سے قاصر نظر آتا ہے۔ دینی مدارس کے طلبہ میں بھی عربی اور فارسی کتب سے گریز جبکہ اردو کتب، خلاصوں اور گائیڈوں کا افسوسناک رجحان سامنے آرہا ہے جس کی وجہ سے مدارس کے فاضلین میں بھی ماضی کے علماء والی ثقاہت دیکھنے کو آنکھیں ترستی ہیں۔ تیز ترین انفارمیشن ٹیکنالوجی کے دور میں جینے والے اکثر وبیشتر مذہبی اسکالرز فکری طور پر صدیوں پہلے کے زمانے میں زندگی گزارتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ بعض دینی مدارس سے شدت پسندی کی سوچ پروان چڑھ رہی ہے۔

ایسے حالات میں عالم اسلام کے عظیم اسکالر، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی نے امت مسلمہ کو ایک ایسا تعلیمی نظام دیا ہے جس میں ایک طرف تو علمی ثقاہت ہے تو دوسری طرف عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگی بھی پائی جاتی ہے۔ یہ نصاب دینی اور عصری تعلیم کا حسین امتزاج ہے۔ اس میں طلبہ وطالبات کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت اور فکری بصیرت میں وسعت کی بھی ضمانت موجود ہے۔ آپ کا دیا ہوا نظام تعلیم فقط نظریات تک محدود نہیں بلکہ تیس سالوں سے عملی طور پر طلبہ وطالبات کو تعلیم، اخلاق اور بصیرت سے آراستہ کر رہا ہے۔

میں یہ بات عملی تجربے سے گزرنے کے بعد کہہ رہا ہوں۔ تفصیل کچھ یوں ہے کہ میٹرک کے بعد میرے دل میں حفظِ قرآن کا شوق پیدا ہوا مگر میرے اہل خانہ نے میری ایک نہ مانی کیونکہ ہمارے عزیزوں میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر ز کی ایک بڑی تعداد موجود تھی، خود میرے تین بھائی بھی ڈاکٹر ہیں۔ لہٰذا گھر والوں کے دباؤ پر میں نے "لیہ کالج آف سائنس میں ایف ایس سی پری میڈیکل میں داخلہ لیا اور اچھے نمبروں سے ایف ایس سی کا امتحان پاس کیا۔

ایف ایس سی کے بعد میرے دل میں شوق پیدا ہوا کہ میں دینی تعلیم حاصل کروں اور عصری تعلیم بھی جاری رکھوں تاکہ میں پہلے خود اسلام کا اصلی اور صاف وشفاف چہرہ دیکھوں اور پھر لوگوں کے سامنے بھی اسلام کے حوالے سے ایک صحیح تصور پیش کروں، لیکن جب میں نے اپنے اہل خانہ سے اپنے خیالات کا اظہار کیا تو وہ سب یک دم بھر گئے جیسے مجھ سے کوئی بہت بڑا جرم سرزد ہوگیا ہو۔ انہوں نے کہا: اگر آگے تعلیم جاری رکھنی ہے تو ڈاکٹر بنو۔ میرے دوست اور فیملی کے

دوسرے لوگ بھی مجھ سے ناراض ہوکر دینی تعلیم کے حوالے سے بہت سے سوالات اٹھانے لگے، جن میں وقتی طور پر میں خودبھی الجھ کر رہ گیا، لیکن میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اپنے مطالبے پر ڈٹا رہا۔ اپنے والد گرامی کے دوستوں اور اپنے اساتذہ کرام سے بھی مشورہ کیا جن میں سے کچھ نے میرے مطالبے کی حمایت کی لیکن کچھ نے مجھے دینی تعلیم کے بجائے فقط عصری تعلیم جاری رکھنے کے لیے کہا۔

اس دوران میں پاکستان میں موجود دینی مدارس کو چیک کرنے کے لیے بھی جانے لگا۔ سب سے پہلے میں لاہور کے ایک دینی مدرسہ میں گیا، وہاں کے طلباء اور اساتذہ سے ملا، لیکن چونکہ میں ایک اچھے کالج کا طالبعلم رہ چکا تھا اس لیے مجھے وہاں کا ماحول اچھا نہیں لگا۔ علاوہ ازیں مجھے وہاں پر اسلام کو جدید نظروفکر سے دیکھنے والے لوگ بھی کم ہی نظر آئے، پھر دیگر چند مدارس میں بھی گیا لیکن مجھے وہاں بھی اپنی دلی مراد نہ ملی۔

میں نے اپنے لیے دینی درسگاہ کی تلاش کے دوران مختلف اسلامی سکالرز کو بھی سننا شروع کیا۔ میں ان کے آڈیو، ویڈیو خطابات سننے لگا۔ مختلف سکالرز کو سنتے ہوئے جب میں نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری صاحب کے خطابات سنے تو مجھے یوں لگا کہ مجھے میری منزل مل گئی ہے۔ میں نے انگریزی میں اسلام اور سائنس پر آپ کے لیکچرز سنے۔ پھر عشق مصطفیٰ ﷺ، اتحاد ملت اور اسلامی مسائل کا جدید تقاضوں کے مطابق حل اور ایسے ہی دیگر بہت سے موضوعات پر میں نے آپ کے تقریباً ایک سو خطابات سنے۔ بعد ازاں شیخ الاسلام کی انقلابی فکر اور کالج آف شریعہ منہاج یونیورسٹی کے دینی وعصری تعلیم پر محیط نصابِ تعلیم سے متاثر ہوکر کالج آف شریعہ منہاج یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا۔

کالج آف شریعہ کے ماحول کو میں نے اپنی سوچ سے بھی کہیں بڑھ کر بہتر پایا۔ یہاں کے لوگوں میں اخلاص، محبت، پیار، شفقت، اخلاق اور ایسے روحانی اوصاف ہیں جو مجھے کسی اور ادارے میں نظر نہیں آئے تھے۔ یہ کالج تحریک منہاج القرآن کے عظیم تعلیمی منصوبے کا حصہ ہے جس کی بنیاد ۱۸ ستمبر ۱۹۸۶ء کو علوم وفنون اور تہذیب و ثقافت کے مرکز لاہور میں جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کی صورت میں رکھی گئی۔ بعد ازاں کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز کے نام سے اس ادارے کا لاہور بورڈ سے الحاق ہوا اور اب یہ کالج منہاج یونیورسٹی لاہور (Chartered by Govt of Punjab Act XII of 2000) کا اولین کالج ہے۔ اس کالج میں علوم شریعہ اور عصریہ کی تعلیم کے ساتھ ساتھ امتیازی نظم و نسق اور اخلاقی و روحانی تربیت کا منفرد اہتمام کیا جاتا ہے۔

نوجوان نسل کی قرآن و حدیث، فقہ اور دیگر علوم شریعہ کے تحقیقی مطالعہ کے ذریعے دور حاضر کے مسائل اور تقاضوں کے مطابق تربیت کی جاتی ہے۔ نسل نو کی علمی و عملی، فکری و نظریاتی، اخلاقی و روحانی تربیت کا اہتمام کرنا اس کالج کا طرہ امتیاز ہے۔ یہاں طلبہ کو تنگ نظری، تعصب، فرقہ پرستی اور انتہا پسندی کی محدود سوچ سے بالا تر کر کے اس قابل بنایا جاتا ہے کہ وہ امت کے عالم گیر اتحاد کے لیے اہم کردار ادا کرسکیں۔ یہاں طلبہ کو جدید تعلیم سے بہرہ ور کیا جاتا ہے تاکہ وہ جدید پڑھے لکھے نوجوان ذہن کو اسلام کی حقانیت سے روشناس کر سکیں اور کسی بھی شعبہ زندگی میں اہم کردار ادا کرسکیں۔

کالج ہذا میں تعلیم کے ساتھ ساتھ طلبہ کی اخلاقی اور روحانی تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ ان طلبہ کو احکام شریعت کی پابندی، نماز پنجگانہ، نماز تہجد، محافل ذکر و نعت، ہمہ وقت باوضو رہنے اور اپنے خیالات و افکار کو پاکیزہ رکھنے کی ترغیب، ہر ماہ ایام بیض کے روزوں کا اہتمام، ماہانہ شب بیداری اور سالانہ اجتماعی اعتکاف میں شرکت کرواکر اِن کی روحانی و اخلاقی تربیت کا سامان بہم پہنچایا جاتا ہے۔

یہ سب چیزیں ایسی تھیں جو کبھی کبھی میں اپنے تصور میں لاتا تھا، یہ ساری چیزیں میرے خوابوں کا حصہ تھیں جنہیں کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز نے عملی جامہ پہنا دیا اور اس طرح مجھے میرے خوابوں کی تعبیر مل گئی۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ علامہ محمد اقبال اپنے عہد میں ایک طرف لارڈ میکالے کا دیا ہوا نظام تعلیم دیکھ کر غمگین ہوتے تھے تو دوسری طرف اپنے عہد سے کٹے ہوئے دینی تعلیم کے نظام کو دیکھ کر افسردہ ہوجاتے۔ انہوں نے درج ذیل کلمات

میں اپنے عہد کے حالات کا تجزیہ کیا:

’’اسلام کے لیے اس ملک میں نازک زمانہ آرہا ہے۔ جن لوگوں کو کچھ احساس ہے ان کا فرض ہے کہ اس کی حفاظت کے لیے ہر ممکن کوشش اس ملک میں کریں۔ علماء میں مداہنت آ گئی ہے۔ یہ گروہ حق کہنے سے بھی ڈرتا ہے۔ صوفیاء اسلام سے بے پرواہ اور حکام کے تصرف میں ہیں۔ اخبار نویس اور آج کل کے تعلیم یافتہ لیڈر خودغرض ہیں اور ذاتی منفعت وعزت کے سوا کوئی مقصد ان کی زندگی کا نہیں۔ عوام میں جذبہ موجود ہے، مگر ان کا کوئی بے غرض رہنما نہیں ہے۔‘‘

اقبال نے دینی اور عصری تعلیم کو یکجا کرنے کی ایک کوشش بھی کی تھی جو کامیابی سے ہمکنار نہ ہوسکی۔ اس حوالے سے ڈاکٹر جاوید اقبال زندہ رود میں لکھتے ہیں:

’’اسلامی علوم کے احیاء اور تعلیمات کی وقت کے جدید تقاضوں کے مطابق تعبیر کے سلسلے میں اقبال کی بہت سی تمناؤں میں سے ایک تمنا یہ بھی تھی کہ کسی مسلم یونیورسٹی کے اندر یا کسی پرسکون مقام پر ایک چھوٹی سی بستی کی صورت میں ایسا ادارہ قائم کیا جائے جس میں بہترین دل و دماغ کے مسلم نوجوان خالص اسلامی ماحول میں ریاضیات، طبعیات، کیمیا، تاریخ، فقہ اور دینیات کی تعلیم حاصل کر کے علوم جدیدہ کا علوم قدیمہ سے تعلق دریافت کرسکیں اور یوں نہ صرف ان میں جدید مذہبی، سیاسی، اقتصادی، قانونی، علمی و سائنسی اور فنی مسائل کی اہمیت کو سمجھنے کا احساس بیدار کر دیا جائے بلکہ ان میں مسلمانانِ عالم کی ہر شعبے میں صحیح رہنمائی کی اہلیت بھی پیدا ہوجائے گی۔ اس خواہش کا اظہار اقبال نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں شعبۂ علوم اسلامیہ کی تشکیل کے زمانے میں کیا تھا اور اپنا ایک منصوبہ بھی نوٹ کی صورت میں تحریر کر کے مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی خدمت میں بھیجا تھا، لیکن اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔‘‘

علامہ اقبال اس ناکامی کے باوجود مایوس نہ ہوئے بلکہ احباب کے سامنے اپنا یہ احساس پیش کرتے رہے اور بالآخر انہیں مجوزہ ادارے کے لئے قطعۂ زمین بھی حاصل ہوگیا۔ اس حوالے سے ڈاکٹر جاوید اقبال فرماتے ہیں:

’’بہر حال ایک درد مند اور مخلص مسلم زمیندار چوہدری نیاز علی خان کو خیال آیا کہ موضع جمال پور نزد پٹھان کوٹ میں خدمت دین کے لیے ایک ایسا ہی ادارہ قائم کیا جائے۔ وہ اقبال کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا مدعا بیان کیا۔ اقبال نے ان کے سامنے اپنے دیرینہ اسکیم کا ذکر کیا۔ چنانچہ ۱۹۳۶ء میں انہوں نے ایک قطعہ اراضی تعلیم قرآن کے لیے وقف کر دیا اور اس میں ضروری عمارات یعنی مسجد، مکتب، کتب خانہ، دار الاقامت، رہائشی مکانات وغیرہ کی تعمیر شروع کر دی۔‘‘

علامہ اقبال کا جذبہ کیا تھا، اس حوالے سے ڈاکٹر جاوید اقبال لکھتے ہیں:

’’جنوری ۱۹۳۷ء کے اوائل میں جب مصری علماء کا وفد لاہور پہنچا اور اقبال سے ملا تو وفد کی اس خواہش کے اظہار پر کہ وہ ہندوستان کے اسلامی اداروں کی مناسب طریق پر امداد کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں مشورہ دیا گیا کہ اس کا ایک طریق یہ ہے کہ وہ جامعہ الازہر کی طرف سے کوئی استاد مقرر کردیں۔ اس سلسلہ میں آخر کار طے پایا کہ مصطفیٰ المراغی کو ایک خط اقبال کی طرف سے لکھا جائے اور انہیں اس ادارے کی خاطر ایک ایسا روشن خیال اور قابل مصری عالم اپنے خرچ سے مقرر کرنے کے لیے فرمائش کی جائے جو انگریزی خواں بھی ہو اور حالات حاضرہ یا علوم جدیدہ سے خوب واقفیت بھی رکھتا ہو۔‘‘

چنانچہ اقبال کے ان خیالات کو عربی کے سانچے میں ڈھال کر اس وقت کے شیخ الازہر کو عربی میں ایک خط تحریر کیا گیا اور بالآخر ۱۵ اگست ۱۹۳۷ء کو عربی میں تحریر کردہ یہی خط اقبال کے نام سے شیخ الازہر شیخ مصطفیٰ المراغی کو ارسال کیا گیا۔ خط کا مندرجہ ذیل حصہ قابل توجہ ہے:

’’ہم نے ارادہ کیا ہے کہ ہم پنجاب کی ایک بستی میں ایک اہم ادارے کی بنیاد رکھیں کہ اب تک کسی اور نے ایسا ادارہ قائم نہیں کیا اور ان شاء اللہ اسے اسلامی دینی اداروں میں بہت اونچی حیثیت حاصل ہوگی۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ کچھ ایسے لوگوں کو جو جدید علوم سے بہرہ ور ہوں، کچھ ایسے لوگوں کے ساتھ یکجا کر دیں جنہیں دینی علوم میں مہارت حاصل ہو، جن میں اعلیٰ درجے کی ذہنی صلاحیت پائی جاتی ہو اور جو اپنا وقت دین اسلام کی خدمت میں لگانے کو تیار ہوں اور ہم ان لوگوں کے لیے نئی

تہذیب اور جدید تمدن کے شور و شغب سے دور ایک دار الاقامت بنا دیں جو ان کے لیے ایک اسلامی علمی مرکز کا کام دے اور اس میں ہم ان کے لیے ایک لائبریری ترتیب دیں جس میں وہ تمام قدیم و جدید کتب موجود ہوں جن کی ضرورت پیش آسکتی ہے ۔ مزید برآں ان کے لیے ایک کامل اور صالح رہبر کا تقرر کیا جائے ، جسے قرآن حکیم پر بصیرت تامہ حاصل ہواور جو دنیائے جدید کے احوال و حوادث سے بھی باخبر ہو تاکہ وہ ان لوگوں کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی روح سمجھا سکے اور فلسفہ و حکمت اور اقتصادیات و سیاسیات کے شعبوں میں فکر اسلامی کی تجدید کے سلسلے میں انہیں مدد دے سکے تاکہ یہ لوگ اپنے علم اور قلم سے اسلامی تمدن کے احیاء کے لیے کوشاں ہوسکیں۔ آپ جیسے فاضل شخص کے سامنے اس تجویز کی اہمیت واضح کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ چنانچہ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ازراہ کرم ایک روشن دماغ مصری عالم کو جامعہ الازہر کے خرچ پر بھجوانے کا بندوست فرمائیں تاکہ وہ اس کام میں ہمیں مدد دے سکے۔ لازم ہے کہ یہ شخص علوم شرعیہ نیز تاریخ و تمدن اسلامی میں کامل دسترس رکھتا ہو اور یہ بھی لازم ہے کہ اسے انگریزی زبان پر قدرت حاصل ہو‘‘۔

شیخ مصطفیٰ المراغی کے جوابی مکتوب مورخہ ۲۱۔اگست ۱۹۳۷ء سے ظاہر ہوتا ہے کہ جامعہ الازہر میں اقبال کے حسب منشا کوئی ایسا مصری عالم نہ تھا، جسے جامعہ الازہر کی طرف سے ہندوستان روانہ کیا جا سکتا۔

علامہ محمد اقبالؒ کے خواب کی تعبیر

مگر افسوس کہ علامہ اقبال کی یہ آرزو پوری نہ ہوسکی اور وہ اپنی یہ آرزو دل میں لئے ہی اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس کی توفیق سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی نے عصر حاضر کے ملکی اور عالمی تقاضوں کے مطابق جو نظام تعلیم امت مسلمہ کو دیا ہے، وہ تیس سال سے ایسے افراد کار تیار کررہا ہے جوعلامہ اقبال اور شیخ الاسلام کے خوابوں کی تعبیر ہیں اور وہ اس وقت دنیا بھر میں معتدل اسلامی فکر کو فروغ دینے میں مصروف ہیں۔دینی اور عصری تعلیم کا یہ مرکز جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کے نام سے لاہور میں مصروف عمل ہے اور شیخ الاسلام نے اسے مضبوط بنیادوں پر استوار کر دیا ہے۔ اس ادارے کی ملک میں اور دنیا بھر میں شاخیں علم، شعور اور آگہی کے چراغ جلا رہی ہیں۔ علاوہ ازیں دنیا بھر کے **100** ممالک میں پھیلے ہوئے منہاج القرآن اسلامک سنٹرز بھی شیخ الاسلام کی علمی بصیرت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

منہاج ایجوکیشن سوسائٹی ملکی سطح پر فروغ تعلیم اورشعور و آگہی کے لیے اہم کردار ادا کررہی ہے۔ یہ ایک باقاعدہ رجسٹرڈ ادارہ ہے جوملک کے تمام صوبوں (بشمول آزاد کشمیر) میں سرگرم عمل ہے۔ منہاج ایجوکیشن سوسائٹی قومی و ملی مفادات کے پیش نظر طلبہ و طالبات کی خوابیدہ صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے میں بھرپور کردار ادا کررہی ہے۔

منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے امتیازات

منہاج ایجوکیشن سوسائٹی، تحریک منہاج القرآن انٹرنیشنل کے زیراہتمام چلنے والا ایک اہم شعبہ ہے۔ جس کا آغاز شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے **1994**ء میں کیا۔ اس سوسائٹی کے قیام کے مقاصد میں سے سب سے اہم مقصد قوم کو زیورتعلیم سے آراستہ کرکے انہیں معاشرے کا ایک اہم رکن بنانا ہے جو ملک وقوم کی ترقی میں اہم کردار ادا کرسکے۔

چیئرمین منہاج ایجوکیشن سوسائٹی ڈاکٹرحسین محی الدین قادری **MES** کے قیام کے مقاصد کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ ہمارا مقصد تعلیم کو ذریعہ تجارت بنانا ہرگزنہیں بلکہ ہم اس کو انسان سازی اور قوم سازی کے لیے ہتھیار تصور کرتے ہیں۔ بہت سارے ایسے ادارے ہیں جوتعلیم کے نام پرتجارت کر رہے ہیں۔ان کے مقاصد کی فہرست میں ہی افراد سازی اور قوم سازی شامل ہی نہیں۔پاکستان کی پسماندگی کے پیچھے حکومتوں کی تعلیم اور نظام تعلیم کی طرف عدم توجہی ہے۔ پاکستان دنیا کے ان چند ممالک میں ہے جن میں تعلیم کا بجٹ عالمی معیار کے مطابق نہیں ہے۔ اس پرستم یہ کہ یہ واحد ملک ہے جو اس ملک کے حکمرانوں کی کوئی دلچسپی نہیں۔ محدود وسائل کے باوجود **MES** کے کام میں تسلسل اور پسماندہ طبقوں میں **MES** کی خدمات قابل داد ہیں۔ **MES** کوئی بزنس

آرگنائزیشن نہیں جو سالانہ کرڑوں روپے کا منافع کماتی ہے، بلکہ اس کی کمائی پاکستان کے وہ غریب طلبہ ہیں جو تعلیم سے آراستہ ہوکر کرعزت دارانہ زندگی گزار رہے ہیں۔

منہاج سکول سسٹم کے نصاب کے حوالے سے ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کہتے ہیں کہ موجودہ دور میں کسی بھی نصاب کے دولازمی فکری ستون ہونے چاہییں اور وہ ہیں اسلامیت اور پاکستانیت ہیں۔منہاج سکول سسٹم کا نصاب ان دونوں پہلوؤں پر بھر پور توجہ کئے ہوئے ہے۔جبکہ ایم ای ایس کے نصاب میں نصابی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے زیادہ زور انہی دو پر ہے۔شیخ الاسلام کی جد جہد کوبھی دوحصوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔آپ نے اولاً قوم کی اسلامیت پختہ کی اور اب پاکستانیت پر کام کر رہے ہیں۔ایم ای ایس کا اسلامیات کا نصاب اسلامیت کے فروغ کا آئینہ دار ہے،یہ واحد سسٹم ہے جس میں قرآن مجید ترجمہ کے ساتھ بطورسبجیکٹ پڑھایا جارہا ہے۔

منہاج ایجوکیشن سوسائٹی آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اورحضور نبی اکرم ﷺ کی رحمتِ خاص سے نونہالانِ وطن کو مثبت سوچ فراہم کرکے ملکی ترقی میں اہم کردار ادا کررہی ہے۔ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ شیخ الاسلام نے جب اس تعلیمی منصوبے کا آغاز کیا اُس وقت حکومتی سطح پر فروغ تعلیم اور شرح خواندگی میں اضافہ کے لئے اقدامات کافی نہ تھے اور نہ ہی پرائیویٹ سطح پر کسی NGO یا تنظیم نے اس طرف قدم اٹھایا۔ ان حالات میں شیخ الاسلام نے تعلیم وتربیت کو انسان کا بنیادی حق قرار دیتے ہوئے اس تعلیمی منصوبے کا آغاز کیا۔

منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے تحت ملکی سطح پر 650 سے زائد تعلیمی ادارے(انگلش و اردو میڈیم) نئی نسل میں فروغِ تعلیم، بیداری شعور اور فکری و نظریاتی تربیت کے ساتھ قومی ترقی میں اہم فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ جن میں بنیادی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ افراد کو معاشرے کا اہم رکن بنانے کے لیے اخلاقی، روحانی، سائنسی، طبی اور پیشہ وارانہ رہنمائی بھی فراہم کی جاتی ہے۔

MES اپنے مقاصد کے اعتبار سے ہمہ جہتی پلیٹ فارم ہے جو بیک وقت فروغ علم ، تربیت قوم، تربیت اساتذہ ، نصاب کی تشکیل اور غیر تجارتی بنیادوں پر ملک بھر کے پسماندہ علاقوں میں تعلیمی اداروں کے قیام کی جدوجہد میں مصروف عمل ہے۔ ان سکولز میں بچوں کو غیر تجارتی بنیادوں پر تعلیم کے مواقع فراہم کئے گئے ہیں۔ ایم ای ایس کے تمام سکولز میں بچوں کی کردار سازی اور تربیت پر خاص زور دیا جاتا ہے اور انہیں امن، برداشت ،رواداری ،اعتدال پسندی ، دوسرں سے حسن سلوک اور پرامن بقائے باہمی کے فروغ کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ایم ای ایس کے سکولز میں داخلہ بلا استثنائے رنگ ونسل صوبہ و زبان اور مسلک و مذہب ہوتا ہے۔ یہاں قائد اعظم اور علامہ اقبال اور مشاہیر پاکستان کے نظریۂ زندگی کی تعلیم دی جاتی ہے اور نبی اکرم ﷺ کی قابل تقلید سیرت مطہرہ سے خوشہ چینی کرتے ہوئے اتحادو اتفاق ، احترام انسانیت ، خدمت قوم اور قوموں کی برادری میں عظمت وترقی کی تعلیمات عام کی جاتی ہیں۔

MES اس حوالے سے بھی منفرد ہے کہ یہ اساتذہ کی پیشہ وارانہ تربیت کے ایک جامع پروگرام پر بھی عمل پیرا ہے اور ہر سال ملک کے مختلف اضلاع میں اساتذہ کے لئے تدریسی تربیت کے سیکڑوں کیمپ منعقد کرتی ہے، جہاں ملک کے معروف تعلیمی اداروں سے وابستہ ٹرینرز اساتذہ کو موثر طریقہ ہائے تدریس پر عملی سرگرمی سے اساتذہ کو گزارتے ہیں۔ایم ای ایس نے 140 کتب پر مشتمل اپنا نصاب تعلیم تشکیل دیا ہے جو ملک بھر کے علاوہ جنوبی افریقہ اور یورپ کے چنیدہ سکولز میں پڑھایا جا رہا ہے۔

منہاج ایجوکیشن بورڈ منہاج سکول کے 650 کیمپسز کے 100,000 سے بیشتر طلبہ و طالبات کے لیے سال میں مرکزی سطح پر معمول کے 3امتحانات، چاروں صوبوں میں طلبہ و طالبات کے لیے مقابلے کا امتحان، اس امتحان میں میرٹ پر آنے والے 150 محنتی طلبہ و طالبات کے لئے ہر سال کیش ایوارڈ کی صورت میں ڈاکٹر فریدالدین سکالر شپ کا دیا جانا منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کوایک واضح امتیاز عطا کرتا ہے۔

اللہ کریم امت مسلمہ کے سروں پر شیخ الاسلام مدظلہ کا سایہ تادیر سلامت رکھے اور آپ کے قائم کردہ ان اداروں سے عالم اسلام کو فیضیاب فرمائے۔ ❁❁❁❁❁❁

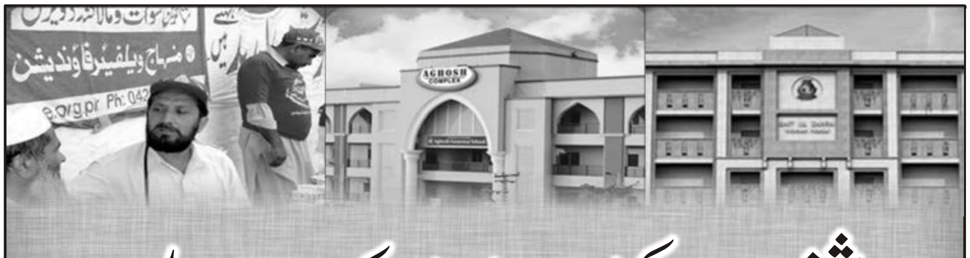

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی فلاحی خدمات

سید امجد علی شاہ (ڈائریکٹر منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے محروم اور مجبور طبقات کی ہر ممکن مدد کے لیے منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی اور اس کے قیام کا بنیادی مقصد اور فلسفہ یہ ہے کہ تمام انسانوں کے اندر انسانی ہمدردی کے جذبہ کو فروغ دیا جائے۔ باہمی محبت اور بھائی چارے کی فضا قائم کی جائے اور تمام طبقات کو ساتھ لے کر ایک حقیقی اسلامی معاشرے کی تشکیل کے لیے ایک عملی جدوجہد کی جائے جس کے تحت ایسے منصوبہ جات کا آغاز کیا جائے جو عوام الناس کی فلاح و بہبود کے لئے اہم کردار ادا کرسکیں۔

بنیادی اہداف

۱۔ با مقصد، معیاری اور سستی تعلیم کا فروغ
۲۔ غریب اور مستحق طلباء کے لیے وظائف کا بندوبست
۳۔ صحت کی بنیادی ضروریات سے محروم افراد کے لیے معیاری اور سستی طبی امداد کی فراہمی
۴۔ خواتین کے حقوق اور بہبود کے منصوبہ جات کا قیام
۵۔ بچوں کے بنیادی حقوق اور بہبود کے منصوبہ جات کا قیام
۶۔ یتیم اور بے سہارا بچوں کی تعلیم و تربیت اور رہائش کا بہترین بندوبست کرکے ان کو معاشرے کا مفید شہری بنانا۔
۷۔ قدرتی آفات میں متاثرین کی امداد اور بحالی
۸۔ پسماندہ علاقوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی
۹۔ بیت المال کے ذریعے مجبور اور حقدار لوگوں کی مالی امداد
۱۰۔ غریب بچیوں کی شادیوں کے لیے جہیز فنڈ کا قیام

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کا نصب العین
ہمارا عزم، ہمارا کام تعلیم، صحت، فلاح عام

1۔ تعلیم

کسی بھی معاشرے کی ترقی اور خوشحالی میں تعلیم اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ہمارے معاشرے کی تمام ناہمواریوں اور خرابیوں کی اصل وجہ کم شرح خواندگی ہے۔ ہمارے معاشرتی مسائل کا حل فروغ تعلیم سے ممکن ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا اعلان ہے " سرسید احمد خان نے قوم کو ایک علیگڑھ دیا تھا میں انشاء اللہ اس قوم کو 100 علیگڑھ دوں گا اسی لیے منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن نے ایسے تعلیمی منصوبے کا آغاز کیا ہے جس سے لوگوں کے اندر شعور بیدار کیا جاسکے، ان کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم کے نور سے منور کیا جاسکے۔ غریب مگر ہونہار طلباء کی تعلیم کے لیے سکالر شپ کا انتظام کیا جاسکے اور نادار بچوں کو مفت کتابیں فراہم کی جاسکیں اس کے تحت درج ذیل منصوبہ جات پر کام ہو رہا ہے:

i۔ فروغ تعلیم کے اداروں کا قیام

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن ملک بھر میں تعلیمی ادارے قائم کیے ہیں۔ ان تعلیمی اداروں میں فلاحی و بہبودی اور غیر تجارتی بنیادوں پر فروغ تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ ان تعلیمی اداروں کے قیام کے لیے تمام تر وسائل منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن مہیا کرتی ہے ان میں زیر تعلیم کم ازکم 25 فیصد غریب مگر ہونہار طلباء کے تعلیمی اخراجات منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن ادا کرتی

ہے۔ مستحق طلباء کو سکول کی کتابیں بھی مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ ان تعلیمی اداروں کا مقصد تعلیم برائے تعلیم نہیں بلکہ طالب علم کو مثبت سوچ کا حامل شہری بنانا ہے۔ نیز ان اداروں میں طلباء کی روحانی واخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

ii۔ سٹوڈنٹ ویلفیئر بورڈ

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے تحت غریب اور سفید پوش خاندانوں کے ذہین طلباء اور طالبات کو تعلیمی وظائف جاری کیے جاتے ہیں تا کہ وہ غربت کی وجہ سے تعلیم جیسی نعمت سے محروم نہ رہیں۔ اس مقصد کے لیے سٹوڈنٹ ویلفیئر بورڈ بنایا گیا ہے جو کہ طلباء کو ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کے وظائف جاری کرتا ہے۔

iii۔ منہاج کالج برائے خواتین خانیوال

ضلع خانیوال کی موجودہ صورتحال پر اگر نظر ڈالی جائے تو پورے ضلع میں خواتین کے لئے صرف ایک ڈگری کالج ہے۔ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کا یہ مثالی تعلیمی منصوبہ ہے جو کہ جنوبی پنجاب کی بچیوں کے لیے صرف ایک تعلیمی درسگاہ ہی نہیں بلکہ ایک تربیتی ادارہ بھی ہوگا۔ منہاج کالج برائے خواتین پرائیوٹ سیکٹر میں پہلا ادارہ جو کہ عصری علوم کے ساتھ ساتھ شریعہ کی بھی تعلیم دے گا۔ اس کالج کا کل تخمینہ تقریباً 8 کروڑ روپے ہے اور کل کورڈ ایریا 31 ہزار مربع فٹ ہے۔ اس کالج میں تقریباً 700 سٹوڈنٹس کو پڑھانے کی گنجائش ہو گی۔ تمام تر سہولیات سے آراستہ یہ کالج 2 فیز میں مکمل ہو گا۔ پہلا فیز اکیڈیمک بلاک جبکہ دوسرا ہاسٹل کا ہوگا۔

الحمدللہ منہاج کالج برائے خواتین خانیوال کا پہلا فیز تکمیل کے مراحل میں ہے جبکہ کالج کی تعمیر کا فیز 2 میں ہاسٹل کی تعمیر کی جائے گی۔ اس ہاسٹل میں تقریبا 200 طالبات کے رہنے کی گنجائش موجود ہو گی۔ سال رواں اگست کے مہینے میں کالج کا باضابطہ افتتاح کیا جائے گا اور باقاعدہ کلاسز کا آغاز کیا جائے گا۔ یہ ادارہ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کی طرف سے جنوبی پنجاب کی بچیوں کے لئے ایک عظیم تحفہ ہے جو کہ ان کے روشن مستقبل کی نوید بن کر ابھرے گا۔ ان شاء اللہ۔

2۔ صحت

پاکستان میں کروڑوں لوگ علاج معالجہ کے لیے بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔ طبی ضروریات کی فراہمی کے لیے منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن درج ذیل منصوبوں پر کام کر رہی ہے:

i۔ منہاج ہسپتال، فری میڈیکل ڈسپنسریز/بلڈ بنکس

عوام کی فلاح و بہبود کے لیے ملک بھر میں ڈسپنسریز اور بلڈ بنکس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے تحت اس وقت پاکستان میں ایک میڈیکل کمپلیکس کے علاوہ 2 منہاج ہسپتال اور بیسیوں فری ڈسپنسریز چل رہی ہیں۔ جس میں غریب لوگوں کے لیے فری میڈیکل کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔

ii۔ ایمبولینس سروس

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن پاکستان کے 50 سے زائد شہروں میں منہاج فری ایمبولینس سروس فراہم کر رہی ہے۔ جس میں لاہور، گجرات، وزیر آباد، جہلم، گوجر خان، منڈی بہاوالدین، راولپنڈی، کوٹلی آزادکشمیر، ایبٹ آباد، جلال پور جٹاں، شیخوپورہ اور واہ کینٹ وغیرہ شامل ہیں۔

iii۔ فری آئی سرجری کیمپ

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن سالانہ فری آئی کیمپ کا اہتمام کرتی ہے جہاں پر معروف آئی سپیشلسٹ مریضوں کا معائنہ اور آپریشن کرتے ہیں۔ آئی کیمپ میں مریضوں کے قیام وطعام ادویات ٹیسٹ اور آپریشن وغیرہ کا مکمل خرچ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے ذمہ ہوتا ہے۔ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے تحت پچھلے 17 سال سے نارووال شہر کے اندر فری آئی سرجری کیمپ کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اس کے لیے ہر سال اکتوبر کے آخر ہفتے میں OPDs کی جاتی ہیں اور نومبر کے پہلے ہفتے میں آپریشنز کیے جاتے ہیں جس میں لینز، عینک، میڈیسن اور خوراک کا تمام خرچہ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن اُٹھاتی ہے۔ اب تک 35000 مرد و خواتین کے کامیاب آپریشنز کیے جا چکے ہیں۔ اس فری میڈیکل کیمپ میں پاکستان کے مایہ ناز آئی سرجنز اور سپیشلسٹ اپنی خدمات رضا کارانہ طور پر پیش کرتے ہیں۔

3۔ فلاح عام

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن تعلیم اور صحت کے بہترین منصوبہ جات کے علاوہ دکھی انسانیت کی فلاح وبہبود کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہے۔ اس وقت فلاح عام کے مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر کام کر رہی ہے:

i۔ بیت المال

اسلامی معاشرے میں بیت المال کی اہمیت کے پیش نظر غریب اور نادار لوگوں کی امداد اور بحالی کے لیے منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن نے بیت المال قائم کر رکھا ہے۔ تنظیمی وانتظامی سٹرکچر کے مطابق ملکی اور تحصیلی سطح پر بیت المال کی شاخیں کام کرتی ہیں۔ جہاں غریب اور نادار مریضوں کی مالی امداد کی جاتی ہے۔

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن ماہانہ بنیادوں پر پورے پاکستان سے آنیوالی غریب و مستحق افراد کی درخواستیں وصول کرتی ہے اور درخواست و پالیسی کے مطابق اپنے بیت المال سے ان کی بھرپور مدد کی جاتی ہے تعلیم وصحت کے لیے آنیوالی درخواستوں کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جاتا ہے اور اُن کو نقدی کی صورت میں مدد دی جاتی ہے۔اس پروجیکٹ کے ذریعے سالانہ ہزاروں لوگوں کی مالی امداد کی جاتی ہے۔

ii۔اجتماعی شادیاں

ہمارے معاشرے کی ستم ظریفی ہے کہ اس میں بیٹی کی شادی جیسا مقدس فریضہ بھی والدین پر بوجھ بن چکا ہے۔جہیز کی لعنت نے غریب اور سفید پوش طبقے کو بہت پریشان کیا ہوا ہے۔منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن نے والدین کے اس بوجھ اور پریشانی کے خاتمہ کے لیے غریب بچیوں کی اجتماعی شادیاں سرانجام دینے کا آغاز کر دیا ہے۔

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن پچھلے 14 سال سے یتیم اور بے سہارا غریب بچیوں کی شادیاں ترجیحی بنیادوں پر کروا رہی ہے۔ ایک شادی پر تقریباً 150000 سے 175000 تک کے اخراجات آتے ہیں۔ ہر دلہن کو ضروریات زندگی کی تقریباً تمام اشیاجو ایک نیا گھرانہ شروع کرنے کیلئے چاہیے ہوتی ہیں، فراہم کی جاتی ہیں، جس میں ڈبل بیڈ، ڈریسنگ، واشنگ مشین، جیولری سیٹ، کٹلری سیٹ، استری، جستی پیٹی بمع فریم، دلہا کے سوٹ، دلہن کے سوٹ، LCD، پیڈسٹل فین، ڈنر سیٹ، سلائی مشین، گیس چولہا، Tea سیٹ، ڈبل بیڈ گدا، ٹیبل سیٹ اور صوفہ سیٹ شامل ہے۔اس کے علاوہ دلہا و دلہن کے ساتھ آئے مہمانوں کی لذیز کھانوں سے تواضع کی جاتی ہے۔ لاہور کے علاوہ یہ تقریبات فیصل آباد، گجرات، سیالکوٹ، خانقاہ ڈوگراں، دولتالہ اور واہ کینٹ میں سالانہ بنیادوں پر ہو رہی ہیں جس میں مسلمان جوڑوں کے علاوہ عیسائی اور ہندو جوڑے بھی شامل ہوتے ہیں۔MWF کے تحت اب تک 2670 شادیاں کروائی جا چکی ہیں۔

iii۔ فراہمی آب کے منصوبہ جات

پاکستان کے اندر اس وقت تقریباً نصف سے زیادہ آبادی پینے کے صاف پانی سے محروم ہے، جس کی وجہ سے خطرناک بیماریوں میں اضافہ ہو رہا ہے بعض جگہوں پر خواتین کئی کئی میل کا فاصلہ پیدل طے کر کے پینے کے لیے ایک وقت کا پانی لے کر آتی ہیں۔ ایسے علاقوں میں بھی منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن نے بڑھ چڑھ کر کام کیا ہے اور اندرون سندھ تھرپارکر، جنوبی پنجاب کے تمام غریب علاقوں میں جاکر واٹر پمپس لگائے گئے ہیں اور اب بلوچستان میں بھی واٹر پمپس پر کام جاری ہے۔ اب تک تھرپارکر میں 550 سے زیادہ بڑے واٹر پمپ لگائے جا چکے ہیں اور پورے پاکستان میں کل 4000 سے زائد واٹر پمپس لگائے گئے ہیں۔ واٹر پروجیکٹس کا یہ کام تھرپارکر کے علاوہ لاڑکانہ، نوڈیرو، رتوڈیرو، شہدادکوٹ، شکارپور، جیکب آباد، صحبت پور (بلوچستان)، مظفرگڑھ اور راجن پور وغیرہ میں ہو چکا ہے۔

iv۔ آغوش

آغوش یہ یتیم اور بے سہارا بچوں کے لیے اعلیٰ سطح کا تعلیمی اور فلاحی منصوبہ ہے۔یتیم بچوں کی کفالت اس انداز سے کی جاتی ہے کہ ان کو والدین کی کمی کا احساس نہ ہو۔ ان کی رہائش، خوراک، تعلیم، کھیل اس کے علاوہ ضروریات زندگی کی ہر چیز فری فراہم کی جاتی ہے اور ان کو وطن عزیز کے مفید شہری بننے کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔ایک بچے پر تقریباً ماہانہ 8 سے 10 ہزار روپے کے اخراجات آ رہے ہیں جو کہ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن ادا کرتی ہے۔ لاہور کے علاوہ یہ پروجیکٹ سیالکوٹ میں بھی چل رہا ہے جس میں 80 بچے پڑھ رہے ہیں اور اس سال یہ تعداد 100 تک بڑھائی جائے گی۔ یہ

پروجیکٹ کراچی میں بھی 21 بچوں کے ساتھ شروع ہو چکا ہے اور اسی طرح ملک کے تمام بڑے شہروں میں آغوش آرفن کیئر ہوم بنائے جانے کا ارادہ ہے۔

v۔ قدرتی آفات

پوری دنیا میں قدرتی آفات سے متاثرہ افراد کی خوراک، لباس، رہائش، ادویات اور ضروری سامان زندگی کی فراہمی منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کی اولین ترجیح رہی ہے۔ وطن عزیز پر جب بھی کوئی کڑا وقت آیا ہے تو منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن نے بلا امتیاز رنگ ونسل، مذہب ملک بھر میں اپنے نیٹ ورک کے ذریعے لوگوں کی مدد کی ہے۔ 2005ء کا زلزلہ ہو یا 2010ء کا سیلاب منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن نے پوری دنیا سے اپنے ڈونرز اور ملک بھر سے اپنے رضاکاران کے نیٹ ورک کے ذریعے متاثرہ علاقوں میں کروڑوں روپے کی ریلیف گڈز تقسیم کیں ہیں۔ اس کے علاوہ ہر سال سیلاب کے متاثرہ علاقوں میں منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کی طرف سے لاکھوں روپے کا امدادی سامان تقسیم کیا جاتا ہے۔

vi۔ فری دستر خوان

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے تحت مرکز پر روزانہ 100 غریب افراد کو دن کا کھانا فری فراہم کیا جاتا ہے اس سال اس کی تعداد مزید بڑھانے کا ہدف ہے۔

vii۔ غریب اور مستحق خاندانوں کی ماہانہ کفالت

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن ماہانہ بنیادوں پر غریب و مستحق خاندانوں کی کفالت کر رہی ہے اور اس پروجیکٹ کو ترجیحی بنیادوں پر توسیع دینا چاہتی ہے۔

viii۔ عید گفٹس اور گوشت کی تقسیم

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے تحت عید میلاد النبی ﷺ و عیدالفطر اور عیدالضحیٰ کے موقع پر غریب مستحق مرد و خواتین کو کپڑے، راشن، نقدی اور گوشت کی صورت میں مدد فراہم کر کے اُن کی خوشیوں کو دوبالا کرتی ہے۔

آیئے! آپ بھی انسانیت کی اس فلاح وبہبود میں منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کا ساتھ دیں۔

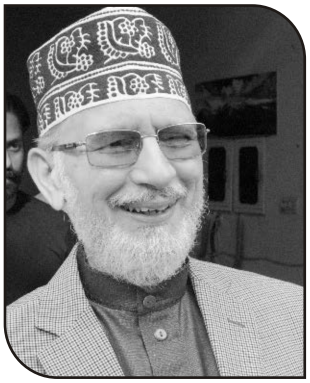

تیرا خاور رہے درخشاں تا ابد فروزاں

تیری صبح نور افشاں کبھی شام تک نہ پہنچے

عظیم علمی و روحانی شخصیت مجدد دِرواں صدی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

کو 68 ویں سالگرہ پر صمیمِ قلب سے مبارک باد پیش کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ ہمیں اس مصطفوی مشن میں شیخ الاسلام کی سنگت میں استقامت عطا فرمائے

ڈائریکٹر و جملہ سٹاف ممبران نظامتِ امورِ خارجہ منہاج القرآن انٹرنیشنل

dfa@minhaj.org

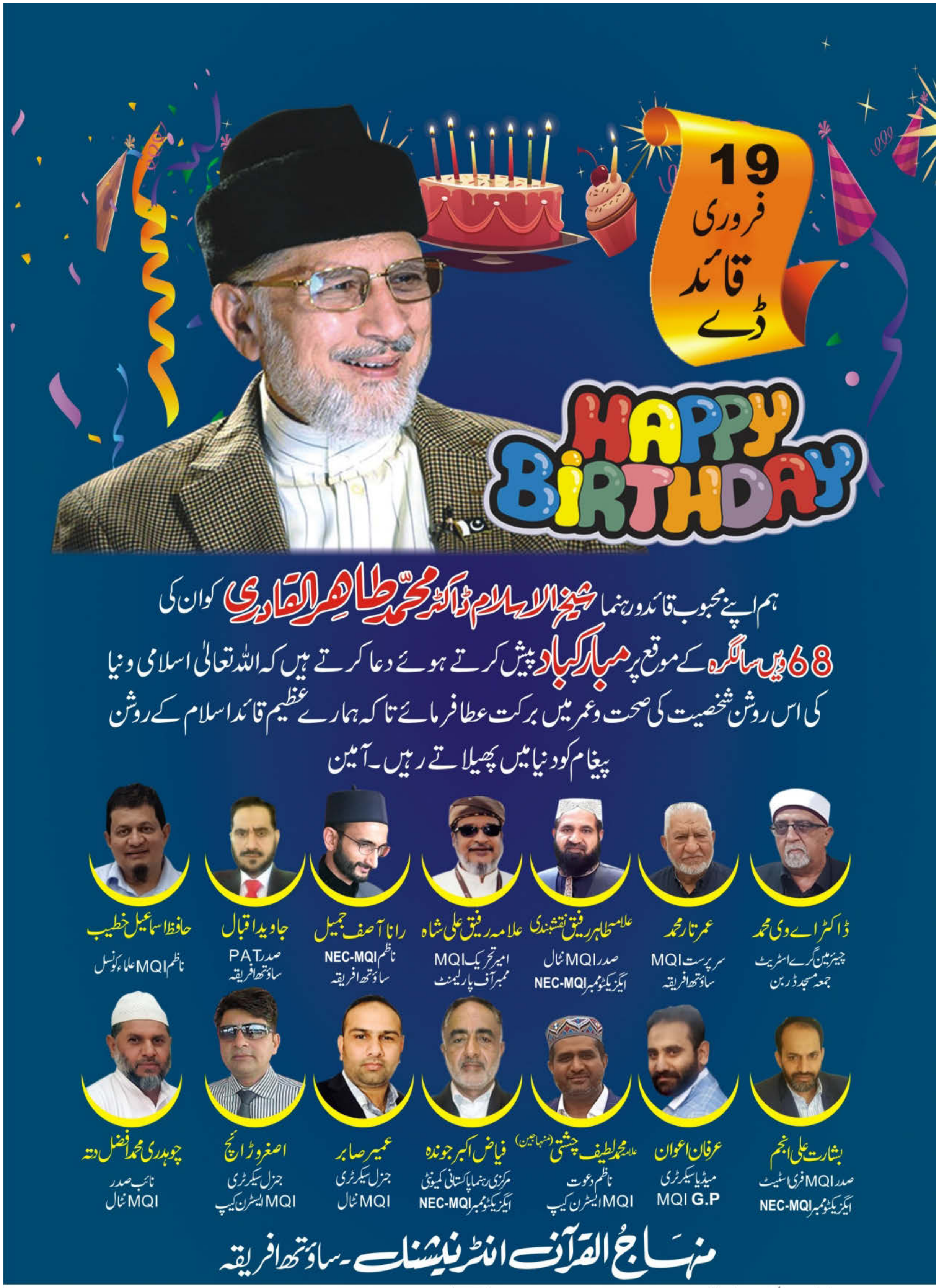
19
فروری
قائد
ڈے
HAPPY
BIRTHDAY
ہم اپنے محبوب قائد و رہنما شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو ان کی
68ویں سالگرہ کے موقع پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسلامی دنیا
کی اس روشن شخصیت کی صحت و عمر میں برکت عطا فرمائے تاکہ ہمارے عظیم قائد اسلام کے روشن
پیغام کو دنیا میں پھیلاتے رہیں۔ آمین
ڈاکٹر اے وی محمد
چیئرمین گرے اسٹریٹ
جمعہ مسجد ڈربن
عمر تار محمد
سرپرست MQI
ساؤتھ افریقہ
علامہ طاہر رفیق نقشبندی
صدر MQI نٹال
ایگزیکٹو ممبر NEC-MQI
علامہ رفیق علی شاہ
امیر تحریک MQI
ممبر آف پارلیمنٹ
رانا آصف جمیل
ناظم NEC-MQI
ساؤتھ افریقہ
جاوید اقبال
صدر PAT
ساؤتھ افریقہ
حافظ اسماعیل خطیب
ناظم MQI علماء کونسل
بشارت علی انجم
صدر MQI فری اسٹیٹ
ایگزیکٹو ممبر NEC-MQI
عرفان اعوان
میڈیا سیکرٹری
MQI G.P
علامہ محمد لطیف چشتی (منہاجین)
ناظم دعوت
MQI ایسٹرن کیپ
فیاض اکبر جونده
مرکزی رہنما پاکستانی کمیونٹی
ایگزیکٹو ممبر NEC-MQI
عمیر صابر
جنرل سیکرٹری
MQI نٹال
اصغر وڑائچ
جنرل سیکرٹری
MQI ایسٹرن کیپ
چوہدری محمد افضل دتہ
نائب صدر
MQI نٹال
منہاج القرآن انٹرنیشنل۔ساؤتھ افریقہ

"MINHAJ UNIVERSITY LAHORE EXTENDS HEARTIEST **CONGRATULATIONS**
TO SHAYKH-UL-ISLAM PROF. DR. MUHAMMAD TAHIR-UL-QADRI (CHAIRMAN MUL)
ON HIS 68th BIRTHDAY"

Minhaj University Lahore

World Class University

Turning Aspirations into Achievements

Open Admissions

SPRING 2019

APPLY NOW !

Your Journey to Excellence & Innovation Begins Here!

- CHEMICAL ENGINEERING
- SOFTWARE ENGINEERING
- NUTRITION SCIENCES
- MEDICAL LABORATORY TECHNOLOGY
- INFORMATION TECHNOLOGY
- COMPUTER SCIENCES
- BUSINESS & MANAGEMENT SCIENCES
- COMMORECE & ACCOUNTANCY
- CHEMISTRY
- PHYSICS
- BOTANY
- ZOOLOGY
- MATHEMATICS
- STATISTICS
- RELIGION & PHILOSOPHY
- MASS COMMUNICATION
- LIBRARY & INFORMATION SCIENCES
- EDUCATION
- HISTORY
- PAKISTAN STUDIES
- BEHAVIORAL SCIENCES
- CHEMISTRY
- CRIMINOLOGY & CRIMINAL JUSTICE
- POLITICAL SCIENCES
- INTERNATIONAL RELATIONS
- SOCIOLOGY
- PEACE & COUNTER-TERRORISM STUDIES
- SHARIAH & ISLAMIC STUDIES
- ENGLISH
- URDU
- ARABIC

Chartered by Government of Punjab

Recognized by the HEC in W3 Category

ADMISSION OFFICE
042.35145629
Main Campus, Hamdard Chowk, Township, Lahore.
PHONE: 042.35145621 - 24 / Ext 320 . 346
EVENING COORDINATOR: 0335.8228883
Email info@mul.edu.pk www.mul.edu.pk

MinhajUniversityLahore
@officialMUL

فکر کی تنگ گلی میں کھڑا شخص علم کا پورا شہر کیسے دیکھ سکتا ہے؟

مجدد امت کو تنگ نظری، شدت پسندی سے بچاتا ہے

دین کو عصری تقاضوں کے مطابق پیش کرنا مجدد کی بڑی ذمہ داری ہے

مجدد کی بولی جدا ہوتی ہے، اس لیے مخالفت کی بھی انتہا ہوتی ہے

شبیر حسین دیو

مجدد (Renovator) کے سامنے دو بڑے ٹارگٹ ہوتے ہیں:

اول: لوگوں کے ذہنوں کے گرد تنگ نظری، شدت پسندی اور نفرت کے دائروں کو توڑ کر سوچوں میں وسعت، رویوں میں اعتدال اور باہمی احترام اور برداشت کی فضا قائم کرتا ہے۔

دوم: مجدد کا دوسرا بڑا ٹارگٹ دین کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق خوبصورت پیرائے میں پیش کرنا ہے۔

ان دونوں پہلوؤں سے مجدد کو مذہبی اور نیم مذہبی لوگوں کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا۔ یہ مخالفت بعض اوقات شدید آندھی اور طوفان کا رخ بھی اختیار کرلیتی ہے لیکن مجدد کی کمال استقامت اور مستقل مزاجی کی وجہ سے ایک دن یہ ساری مخالفت دم توڑ جاتی ہے۔ بعض اوقات مجدد کی زندگی میں ہی ایسا ہوجاتا مگر اکثر اوقات دنیا سے رحلت کے بعد لوگ رفتہ رفتہ مجدد کی فکر کے قائل ہوتے جاتے ہیں۔

مجدد کے کردار ضرورت اور اہمیت کو ہم دو مثالوں سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۱۔ اگر ہم ایک صفحہ پر تین خطوط کھینچیں جو شروع میں ایک دوسرے کے متوازی ہوں لیکن کچھ فاصلہ کے بعد دونوں جانب والے خطوط کا رخ مرکزی خط سے ایک یا دو ڈگری باہر کی جانب موڑ دیا جائے تو وقت کے ساتھ ساتھ دونوں خطوط ایک دوسرے سے دور ہوتے جائیں گے اور مرکزی خط (خطِ مستقیم) سے فاصلہ اور انحراف بھی بڑھتا جاتا ہے۔ یہ دونوں خطوط ایک دوسرے سے بہت دور ہوجاتے ہیں مگر مرکزی خط سے فاصلہ یا انحراف بڑھنے کے باوجود ایک دوسرے کی نسبت مرکزی خط کے قریب رہتے ہیں۔ مجدد ہمیشہ مرکزی خط پر محوِ سفر رہتا ہے۔

۲۔ دوسری مثال پر غور کریں! اگر کوئی شخص تنگ گلی میں کھڑے ہوکر پورے شہر کو دیکھنے کی کوشش کرے گا تو اس کو صرف چند گھر نظر آئیں گے۔ کھلی سڑک پر کھڑے ہوکر دیکھے گا تو اس کو زیادہ گھر نظر آئیں گے اور اگر کوئی تھوڑی بلندی پر کھڑے ہوکر دیکھے گا تو اس کی نظر اور زیادہ گھروں پر پڑے گی۔ جیسے جیسے بلندی بڑھتی جائے گی ویسے ویسے شہر کا زیادہ حصہ دکھائی دے گا اور ایک بلند مقام ایسا آئے گا جہاں اس کو سارا شہر، ہر چھوٹی بڑی سڑک اور ہر ہر گوشہ بالکل صاف اور روشن دکھائی دے گا۔ مجدد کی یہ شان ہوتی ہے کہ وہ اس بلند ترین پوزیشن پر متمکن ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا دونوں مثالوں کی روشنی میں اب ہم جائزہ لیتے ہیں کہ پندرھویں صدی ہجری کا مجدد کون ہے؟

آج کسی شخص کو اس بات پر قائل کرنے کیلئے دلائل دینے کی بھی ضرورت نہیں کہ مختلف فرقے، مسالک اور چھوٹے چھوٹے مذہبی گروہ خطِ مستقیم سے مختلف Degrees پر بٹ

چکے ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ Angle of Deviation میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ایک دوسرے پر کفر کے فتوے، عدمِ برداشت اور نفرت زوروں پر ہے۔ اہلِ تصوف نے خود کو ریاضت و مجاہدہ سے نکال کر دین کو کاروبار اور رسم بنا دیا ہے، علما کی اکثریت مطالعہ اور تحقیق چھوڑ کر اپنے محدود علم کی بنیاد پر دین کی تبلیغ کر رہی ہے، علاوہ ازیں مدارس بھی تنگ نظری اور کم علمی کا شکار ہو چکے ہیں۔

طویل عرصہ تک دین کی جزویات پر Focussed رہنے کی وجہ سے مختلف فرقے اور مسالک شدید نظریاتی بُعد کا شکار ہو چکے ہیں مگر ایک دوسرے سے شدید اختلاف اور نفرت کے باوجود شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے بارے میں Soft corner رکھتے ہیں۔ دیو بند، اہلِ تشیع، بریلوی اور اہلِ حدیث مکاتبِ فکر کے اکابر علما و مشائخ شیخ الاسلام کے بارے میں تعریفی کلمات کہہ چکے ہیں جو ریکارڈ شدہ ہیں۔

جہاں تک تفہیمِ دین کا معاملہ ہے تو کوئی تنگ گلی میں کھڑے ہو کر دین کے پورے شہر کو دیکھنے کی کوشش کر رہا ہے، کوئی قدرے بڑی سڑک پر، کوئی چھوٹے ٹیلے پر کھڑا ہو کر پورے شہر کو دیکھنے کا دعویدار ہے۔ جبکہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی بولی سب سے جدا ہے کیوں کہ وہ بلند ترین مقام پر کھڑے ہو کر شہرِ دین کے مختلف ٹاؤنز (قرآن، حدیث، فقہ، تفسیر، قانون، سیاست، معیشت، معاشرت، تصوف، سائنس سمیت بیسیوں ٹاؤنز کا بغور مشاہدہ کر کے لوگوں کو دین کا پورا شہر سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

آج مخالفین بھی یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو دین کے سارے Subjects پر مکمل دسترس حاصل ہے۔

ایک اور بات جو مجددین کے بارے میں ثابت شدہ ہے کہ نصف صدی کے بعد ان کی ولادت ہوتی ہے اور اگلی صدی کے شروع (راس) میں ان کا کام سب پر آشکار ہونا شروع ہوجاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

ان اللہ یبعث لھذہ الا متہ علمی راس کل مائتہ سنۃ من یجد دلھا دینھا.

’’اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے ہر صدی کے آخر میں کسی ایسے شخص کو پیدا فرمائے گا جو اس امت کیلئے دین کی تجدید کرے گا‘‘۔

تاریخ گواہ ہے کہ جب پانچویں اور چھٹی صدی ہجری میں عالمِ اسلام بالعموم اور اہلِ بغداد بالخصوص اخلاقی و روحانی زوال کا شکار تھے اور علماء کرام مذہبی موشگافیوں، مناظروں اور مجادلوں میں کھو چکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے حضور غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو اس صدی کے محی الدین اور مجدد بنا کر بھیجا اور آپ کی ولادت باسعادت 471 ہجری میں ہوئی۔

حضرت مجدد الف ثانی کے مجدد ہونے پر بھی کسی کو کوئی اختلاف نہیں جنہوں نے بادشاہ اکبر کے خود ساختہ دین الٰہی کو زمین بوس کرکے دین کی تجدید کی۔ آپ کی ولادت باسعادت 971 ہجری کو ہوئی۔

اسی طرح امام احمد رضا خان بریلویؒ چودھویں صدی کے مجدد تھے جن کی ولادت باسعادت 1272 ہجری میں ہوئی۔

آج ایسے وقت میں جب دورِ فتن کا آغاز ہوچکا تھا دینی اور روحانی قدریں دھندلا رہی تھیں، عقائد مسخ ہو رہے تھے، انتہا پسندی بڑھ رہی تھی، ایمان متزلزل ہو رہے تھے، اسلام کو مساجد اور خانقاہوں میں بند کرنے کی عالمگیر سازشیں زور پکڑ رہی تھیں تو ایسے حالات میں رب کائنات نے دین کی ہمہ جہت اور عالمگیر تجدید کی ذمہ داری شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو سونپی جن کی ولادت باسعادت 1371 ہجری (19 فروری 1951ء) کو ہوئی۔ اگلی صدی کے راس پر یعنی 1401 ہجری بمطابق 1981ء کو ادارہ منہاج القرآن کی بنیاد رکھ کر اپنی تجدیدی کاوشوں کا آغاز کر دیا اور صرف 38 سال کے عرصہ میں ایسے ایسے کارنامے سرانجام دیئے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ یوں پندرہویں صدی ہجری کے مجدد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ہیں۔

❁❁❁❁❁

Stability of Islamic Financial Markets and Institutions, and Islamic Capital Markets.

Launching of Minhaj Halal Certification Bureau (MHCB):

The second day of the conference conclude it with an eight point declaration with launching of Minhaj Hilal Bureau Certification Programme by the Deputy Chairman Board of Governors Minhaj University Lahore Dr Hussain Mohi-ud-Din .

He announced the official launching of the (MHCB) with vision "MHCB, to be the trust worthy partner in Halal Food Global Industry" and its mission is "to offer outstanding, credible and market driven professional certification and training services that gives competitive advantages to our clients and training services that gives competitive advantages to our clients with the clear distinction in the Halal Sector in a cost-effective manner".

Minhaj University MOU with Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institions (AAOIFI)

ON THE SECOND DAY OF THE CONFERENCE, Dr. Farhan Noor (Associate Editor AAOIFI, Bahrain) signed a memorandum of understanding with Prof. Dr. Muhammad Aslam Ghauri, Vice Chancellor of Minhaj University Lahore. By signing this MOU, MUL & AAOIFI will be the educational partner of each other.

LAHORE DECLARATION AT 2ND WORLD ISLAMIC ECONOMICS AND FINANCE CONFERENCE

Dr. Hussain Mohi-ud-Din Qadri, unanimously in confirmation with the conference organizers and delegates of 2nd WIEFC, made an official resolution titled "LAHORE DECLARATION" with key points;

- ☆ To undertake activities that may promote Economic Intelligence, Economic Advocacy and Literacy in the Muslim Countries, Communities World over.
- ☆ Promoting Sustainable Development Goals (SAGs) on the pattern of United Nations development Program in relevance to the economics needs of the Muslim Countries and Communities.
- ☆ Promoting, encouraging academic and policy oriented research consistent with teachings of Islam.
- ☆ Need to develop a comprehensive agenda for Muslim countries and communities covering all Social Economic aspects.

The Deputy Chairman concluded that the common platform should be developed on the line of common wealth named as "MUSLIM COMMON WEALTH FORUM". In this respect, with immediate effect an International Starting Committee shall be formed immediately after the conference to ensure the implementation of platform by WIEFC 2020 ❁❁❁❁❁

Global Experiences, Inclusive Financial Development, Economic analysis of Islamic Banking and Finance, and Regulation and Stability of Islamic Banking and Finance.

Dr. Muhammad Aslam Ghauri, Vice Chancellor-MUL in his address said, "This Conference provides a golden opportunity to have interaction, exchange of views with a world renowned scholar, intellectuals and their culture. We must follow the footsteps of Shaykh-ul-Islam Prof. Dr. Tahir-ul-Qadri to implement Islamic Banking and Finance System. The books of Dr. Tahir-ul-Qadri on Islamic Banking System are a role model for the entire world. The basic purpose of this conference is to give due projection to the Global Shariah and Islamic Banking Finance System."

Dr. Mughees Shaukat (Head Islamic Finance in the College of Banking & Financial Studies, Muscat, Oman) in his address expressed his delight to be in the conference and getting opportunity to opine about the splendid "Islamic Encyclopedia" authored by Shaykh-ul-Islam Prof. Dr. Tahir-ul-Qadri. Indeed it is an encyclopedia which cannot be appreciated in mere words. Contribution Prof. Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri in respect of Islamic Banking System is extremely meritorious.

The honorable chief guest Raja Yasir Humayun Sarfarz (Minister of Higher Education) was accorded with honorary shield; thereafter, Dr. Rodney Wilson and Dr. Amjad Saqib were conceded with life time achievement award. The chief guest suggested that, "There is an integral need for the implementation of the Islamic Banking and Finance System. A system should be formulated based upon barren money, gifts alms and charity".

The conference proceeded with the book launching of "Business Ethics in Islam" authored by Dr. Hussain Mohi-ud-Din Qadri. The Deputy Chairman lauded the efforts of Dr. Amjad Saqib for scribing the preface of this book. He further stated that there is also another book on this topic: but this is a compact book on this subject. This book is unique in this respect as in a comprehensive manner, it has been lime lighted the mode of trading by Holy Prophet (PBUH)

Dr. Muhammad Shahid Soroya (Pro Vice Chancellor-MUL) expressed his gratification to the International Speakers, distinguished guest, media persons and the team spirit of Minhaj University Conference Secretrait to organize such a mega conference. He added, "Indeed it is a wonderful, academically very valuable and stimulating conference providing opportunity to have a get together of people from different sides of bilingualism and research."

The proceedings of the second day were continuity of penal discussion sessions on the topics like: Research and teaching issues regarding Islamic Banking and Finance, Mathematics and valuation of Islamic Financial Instruments,

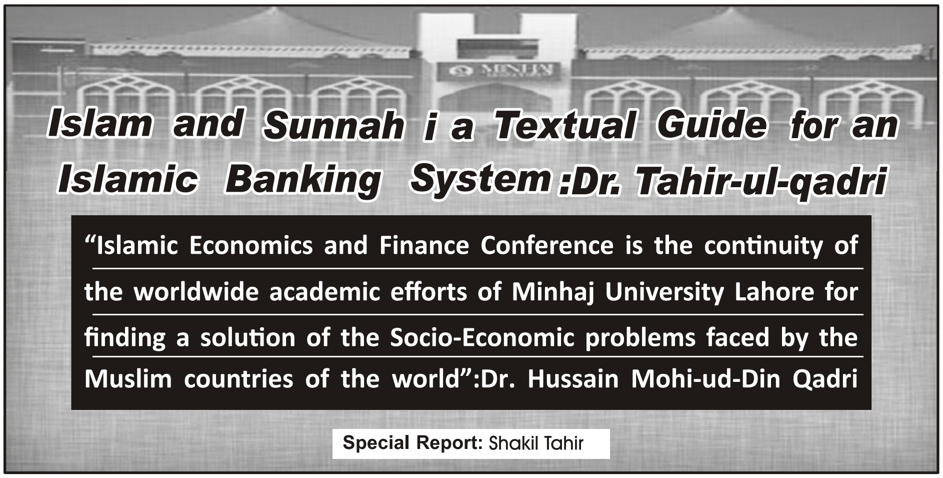

Islam and Sunnah i a Textual Guide for an Islamic Banking System :Dr. Tahir-ul-qadri

"Islamic Economics and Finance Conference is the continuity of the worldwide academic efforts of Minhaj University Lahore for finding a solution of the Socio-Economic problems faced by the Muslim countries of the world":Dr. Hussain Mohi-ud-Din Qadri

Special Report: Shakil Tahir

Minhaj University Lahore keeping its tradition to host mega conferences enacted 2nd World Islamic Economics & Finance Conference (5th & 6th January' 2019) at Pearl Continental Hotel Lahore. The conference proceeded with the recitation of the Holy Quran. Ms. Samreen Khurram (Director Social Media), stage secretary invited Dr. Ishaq Bhatti (Associate Professor Department of Economics & Finance, La Trobe University Australia). He stated, "The basic objective of the conference is to bring to limelight the Islamic Economic System.

The conference was well attended by national as well as foreign experts of economy, high ups of business and banking circles, investors, traders, students and research fellows of various academic and financial institutions from US, UK, Netherland, Austraili, Suadi Arabia, Malaysia and Uzbekistan.

The conference included speeches, paper presentations and penal discussions by eminent local and foreign experts including, Former Finance Minister Sulman Shah, Prof. Dr. Rodney Wilson, Professor Emeritus at Durham University and INCEIF, Pro. Dr. M. Ishaque Bhatti, Director Islamic Banking and Finance Programme, La Trobe University, Australia, Dr Mughees Shaukat, Head of Islamic Finance, College of Banking and Financial Studies, Central Bank of Oman, Prof. Dr. Mohammad Arif (Professor of Economics and Finance, National University of Singapore), Dr. waqar Masood, former Federal Secretary Finance, Govt. of Pakistan, Dr Nadeem ul Haque, former VC PIDE Quaid-e-Azam University, Islamabad, Dr Toseef Azid, Professor of Economics at Qassim University Saudi Arabia, Dr Maryam Dikko, from Ahmedu Bella University Zaria, Nigeria, Muhammad Ayub from Riphah International University Islamabad, Dr Humayun Dar, DG Cambridge Institute of Islamic Finance, UK among many other scholars of international repute.

The topics discussed during the first day of conference include, Lessons from

انا للہ وانا الیہ راجعون

گذشتہ ماہ محترم علامہ افتخار احمد قادری (منہاجین) پرنسپل منہاج القرآ ن اسلامک سنٹر چک پیرانہ (گجرات)، محترم امتیاز حسین اعوان (قبلہ آفس) کے ماموں جان، محترم مظہر علی (الیکٹریشن مرکزی سیکرٹریٹ) کے بہنوئی محترم محمد یاسر عباس، محترم شفقت علی اعوان دیرینہ رفیق تحریک (اتو کے اعوان لاہور)، محترم حذیفہ شبیر (کلووال سیالکوٹ) کی دادی، محترم حاجی اعجاز (گجرات) کی والدہ، محترم اعجاز الحسن انصاری (گجرات) کی ہمشیرہ، محترم قاری غلام شبیر (گجرات) کے بھائی محترم غلام منیر، محترم حاجی مقسوم الٰہی (ناظم ممبر شپ راولپنڈی) کے جواں سالہ صاحبزادے محترم سہیل اختر عباسی، محترم مسعود عباسی لائف ممبر TMQ (مری)، محترم عمران رشید (سانگلہ ہل) کے والد، محترم محمد عمران (چک 42 سانگلہ ہل)، محترم زاہد مجید (سانگلہ ہل) کے والد، محترم سراج دین مغل (سابقہ صدر TMQ مریدکے) کے والد، محترم شوکت علی قادری (مریدکے) کے عزیز محترم محمد بوٹا، محترم حبیب (مریدکے) کے والد، محترم محمد ارشد مصطفوی (مریدکے) کے والد، محترم محمد تنویر راجہ (مریدکے) کی والدہ، محترم پروفیسر احسان (ناظم تربیت NA-52 اسلام آباد) کی والدہ، محترم صوبیدار (ر) فاضل (صدر TMQ سہالہ اسلام آباد) کی والدہ، محترم ڈاکٹر اعجاز احمد (پی پی 71 حافظ آباد) کی والدہ، محترم فیصل گجر (جنرل سیکرٹری MYL) کا نومولود بیٹا، محترم محمد اکرام (قلفہ والے)، محترم علامہ محمد ارشد القادری (مدرس جامعہ سعیدیہ رضویہ انوارالحدیث)، محترم ڈاکٹر شبیر احمد (رفیق) کی والدہ، محترم راجہ حسن محمد نسیم (ناظم ممبر شپ TMQ اسلام آباد) کا جواں سالہ بھانجا اور محترم راجہ آصف (نائب صدر TMQ کوٹلی) کا کزن اور سالا، محترم راجہ عادل سعید (ناظم یونین کونسل TMQ، NA-51 اسلام آباد) کے دو کزن، محترم صوفی رفاقت علی (ناظم یونین کونسل بری امام شریف) کے کزن محترم مولانا گل زیب، محترم علامہ شہزاد عاشق (منہاجین) کی والدہ، محترم حافظ ربنواز انجم (فیصل آباد) کی چچی جان، محترم مہر خالد محمود (سیالکوٹ) کی والدہ، محترم ملک محمد اعظم (سیالکوٹ) کی والدہ، محترم حاجی محمد امین (فیصل آباد) کا بھتیجا، محترم طیب رضا (فاروق آباد) کے والد، محترم رفیق قمر (فاروق آباد) کا بیٹا، محترم ملک محمد اختر (فاروق آباد) کے بڑے بھائی، محترم محمد اشرف مغل (فاروق آباد) کے والد، محترم حبیب الرحمٰن حبیب بک ڈپو والے (جلال پور بھٹیاں)، محترم محمد عمران ورک ہردے (شیخوپورہ) کی والدہ، محترم سید مشتاق حسین شاہ (ظفر وال)، محترم زاہد اقبال کی دادی جان، محترم مطلوب حسین رانجھا کا بھتیجا، محترم ملک محمد حفیظ کے بڑے بھائی، صدر TMQ پی پی 135 کے بہنوئی (نارووال)، محترم محمد ناصر بزمی کے ماموں جان (قصور)، محترم حافظ محمد انور مدینہ پاک والے (سیالکوٹ) کے والد، محترم محمد عباس گوگ (بیک احمد یار) کی ہمشیرہ، محترم مولانا مفتی امام الدین وٹو (فاروق آباد)، محترم شاہد فاروق ضلعی ناظم (ٹوبہ ٹیک سنگھ) کے کزن (مونگی بنگلہ)، محترم بدرالزمان چٹھہ (علی پور چٹھہ) کے چچا جان، محترم قاری شہزاد احمد (علی پور چٹھہ) کے والد محترم، محترم اعجاز احمد سندھو (علی پور چٹھہ) کے چچا جان، محترم عبدالرحمٰن بھٹی (ڈسکہ) کے بھائی، محترم عبدالرحمٰن ڈوگر (نوشہرہ ورکاں) کی والدہ، محترم حافظ عبدالغفار (علی پور چٹھہ) کا بھانجا، محترم محمد بوٹا شہزاد قادری (پھالیہ) کی اہلیہ، محترم حاجی عدنان علی (سانگلہ ہل) کی نانی جان، محترم نور سلطان (لالیاں) کی بیوی، محترم احمد نواز للیرہ (لالیاں) کے چچا جان، محترم ڈاکٹر محمد افضل کیلانی (رسول پور تارڑ) کے بھائی، ، محترم سید تصور حسین شاہ کی ہمشیرہ (پی پی 98۔ بوتالہ شرم شنگھ)، محترم میاں محمد اسلم (سکھیکی منڈی)، محترم غلام رسول باؤ کی بھابھی (چنیوٹ)، محترم محمد یار سابق نائب صدر چنیوٹ، محترم شاہ محمد صدر (پی پی 95 چنیوٹ) کے ماموں، محترم عبدالرزاق مونا کے کزن (چنیوٹ)، محترم اللہ رکھا (چنیوٹ) کے ماموں، محترم مظہر احمد ہرل کے والد لالیاں (چنیوٹ)، محترم محمد محسن سپراء کی پھوپھی (بھوانہ) اور محترم چوہدری محمد یٰسین صابر (نائب صدر TMQ ننکانہ صاحب) کے والد محترم قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرکزی سیکرٹریٹ اور گوشہ درود میں موجود احباب نے جملہ مرحومین کی مغفرت و بخشش کے لئے خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

مرکزی سیکرٹریٹ منہاج القرآن انٹرنیشنل لاہور

فوری ضرورت برائے سیکیورٹی سٹاف

نمبر شمار	آسامی	تعداد آسامی	تعلیمی قابلیت/ تجربہ	عمر کی حد	تنخواہ
1	سیکیورٹی گارڈ	10	ریٹائرڈ آرمی/ تجربہ کار سویلین	45 سال	12,000
2	CCTV Operator	2	کم از کم میٹرک/ کمپیوٹر ڈپلومہ ہولڈرز کو ترجیح دی جائے گی۔	20 سے 35 سال	12,000
3	ڈرائیور	5	ریٹائرڈ آرمی/ تجربہ کار ڈرائیونگ لائسنس ہولڈرز	45 سال	15,000
4	سیکیورٹی سرچر	10	میٹرک یا مساوی	20 سے 30 سال	10,000

☆ تحریک منہاج القرآن کے وابستگان اور رفقاء کو ترجیح دی جائے گی۔ دیگر امیدواران بھی TMQ کی مقامی تنظیمات سے تصدیق کروائیں۔

شرائط:

☆ ایسا امیدوار جو کسی بھی عدالت سے سزا یافتہ ہو یا کسی بھی گورنمنٹ یا پرائیویٹ ادارہ سے برخاست کیا گیا ہو وہ درخواست دینے کا اہل نہیں۔

☆ امیدوار کے لیے جسمانی اور ذہنی صحت مند ہونا ضروری ہے۔

☆ جس سیکیورٹی گارڈ کے پاس اپنا لائسنس اور ویپن ہوگا اسے ترجیح دی جائے گی۔ لائسنس کا رینیول ادارہ کے ذمہ ہوگا۔

سہولیات:

☆ڈرائیورز کے علاوہ ڈیوٹی ٹائمنگ 8 گھنٹے

☆ سالانہ چھٹیاں 61 دن، طبی 8 دن، ڈرائیورز سالانہ چھٹیاں 76 دن

☆ کھانا + رہائش + موسم گرما و سرما کا یونیفارم

☆ دس لاکھ تک کی لائف انشورنس گروپ پالیسی

☆ سالانہ انکریمنٹ 5%

☆ اولڈ ایج بینیفٹ سکیم جو حاصل کرنا چاہے

☆ منہاج القرآن کے تعلیمی اداروں میں سٹاف کے بچوں کے لیے فیس میں خصوصی رعایت و اعلیٰ تعلیمی مواقع

☆ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن (MWF) کے تحت حق داروں کے لیے اور بہت سی مراعات

نظامت پرسنل سیکیورٹی، M-365 ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 042-35169111 ایکسٹینشن 154

CV ارسال کرنے کے لیے رابطہ Email:statereforms@gmail.com

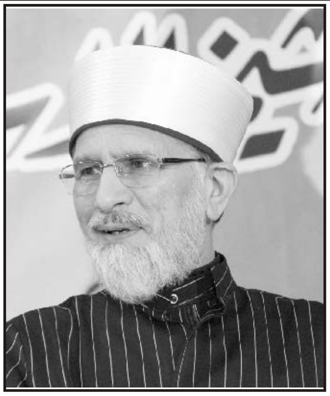

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو ان کی

68 ویں سالگرہ کے پرمسرت موقع پر

اور عدیم النظیر ''قرآنی انسائیکلو پیڈیا''
کی اشاعت پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

محمد آصف منہاس (تمور الفریدة - UNIQUE DATES)
Intelligent Unique Trading Company
Syed Al Shohda-Madinah Al Munawara-K.S.A
Email:uniquedates786@gmail.com
masifrdminhas786@gmail.com

Mob: +966-598092118, +966-596139351 +966-537504300

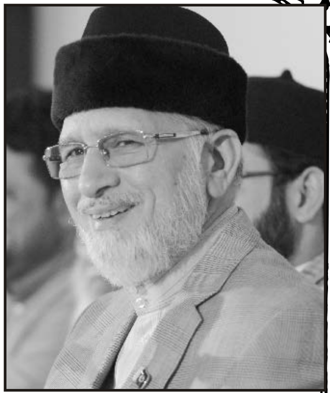

اِس کی گفتار میں عکسِ قرآں، اِس کے کردار میں نورِ عرفاں
اِس پہ ہے سایۂ شاہِ جیلاں، یہ جو فرزانۂ مصطفیؐ ہے

اپنے محبوب قائد، مجددِ رواں صدی، سفیرِ امن

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو

68 ویں سالگرہ پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے
مبارکباد پیش کرتے ہیں

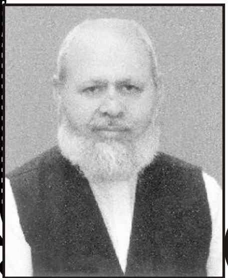

ان پرمسرت لمحات کے موقع پر احیائے اسلام اور اصلاح احوال
کیلئے کی جانے والی ان کی جملہ کاوشوں بالخصوص
قرآنی انسائیکلو پیڈیا کی تاریخی اشاعت پر خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں

سکواڈرن لیڈر (ر) شیخ عبدالعزیز دباغ (نائب ناظم اعلیٰ ریسرچ)

نسلِ نو خیز تجھے اپنی بقا کی خاطر — شیخ الاسلام کے افکار میں ڈھلنا ہوگا
شیخِ کامل نے جلائی ہے جو شمعِ تحریک — اس پر پروانوں کی صورت ہمیں جلنا ہوگا

ہم نابغۂ عصر، مفکرِ اسلام، سفیرِ امن، دانشِ عہدِ حاضر

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی

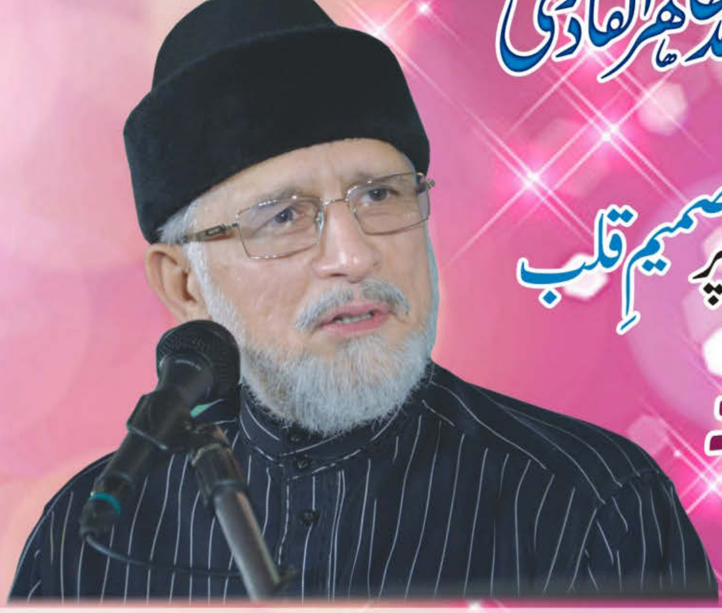

کو ان کی

68 ویں سالگرہ پر صمیمِ قلب

سے

مبارکباد

پیش کرتے ہیں

ہم آپ کی اُن تمام کاوشوں کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں

جو آپ نے امت مسلمہ کی راہنمائی اور اسلام کے پیغامِ امن و سلامتی کو چہار دانگِ عالم میں پہنچانے کیلئے سرانجام دیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عمرِ خضر سے نوازے اور زمانہ تا قیامت آپ کے علمی فیضان سے بہرہ مند ہوتا رہے

منہاج القرآن انٹرنیشنل اینڈ منہاج ویمن لیگ سکاٹ لینڈ

☆Glasgow ☆ Dundee ☆ Coat-Bridge

قرآن و احادیث پہ گہری نظر اس کی ہے علمی معارف کا سمندر میرا قائد
گفتار میں، کردار میں ہے حق وہ سراسر ہے بحرِ حقیقت کا شناور میرا قائد

ہم سفیرِ امن، محبتوں کے پیامبر **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری** مدظلہ العالی کو

ان کی **68ویں سالگرہ** کے پرمسرت موقع پر دل کی گہرائیوں سے

مبارکباد اور ان کے عزم و ہمت کو **خراجِ تحسین**

پیش کرتے ہیں

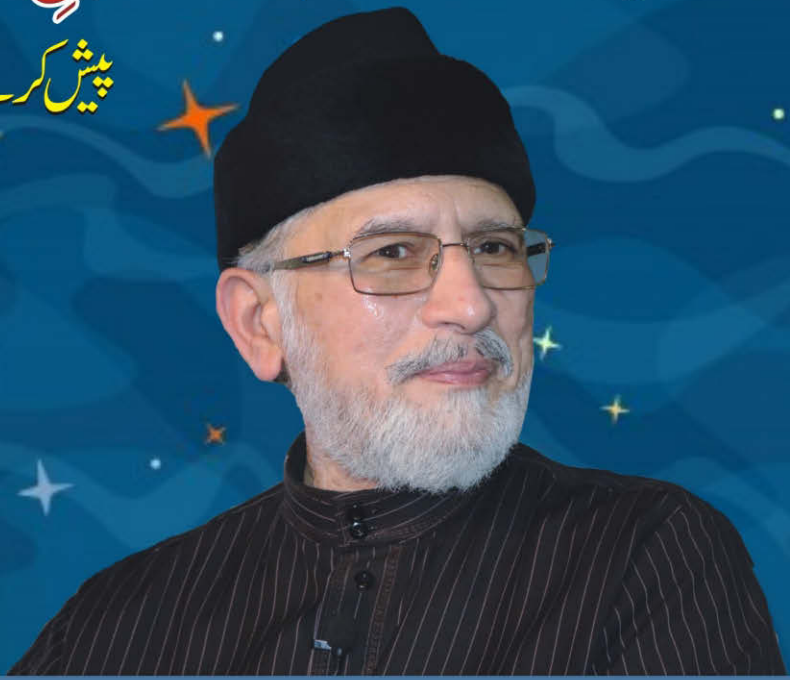

دعوت و تبلیغِ حق، اصلاحِ احوالِ امت، تجدید و احیائے دین اور ترویج و اقامتِ اسلام کے عظیم
مصطفوی مشن پر ان کے شانہ بشانہ چلنے کا عہد کرتے ہیں

منہاج القرآن انٹرنیشنل کینیڈا

علم و عرفان کا پیکر ہے ہمارا قائد — عاشق ساقیِ کوثر ہے ہمارا قائد

فنِ گویائی میں برتر ہے ہمارا قائد — زندگانی کا سمندر ہے ہمارا قائد

ہم عالم اسلام کے عظیم مفکر مجدد رواں صدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

کو ان کی 68 ویں سالگرہ کے موقع پر

ہدیہ تہنیت

پیش کرتے ہیں

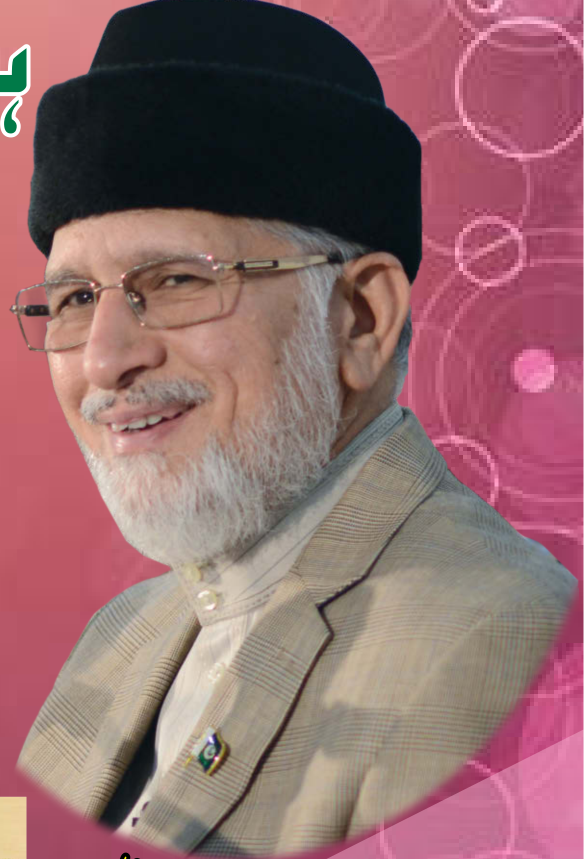

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سجدہ شکر بجالاتے ہیں کہ جس نے ہمیں اس عظیم قائد کی رفاقت عطا کی۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے قائد کو عمرِ خضر عطا فرمائے۔

چوہدری محمد اعظم

صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل فرانس

Monthly
MINHAJ-UL-QURAN
FEB-2019
LAHORE
Regd CPL No.41

قابلِ دید ہے ان کی ہر اک ادا عاجزی، علم و حکمت، خلوص و وفا
ان کا عشقِ نبیؐ اور حُبِّ خدا میرے مولا کی رحمت کی برسات ہے

ہم دانشِ عہدِ حاضر عظیم علمی و روحانی شخصیت مجددِ دوراں

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی

کو ان کی 68 ویں سالگرہ

کے موقع پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے

ہدیہ تبریک

پیش کرتے ہیں

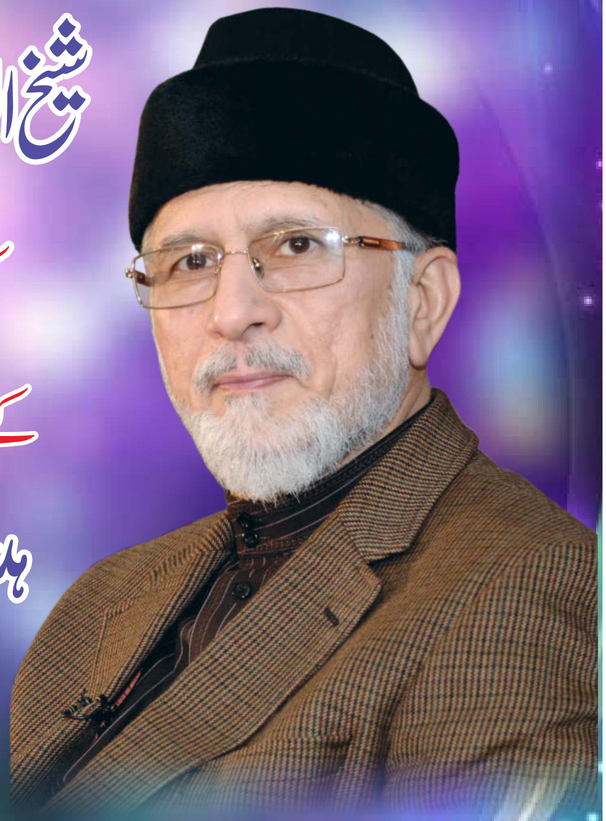

اس پُرمسرت موقع پر تعلق باللہ کی بحالی، فروغِ عشقِ رسول ﷺ اور اصلاحِ احوالِ امت
کے اس سفر میں ہم اپنے محبوب قائد سے تجدیدِ عہد کرتے ہیں

منہاج القرآن انٹرنیشنل ناروے